पारमाणविक एवं उद्जन अस्त्रों पर कठोर नियन्त्रण लगाने के लिए दृढ़तापूर्वक संघर्ष में उतरें। **(देर तक हर्ष ध्वनि)**

सोवियत सरकार ने समस्त राष्ट्रों तथा देशों के बीच शान्ति एवं सहयोग की नीति का जौ भर भी टस-से-मस हुए बिना दृढ़तापूर्वक अनुसरण किया है और करती रहेगी। सोवियत सत्ता के प्रमुख प्रादेश के अन्तर्गत अक्तूबर १९१७ में उद्घोषित यह नीति शांतिपूर्ण सृजनात्मक श्रम में रत हमारे बहुजातीय संघ की समस्त जातियों के जीवन्त हितों से मेल खाती है। सोवियत जनता की भौतिक एवं सांस्कृतिक आवश्यकताओं की अधिकतम परितुष्टि के लिए हमारे देश में सब कुछ किया जा रहा है। इसी उद्देश्य की पूर्ति के लिए हमारी पंच-वर्षीय योजनाएं बनाई जा रही हैं और उन्हें कार्यान्वित किया जारहा है। कल-कारखानों, प्लांटों, बृहत बिजलीघरों, रेलपथों का निर्माण हो रहा है। जनता के हित के लिए अछूती और परती भूमि को कृषि योग्य बनाया जा रहा है तथा गेहूं, मकई, साग-सब्जी तथा औद्योगिक फसलों का क्षेत्र विस्तृत किया जा रहा है। हमारे यहां कृषि और पशुपालन उद्योग की पैदावार बढ़ाने के लिए भारी प्रयास हो रहा है। **(हर्ष ध्वनि)**

सोवियत राज्य ने अपने जीवन के अड़तीस वर्षों में महती प्रगति की है। सोवियत जनता के प्रयासों की बदौलत हमारा भूतपूर्व कृषि-प्रधान देश आधुनिकतम उद्योग तथा उच्चकोटि की यंत्रीकृत कृषि से सुसज्जित एक शक्तिशाली समाजवादी शक्ति बन गया है।

सोवियत संघ में जातीय उत्पीड़न का सदा के लिए अन्त कर दिया गया है। **(तूफ़ानी हर्ष ध्वनि)** हमारे देश की जनता ने जो किसी ज़माने में पिछड़ी हुई और उत्पीड़ित थी सोवियत शासनकाल में अपने आर्थिक एवं सांस्कृतिक विकास में भारी प्रगति की है और अब हमारे देश की जातियों के परिवार में सभी को बराबरी का दर्जा प्राप्त है। **(तूफानी हर्ष ध्वनि)** हमारी स्त्रियां सच्चे अर्थों में स्वतन्त्र हैं और नये जीवन में समान एवं सक्रिय भाग ले रही हैं। **(तूफानी हर्ष ध्वनि)**

सोवियत सत्ता के शासनकाल में सोवियत संघ में सांस्कृतिक क्रांति संपन्न हुई है। अब सोवियत संघ में शत-प्रतिशत साक्षरता है। हमारे देश में स्कूलों, अन्य शिक्षा-संस्थानों, क्लबघरों और पुस्तकालयों के विस्तृत जाल बिछे हैं। विज्ञान की समस्त उपलब्धियां, संस्कृति की समस्त निधियां शहर और देहात

مکمل

ڈرامہ مہابھارت

حسب فرمائش

جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز پبلیشرز و
تاجران کتب سچدیو بلڈنگ چوک متی لاہور

مشہور عالم پریس لاہور بیرون دروازہ شیرانوالہ
باہتمام پنڈت رگھناتھ داس منیجر کے چھپا

ापूर्वक

सहयोग
किया है
१९१७
ीय संघ
नता की
लिए हमारे
ारी पंच-
। कल-
। जनता
रहा है तथा
किया जा
ने के लिए

ति की है।
देश आधु-
शक्तिशाली

दिया गया
में पिछड़ी
सांस्कृतिक
रिवार में
यां सच्चे
ही हैं।

संपन्न
स्कूलों,
छे हैं।
देहात

ता
ल मे
हम
(तूफा
में स
में सोवि
तिशत
पुस्तक
की स

مکمل ڈراما مہابھارت

مصنفہ جناب

پہلا ڈراپ — انٹروڈکٹری سین

گانا

سوتردھار معہ نٹی و چیلے وغیرہ

پرتھم اوم کرو اوچار
جو ہے اکھنڈ روپ سکل ست ۔ چت ۔ نت ۔ نروکار ۔ پرتھم
وشو سکل ناٹک ۔ ہم جیو ہیں سب ناٹیہ کار ۔
روپ کو دیت نا ہیں الگ رہت سوتر دھار ۔ پرتھم
پردے سے پرکھ لیت سب کو یادھن دیت سبکو گن گن کر
نسدن ہمار دیا ر دیکھ بھال کرے ۔ پرتھم

اوم شانتی ! اوم شانتی !! اوم شانتی !!!

۔ (زبانی) اوم آہا یہ نام سوامی کیسا بھایا ہے ۔ پرماتما جانے [illegible]
جھنکار سمایا ہے ۔ آریہ پتر اس اومکار کی کچھ مہاں تو سنائیے یہ کیا ہے
ہے بھی یا نہیں اور اگر ہے تو کہاں ہے ۔
سوتردھار ۔ پیاری تپنی یہ سن ۔

مہاں منتر اوم چار [illegible]
سادھ نہیں جن اوم رس چکھا نہیں آنکھیں وہ ہیں جو پائے نیہہ میں [illegible]

استی یا ناستی کے جھگڑے ہیں اگیان روپ کوئی کہے ہاں ہاں یا کوئی کہے نہیں نہیں
نارائین جگت میں نہیں جگت نارائین ہیں ڈھونڈے تو نہیں ملے نہیں تو ہے کہیں نہیں
نٹی - اچھا سوامی آج رسک لوگوں کو ناٹک کونسا دکھائیگا؟
سوتردھار

پار اُترنے کے لیئے جنوں ساگر پریت
آج مہابھارت کریں بھارت کے ہت ہیت

نٹی تو کیا آدے انت پرنیت پورا مہابھارت دکھائینگے
سوتردھار - نہیں پورے اٹھارہ پرب کے لیئے تو اٹھارہ دن بھی تھوڑے ہیں۔ دیکھنے والے سجن روزانہ آئیں اور جاگنے کی تکلیف اٹھا کر نیند سے دُکھ پائیں۔ یہ مشکل ہے۔ اس لیئے نٹوں کو سمجھاؤں کہ شاکھاؤں کو تیاگ کر سیدھے مارگ پر چلے آؤ۔
نٹی - جو آگیا (نٹی جاتی ہے مگر سوتردھار پھر بلاتا ہے)
سوتردھار - اور سنو۔ یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ بھاشا اپنے شرو... سماج کے انکول ہو۔ اس میں ذرا بھی نہ بھول ہو۔
نٹی - مہاراج پتی جی۔ یعنی۔
سوتردھار - ٹھیٹھ ہندی نہ اردو خالص زبان گویا ملی جلی ہو۔ دودھ سے الگ رہے نہ مصری ڈلی ڈلی دودھ میں گھلی ہو۔ کیونکہ نکھیہ اودیش تو مطلب سمجھانا ہے نہ کہ بھاشا کا شیشہ دکھانا ہے ۔

غافل پڑے سوئے جو ہیں بیٹھے ہوئے جو مون ہیں
سمجھیں تو دل میں جان لیں بھارت تو اسی کون ہیں
جو بیر نہیں کاٹر بنے گیانی ہوئے اگیان ہیں
یہ بھی تو ہیں بھولے ہوئے کس پتا کی سنتان ہیں
جو کچھ یا کر رہے تھے بان کے کیسے دھنی
دھرم کو چھوڑا نہیں تھا جان پر خواہ نہ بنی
سب کا گانا - (کورس) بھارت میں کیسے کیسے ہوئے بیر

جنہوں نے آن بان پر - جنہوں نے اک زبان پر - ہنچا شریر - بھارت
کہدی جو بات ہے دم کیساتھ + چاہے زمانہ ہو جائے بیگانہ لاکھ بیت
آن پڑی تو بھی رکھتے نبھے دھیر یہ بھارت
بھارت نواسی کی سمپتی تھی ۱۰ اسی گئی وہ لڑائی بھڑائی میں تمام ہوئے
جب دھرم رہت - کرم رہت - شرم رہت ساری دبھولی ہوئی آخیر
بھارت

(سب کا جانا - پردہ ڈراپ کا گرنا)

باب پہلا - ڈراپ

پردہ پہلا - یگیہ شالا اور راج بھون سین

(میدان کا تعمیر کیا ہوا راج بھون جس میں پانی کی جگہ خشکی
اور خشکی کی جگہ پانی - اسی طرح دیوار کی جگہ دروازہ اور
دروازہ کی جگہ دیوار بنی ہوئی ہے - سین)
بدھشٹر کے راجسوئیہ یگ میں دیش دیش کے راجہ اور مہاراجہ و
رانیاں مہارانیاں اکٹھی ہوئی ہوئی دکھائی دینا اور گانا
سب کا ملکر گانا -

کورس

آئی چھائی جگت آج خوشحالی - آمند گھمنڈ آئیں گھٹا بیت برن سے
لالی - آئی اتسو کی چھب ہے نیں سب کے ہیں نین لگے - پکھن سے سب جوڑے
شیعہ آشیش دین لگے - رنخ نخ بولے بین منوہر بین سرنگ سمن دگھمن
ہرت ہریالی - آئی -
جل چر تھل چر بہنگ سب گگن چر - برکھشن چرشا کھ چر - آدبیج جڑ ابال
سب سوبج آنند نغ سب مہا مگن ہیں آئی

(سیتہ بھاما اور رکمنی کا آنا)

سیتہ بھاما۔ بہین رکمنی تمہیں برا نہ معلوم ہو تو میں آج دروپدی اپنے دکھ کی اوشدھی پوچھوں۔

رکمنی:۔ اوشدھی! اوشدھی!! تم سے دور۔ تمہیں ایسا کیا روگ ہے

سیتہ بھاما۔ کچھ نہیں

رکمنی۔ پھر بھی کوئی کارن ؟

سیتہ بھاما:۔ یہی کہ تمہاری موہنی صورت اور موہنی مورت نے موہن پیارے کو ایسا موہ لیا ہے کہ انہوں نے میرا تو دھیان ہی چھوڑ دیا ہے۔

رکمنی:۔ واہ بہین تم نے تو میرے سامنے کی بات چھین لی۔ میں تو کہنے ہی تو تھی کہ بہین سیتہ بھاما تمہاری ان مرگ لوچنی آنکھوں نے مجھ پر اثر کیا ہے

سیتہ بھاما:۔ میری آنکھوں نے۔ بہین نارائن کا سمرن کر۔ بھگوان!! بھگوان!! کہو

(سیتہ بھاما گاتی ہے)

گانا (۹)

مست نہیں انکھیاں ہمری کچھ مین نہیں ہم سے متوارے
سندر سیاہی نہیں نہیں کاجل سے ہیں تھیا رسنوارے
چنچل یا چت چور نہیں مرگ لال کو نا ہیں پیجاون ہارے
یہ گن ہیں ان نینن میں پر شام نہیں تہیں داس تمہارے

رکمنی گانا

۔ دودھ سمان امول کپول تو ہنس سمان ہیں نند دولارے
کاہ نہ ہنس نواس کریں نین بھا تیر سمندر کنارے
شام بھئے گھنشیام پدھارت آپ کے مند بھات مکارے
لاگ کریں اُٹھنا ٹھنا اٹھتے کب دیتے ہیں نین تمہارے

سیتہ بھاما۔ (زبانی) دھنیہ ہو۔ تم نہ کہوگی تو کہے گا کون۔

رکمنی۔ (زبانی) اجی یہ سب بن آئی کی بات ہے ورنہ مجھے تو جیسا دن ویسی ہی رات ہے۔ ؎

گذر جاتا ہے دن بن ہفتہ بھی ٭ جو آتے ہیں تو رہتے ہیں تر سنے نین سینہ بھی
ادھر آئے ادھر اٹھ بیٹھی ۔ تو را سوکھے پاتا نہیں کہ پینہ بھی

ستیہ بھاما۔ اچھا اچھا جو من میں آئے بنالو جو کچھ مجھ پر گذرتی اسے اپنے اوپر دہرالو۔

رکمنی۔ بہین! بھلا تم پر کیا گذرتی ہے؟

ستیہ بھاما۔ میں یہ تو نہیں کہتی کہ من موہن پیارے کبھی میرے بھون میں آتے ہی نہیں۔ نہیں آتے ہیں! مگر ؎

وہ کیا کریں جب دھیان تمہارا نہیں جاتا ✦ پہلو میں میرے چین بھی گذارا نہیں جاتا
آتے ہیں تو آتے ہی چلے جاتے ہیں فوراً ✦ کاندھے سے وہ دوپٹہ بھی اُتارا نہیں جاتا

رکمنی۔ سچ ہے دنیا اپنے دُکھ کو اوروں سے زیادہ اور سُکھ کو اوروں سے کم کہتی ہے۔ دھنوانوں کو دھن کے ہوتے بھی دھن کی اور اچھا لگی رہتی ہے

ستیہ بھاما۔ تم چاہے ہزار کہو پر میں تمہارے اس موہ جال سے (رکمنی کی زُلفوں کو چھوکر) ٹیکٹنگ ڈرتی ہوں۔ اس لئے وہ دروپدی جی آتی ہیں۔ اُن سے اوپائے دریافت کرتی ہوں۔　　(دروپدی آتی ہے)

ستیہ بھاما و رکمنی:۔ (دونوں کا ملکر کہنا) پدھارئیے! پدھارئیے

ستیہ بھاما۔ مریض ناتواں تنگ چارہ گر بے التماس آیا
زہے قسمت اہو بھاگیہ کنواں پیاسے کو پاس آیا

دروپدی۔ ایسی کیا بات ہے جس پر تعریفی پُل باندھے جا رہے ہیں؟

گانا (۶) کوئی پریت کی ریت بتادو نی گر کے جتن انیک ہیں ہارگئی چھیل چھندہے چھیں کی نس نس میں۔ تت گھات ہے میری جھوٹی قسمیں۔ من ڈاکئے سونن کے بس ہیں۔ سدھ شام نے موری بسارو ئی۔ تج مان گمان وہ آن ملے کوئی پریت۔

رکمنی گانا۔ ہناں ہیں یہ اُن کی نینیاں۔ رس رنگ میں کا بت ہیں بتیاں نت شام لگاوے تو ہے چھتیاں۔ یونہی رات بتادت کٹی گئی۔ سچ بات ہے جو گیا میں کروں۔ کوئی پریت:۔

دروپدی گانا۔ جو چاہو کو چیتم ہوا پنا۔ پتی نام کی مالا سد جپنا۔ تہیں نہ کبھی دیکھو سپنا۔ تب جانو دھرم پوت ملی۔ اس موہنی منتر کا جاپ کرو

کوئی پریت۔

ستیہ بھاما۔ گانا۔ نہیں لا بہ سے کسی سے کبھی۔ ڈھنگ آف نہ انہی کی بھی سے کبھی سر بانہہ پہ ڈالکے ایسے کبھی۔ نہ نگاہ نگاہ میں ڈال دی مکھ چمپئن کی نہیں چاٹ پہ چکھی:۔ کوئی پریت۔

رکمنی۔ بھلا چھوڑ کے مصری بھلی سے بھلی کبھی کھائیگا کیا کوئی نکھ کی ڈلی یہ ہے کام گیتا کی سرنگ کلی میں کٹیلی ہوں کنٹکی سول مٹی کب مصری کی ہو کا ہے لگائینگے شام لگے۔ کوئی پریت

دروپدی گانا۔ جسکی ہے پتی سے پریت گھنی۔ وہی ساجن کی ہے کھری سجنی۔ اُسی کا دن ہے اُسی کی رَینی۔ جس جان بلموا پہ وار دئی وہی بھاگونتی ہے سہاگونتی۔ کوئی پریت۔

(سری کرشن مہاراج کا آنا اور دروپدی کا چلا جانا)

کرشن
سیکھے جسکو نہ آتے ہوں طریقے پیار کے
بیکھنے کے دام دو بوسے گل رخسار کے
پریم کے مندر میں آنا ہے جسے جھینپے نہیں
جلد آجاوے یہ دو نوبت کھلے ہیں دوار کے
(دونوں بازؤں کو پھیلا کر)

ستیہ بھاما۔ واہ بھگوان ؎
دخل دینا پرائی باتوں میں ۔ ہو نہ جائے لڑائی باتوں میں

کرشن۔ اجی لڑ لو۔ جھگڑ لو پر تو پریت کی وہ ریت تو سیکھ لو

رکمنی۔ انہیں کو سکھائیے۔ اس کی ضرورت انہیں کو ہر گھڑی رہتی ہے۔

ستیہ بھاما۔ سچ ہے کیونکہ آپ کی سیوا میں تو پریت پریم کہئے ہوئے ہر وقت کھڑی رہتی ہے:۔

رکمنی۔ اور تمہارے پاس تک نہیں جھانکتی غضب کی بات ہے ؎
گلہ تقدیر کا ہے بے سبب نقد بیدوا انکو ۔ یہ کس کا عطر ہے سونگھو ذرا انکی دوشالوں کو
دوپٹہ پوچھنا رکھا ہے ہر دم کے سوا انکو ۔ کسے سو باد نہیں باندھنا پڑھتا ہے بالوں کو

اُڑا کرتی ہیں کسی کی دھجیاں کیسے دو نوں کی   اُترتی ہیں کہاں سِلی ہوئی مالائیں پھولوں کی

سبھدرا ماں ۔ یہ سب باتوں کی ہے صفائی صفائی۔ ورنہ میرے دِل سے پُوچھو میں اپنی ہٹ مانی سے باز آئی۔ بھیّن اب تم مجھے داسی خاصی بنالو ؎

کیونکہ حصہ میں تمہارے آچکے ہیں سات دِن
کچھ نہ ہوگا شام کے درشن تو ہونگے رات دن

کرشن ۔ یہ سچ آپ کا وادو واد ہے آپس میں سمباد ہے وہ بھی اتی پریم کا پرساد ہے ؎

پل بھی تمہیں جُدائی میں ہمسر ہے سال کے
لیکن پلوں سے کم ہیں مہینے وصال کے

گانا (۷) سکھ میں سب آئو گذارسکیں دُکھ ایک گھڑی جب پاوت ہیں
اکلاوت ہیں گھبراوت ہیں پل کو پھر کلپ بناوت ہیں
من پربت نے جیت لیو جن کو از بت کے گیت وہ گاوت ہیں
کچھ پریم کے جوش میں ہوش نہیں پس اور کو دوش لگاوت ہیں

سبھدرا ماں اور رُکمنی دونوں کا گانا۔ گانا (۸)

واہ جی یہ بتیاں تمہاری گھنیا بھاری۔ دونوں کا من سمجھانا۔ پورے نٹ کھٹ ہو کا ہےنا۔ ایسی ہوشیاری۔

کرشن ۔ مانو جی موری مانو جی گوری مانو (دونوں) باتیں یہ کوری مانو دونوں کی دونو بھولی ہیں (دونو) ظاہر باتیں انمول ہیں۔ لیکن اندر سے پولی ہیں جائیں بلہاری۔ یہ بتیاں ۔

(سب کا جانا اور بھیم سین کا دریودھن بمعہ شکنی کے اپنے نئے راج بھون کی عمارت کی سیر کراتے دکھائی دینا)

بھیم سین ۔ یہ بھون بھی وشکرما جیسی والوں کی دستکاری ہے

شکنی ۔ (طعنہ آمیزی کرنے کے لیئے دریودھن سے) سمجھے یہ دکھانا بھلانا آپ کے جلانے کے لیئے چنگاری ہے۔

دریودھن (شکنی کو) میں یہ سمجھتا ہوں یہ در پردہ دل آزاری ہے۔
سیر کرانا گپت کٹاری ہے۔
(بھیم سین سے) واہ واہ یہاں جو چیز ہے بڑی ہی پیاری ہے ہر ایک شے
شو بھامان ہے۔
(الگ ہو کر) یہ بھون نہیں پانڈوں کی خواری کا میدان ہے
بھیم سین۔ (راستہ دکھا کر) یہ راستہ ادھر سے گھوم کر بگیچہ خانہ کو
جاتا ہے۔
شکنی (دریودھن کو بھڑکاتا ہے) دیکھا کس گھمنڈ سے راستہ دکھاتا ہے
دریودھن۔ (شکنی کو) ہاں میرے سامنے شیخی جتاتا ہے (بھیم کو) ایشور
جانے اس کا نقشہ مجھے بہت ہی بھاتا ہے۔
(دروپدی کا راج بھون کے چبوترے پر اپنی سکھیاں کیساتھ بیٹھے دکھائی دینا)
دروپدی۔ (اپنی سکھیوں سے) جو کچھ او پائیں اس مکان کی ہیں بن
کی زبان کی ہیں سے
چھپتے نہیں چھپائے کبھی نیک و بد کے طور
آنکھوں سے آشکار ہیں دیکھو خبر کے طور
بھیم سین۔ دیکھئے یہ چبوترا دیکھنے میں بالکل حقیر ہے مگر اسکے کام پر غور
کیجئے گا تو معلوم ہوگا کہ بے نظیر ہے۔
شکنی (دریودھن کو) گویا ان کے دل سے آپ نے یہ چیزیں کبھی نہیں دیکھیں
دریودھن راجہ نہیں کوئی کنگال فقیر ہے۔
دریودھن۔ (چبوترا دیکھ کر) آہا! یہ جل کیسا نرمل بہہ رہا ہے۔
شکنی۔ جو زبان حال سے کہہ رہا ہے کہ دیکھیں پہلے کون میری پوترتا کا
آنند لوٹے۔
دریودھن۔ (الگ ہو کر) ہے بھگوان اس سمپت پر بجلی ٹوٹے (دامن سنبھالکر
پانی میں اترنا چاہتا ہے اور شکنی چھونا چاہتا ہے)

بھیم سین۔ (ہنسکر) ہیں آپ یہ دامن کیوں سنبھالتے ہیں خشکی ہے

اور آپ پاؤں سے جوتا کیوں نکالتے ہیں۔

دریودھن۔ ابھی ذرا اس زیرِ فلک رفعت کی سیر کیجئے گے۔

دروپدی۔ (محل کے اوپر سے) نہیں ہیں تو چلو بھر پانی میں ڈوب مر جیئے۔

بھیم سین (قہقہ لگا کر) واہ بھائی صاحب کیا آج نینوں میں سرمہ
نہیں لگایا۔ جو پتھر کے فرش کو گنگا بتایا ہے
یہ جل کی لہر کب ہے پتھر کی یہ زمین ہے
سمجھے جسے ہو حوض وہ سوکھی زمین ہے

دریودھن۔ کمال ہے۔

شکنی۔ واقعی کمال ہے

دریودھن (الگ ہو کر) اس مکان کی سیر کرنا بھی ایک وبال ہے۔

بھیم سین۔ چلیئے اب ذرا اُدھر کی بھی سیر کریں کیا حال ہے۔

دریودھن (چلیئے) دریودھن کا خشک زمین پر جو اصل میں پانی ہوتا ہے پاؤں رکھتے ہی پانی میں گرنا بھیم کا قہقہ لگانا اور داسیاں دیہاں دروپدی وغیرہ کا ہنستا مضحکہ اڑانا۔

بھیم سین۔ (ہنسکر) کیوں صاحب آج نوٹے کھا بنگی ٹھانی ہے یہ شے نظر آتا ہے کہ پانی ہے۔

دروپدی۔ چکا چوند سے بھوں کے بگڑ گیا سب طور
اندھے کی اولاد ہے سوجھے کیونکر ٹھور

دریودھن بچے کہت ہے دروپدی اندھے کی اولاد
(شکنی) ہاں راجن اس یگیہ میں ہے ایمان برباد

دریودھن۔ بدلا لوں اس ہنسی کا تو دریودھن نام
(شکنی) ہنسی اڑائے آپ کی یہ اہنکار کا کام

بھیم سین۔ اب خواہ مخواہ خفا ہونے سے کیا فائدہ ہے طبیعت کو سنبھالیئے چنتے کپڑے بدل ڈالیئے۔ (سب آگے بڑھتے ہیں)

[دکھا کر دروازہ بھیم کو دریودھن دروازہ کھولتا ہے مگر [illegible] تھا ٹکراتا

ہے اور شکر گنتے ہی تمام لوگ ہنسی اڑاتے ہیں کیے

دریودھن - یا میرے کرتار یہ دروازہ ہے یا دیوار۔

بھیم سین اجی ادھر ادھر سے نکل آئیے۔

دریودھن - ادھر سے کہاں سے آؤں دروازہ تو دکھائی ہی نہیں دیتا کیا دیوار میں گھس جاؤں۔

بھیم سین - اجی بھائی صاحب کہتے ہوئے تو شرمائیے کھلے ہوئے دروازہ کو دیوار نہ بنائیے۔ پیچھے میں آگے چلتا ہوں۔ ادھر آئیے۔

(پردہ پھرتا ہے سب جاتے ہیں)

باب پہلا

پردہ دوسرا۔ راج بھون کا دوسرا حصہ

(ششپال نہایت غصہ میں آتا ہے اور یدھشٹر وارجن سمجھاتے ہیں شری کرشن مہاراج آسن جمائے دکھائی دیتے ہیں۔

ششپال - نہیں نہیں تم اگیانی ہو مورکھ ہو۔ خوشامدی ہو

یدھشٹر - شانت شانت چندیری کے بھوپال ششپال ذرا شانت۔

ششپال - تمہارے یگیہ میں تمہاری سبھا میں تمہارے مکان میں آنے اور بیٹھنے والے پر لعنت ہے۔ تم جیسے ڈھورت اور اپنالی پکشپاتیوں اور تمہارے ساتھ دینے والے پر لعنت ہے۔

یدھشٹر - تیجوان نریش ذرا دھیرج دھارن کر کے اس کا کارن تو ۔۔

(بات کاٹ کر)

ششپال - تم کیا سمجھ کر اس چھچھورے کرشنا کو آدی میں پہلے تلک دیا۔ اس کو کیا سمجھ کر اتنے راجوں مہاراجوں میں اسکا رتبہ بڑھایا۔ اس ایسے راج کو آج اگلا کام کس ۔۔۔

بنایا تم نے اک پتھر کو سالگرام کس بل پر

ارجن۔ پرکھ سکتی ہیں رتنوں کو ہر ایک انسان کی آنکھیں
دکھائی برہم کیا وے ہوں نہ جب تک گیان کی آنکھیں

ششپال۔ وہ ایسا کہاں کا چکرورتی چھتری ہی تو کیتی مہاراجہ ہے

ارجن۔ اس لوک نہیں بلکہ تری لوک کا۔

ششپال۔ ہرگز نہیں گوکل کا گوالہ کسی دیس کا راجہ نہیں ہے

ارجن۔ سچ ہے راجہ ہونا تو ایک سامانیہ بات ہے۔ وہ تو پرم دھرم ساکھیات پرماتما ہے۔

ششپال۔ وہ پرانوں کا نہیں بلکہ مورکھوں کا بنایا ہوا۔

ارجن۔ نہیں ویدوں پرانوں اور شاستروں کا گایا ہوا
رشیوں منیوں اور تپیشروں کا دھیایا ہوا!!

ششپال۔ نہیں ویدوں اور شاستروں کا ایشور نرآکار ہے اور یہ شریر دھاری پرماتما اپاپ کاری اور دبھچاری ہے وہ اجنم ہے اس نے جنم دھارن کیا ہے اور وہ اجر امر اور آپی ہے! اس نے جراسندھ کے آگے بھیے کیا ہے وہ نادی ہے یہ نادی نہیں ہے وہ سرب بیاپک ہے یہ بھول بیس اوجاپک ہے (یدھشٹر اٹھ کر)

یدھشٹر۔ جس جگدیشور نے نرسنگھ ہو کر ہرناکش کو مار پرہلاد کو تارا ہے جس نے چھیر ساگر میں کچھوے کا روپ لیکر پیٹھ پر سمیر جیسا پربت سہارا ہے جس نے تین ڈگوں میں ناپ لیئے تین لوک جس نے رام روپ دھار راون کو مارا ہے اسی پرماتما نے پاپیوں کے مارنے کو بھگتوں کے تارنے کو کرشن روپ دھارا ہے۔

ششپال۔ اسی کا نام اندھی شردھا ہے سے
گڑھے میں بھیڑ بھولی بھیڑ کے پیچھے چلی ہے یہ
پھٹکڑی کو سمجھتے ہو کہ مصری کی ڈلی ہے یہ

ارے مورکھو اگر کسی بزرگ کا پوجن ہی کرنا تھا۔ تو اسکے باپ واسدیو جی

دروپد۔ راجہ بھشمیک کا پوجن کیا ہوتا۔ گوروکی پوجا لازم تھی۔ درونا چارکو پوجا ہوتا۔ رنج کو مان دینا تھا تو بیاس جی تھے ویر بہادر کا کام تھا تو شوتھاما دریودھن۔ کرپاچاریہ جیسے شوربیر موجود تھے۔

یدھشٹر۔ یہ تمام گن اکیلے کرشن جی میں موجود ہیں تو پھر (بات کاٹتا ہے)

ششپال۔ کرشن ہیں! گوالنوں کے جھکھاری زانی وبھچاری نہ غور ہے سر۔ نہ بزرگ ہے نہ گمبھیر۔ اُس کا پوجن۔ افسوس تمہاری مور کھتا سے معلوم ہو گیا کہ تم نشٹ ہونیوالے ہو۔ تمہاری بدھی ہے تمہیں مہینے کا بواہ کونا پسند ہے۔

ارجن۔ (جوش میں آکر) اوہ وہشت نے بیڈھب زبان کھولی۔ بس مہانداری اور سبھیتا کی حد ہوئی۔

یدھشٹر۔ ہے ارجن۔ آدلیشہ تم نے سری کرشن مہاراج کو نہیں پہچانا تینوں لوک کا سوامی اور (بات کاٹ کر)

ششپال۔ وہ بڑا بے شرم ہے اور بڑا بے حیا ہے (کرشن کی طرف اشارہ کرکے) میں اسے اتنا برا بھلا کہہ رہا ہے مگر وہ چپ بیٹھا سن رہا ہے نہ شرماتا ہے نہ غصہ آتا ہے۔ میں اسے گالیاں دیتا ہوں اور وہ سنتا جاتا ہے۔

یدھشٹر۔ یہی میں بھی کہتا ہوں کہیں پوری سو گالیاں نہ دے ڈالنا جو کچھ ہوا سو ہوا۔ اب کوئی کھوٹ ہمیں تمہارے منھ سے نکالنا۔

ششپال۔ ورنہ کیا ہوگا

ارجن۔ یہ ہوگا اور آپ کا سر تن سے جدا ہوگا۔

ششپال۔ اوہ اُس درآچاری کے کارن بھکاری مراری کے کارن میں بھی اُس کا سر اُڑاتا ہوں نرک پہونچاتا ہوں

(ششپال کا ٹھکر غصہ سے جانا)

یدھشٹر۔ جو اُسکی موت ہے جاتا ہے وہ اُسکے ٹانیکو چلا ہے کبھی اُلٹا آج اُنہی کے سمجھانے کو

(ششپال کے بعد ارجن اور یدھشٹر کا جانا اتنے میں کرشن جی کا ششپال کا سر کاٹ کر ہاتھ میں لٹکائے آنا)

کرشن۔ بس بس سنسار میں ہے نہیں باقی دشٹ نیرا انچل
ہو چکیں سو گالیاں پوری اب پرلوک چل

(کرشن جی سہدیو کو آواز مارتے ہیں) (سہدیو کا آنے دکھائی دینا)

سہدیو۔ مہاراج آ گیا!

کرشن۔ لو یہ سر اور وہ دھڑ پڑا ہے اسے شمشان میں اٹھوا لیجاؤ اور سنسکرت سامگری۔ گھی چندن کپور آدی سے سنسکار کراؤ جلاؤ۔

سہدیو۔ مہاراج ایسے پاپی کو کھائی میں پھینکوانا چاہیئے۔ ایسی اپونر لاش کو شمشان بھومی میں نہیں جلانا چاہیئے۔

کرشن۔ نہیں نہیں کبھی نہیں!! مانا کہ وہ سر دشمن کا سر ہے اسے چاہے کھائی میں پھینکوا ئیں یا شمشاں میں جلائیں یہ بات ہمارے ہاتھ ہے پرنتو نہیں مردے کو اوتم سوچھ سگندھیوں سے جلانا یہ سلوک مردے کے ساتھ نہیں بلکہ جینے والوں کے ساتھ ہے۔

سہدیو۔ جو آگیا ہوگی وہی کیا جاویگا (سہدیو سر لئے چلا جاتا ہے) اور کرشن جی کی انگلی سے خون ٹپکتا ہے)

(دروپدی۔ ستیہ بھاما اور رکمنی وسہیلیاں کا آنا اور معلوم کرنا)

دروپدی۔ بھائی یہ آپ کی انگلی سے خون کیسا ٹپکتا ہے۔

کرشن۔ ششپال کا سر کاٹتے وقت نگاہ اُچٹ گئی تھی اوسی سے یہ انگلی ذرا کٹ گئی تھی۔

دروپدی۔ تو لائیے اسپر کپڑا باندھ دوں۔

ستیہ بھاما۔ دیجی تو کوئی نہیں ہے۔

رکمنی۔ میں لاتی ہوں۔

دروپدی۔ اجی کہاں سے لاتی ہو کہاں جاتی ہو یہ لو۔ (اپنی ساڑھی سے سے پھاڑ کر ٹکڑہ اتارتی ہے)

کرشن ۔ ہیں ہیں! یکیا کرنی ہویہ تو نئی ساڑھی ہے!
دروپدی ۔ بھائی صاحب ساڑھی کیا اس کو مل انگ سے پیاری ہے

لہو اس ہاتھ سے ٹپکے تو چوہے ہیں گئی ساڑھی
فقط ایک بوند پر قرباں ہیں لاکھوں نئی ساڑھی
نہ یہ دل زروئی ہے اور نہ ہے یہ زروئی ساڑھی
نہ پھٹنے سے اب آنکھوں کا سرمہ ہوئی ساڑھی
اگر پچاہے کو تم کو ہو درکار کھال گردن کی
تو یہ حاضر ہے قسمت کھوئیے فی الحال گردن کی
(دروپدی کا سر جھکانا)

کرشن ۔ دیوی دروپدی سے
بھاؤ سچا کام مرہم سے زیادہ کر گیا
زخم کیا دل بھی میرا تیرے بچن سے بھر گیا
میں اس سمے نہ اس انگلی کو دیکھتا ہوں نہ ساڑھی کو!
دروپدی ۔ تو مہاراج کیا دیکھتے ہیں
کرشن سے
ہے نظر شردھا یہ اور اس پریم یہ ایں ما نیر
کم ہیں اس دھجی سے جو ہیں نعمان چند دھنی نیر
بھاؤ بن نعمتوں نہیں گاڑی بھرے ساماں نیر
ریجھ جاتا ہے مگر دل ماں کے اک پان پر
بندھ گیا یہ ان میں یہ ڈوبے ہوئے ہیں پیار میں
لاکھ زنجیر یں ہیں اس دھجی کے اک اک تار میں

دروپدی ۔ سے
پیارے بھائی گھنشام آپکے جو ادہیں کام کا تو دوں تیس بھی یہ تو ریشم کے دھاگے ہیں تاگے بھی پڑانے انہیں فیدھیم مانیں کیا دلہن کے جوڑے ہیں یا دلہن کے باگے ہیں میرے کہاں بھائی ایچز لگے دیکھتے ہی پیر ہو کر ادہر ہیر اچیر چھوڑ بھاگے ہیں وہ ہیں ابھاگے جو میں پڑے نہیں آگے کبھی دو انگلی پر چولاگے بھاگ انہی کے جاگے ہیں

کرشن ۔

طوطے کو پڑا ہاتھ نے گنگانے باندھ لیا باندھ لیا کنجر نے پریم کی پکار و نیں
مٹھی بھر چاول میں سداما نے باندھ لیا کھنجات نے چندن اور پھولوں کے ہار و نیں
مکھن کے ٹکھن میں گوپیوں نے باندھ لیا چھپیا بھر چھاچھ پر لچے پیج نار و نیں
بھیلنی نے باندھ لیا جھوٹے جھوٹے بیرنیں دروپدی نے باندھ لیا کچے چار تار نیں

دروپدی دیوی دروپدی بس میں آج سے اس دھجی کا قرضدار ہو چکا اب اقرار
کرتا ہوں کہ اس قرضہ کا جلد جلد جب دونگا۔ اگر میں دیانتدار قرضدار ہوں تو تمہاری
سبھی ضرورت کیوقت ماتھے مانگے بن بے ساڑیوں کا ڈھیر لگا دونگا۔

گانا ۹۔ توری اتنی چنریا نے من بس لینو۔ موری باندھ کے انگریا۔ موہے باندھ لینو
ستہ دروپدی) گنتی کے ہیں یہ نو دس دھاگے بھاؤ نیا جو گھاؤ پہ لاگے۔
(کرشن) لاگی چیر لاگے دھروں جیسے چین مخمل اطلس کچھ بھی نہیں انکے آگے

گانا ۱۰۔ (دروپدی) اِلی کمل لاگ باگ جاگے ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ان کے سب
سے ہم ہیں خوش نصیب تلگے ہاں ہاں ہاں ہاں یہ سچ ہے گوروہن
دھار سکھی اب کٹ کر خون بھری۔ دیکھو سکھی کھیل کرت موہن کی انگلی تن من
قربان کروں نند لال ہاں ہاں ہاں ہاں یہ سچ ہے (گانے گاتے چلے جانا اور پردہ کا گرنا)

باب پہلا پردہ (۳)

گورو محل

(دریودھن کا خودکشی کرنیکے لیئے زہر کا پیالہ ہاتھ میں لیئے ہوئے آنا)

دریودھن ۔ بدھی ہوئی اَت وِرپل میری ۔ اب ہوں سرن ہلاہل تیری
تو بس تو ہے مترپیارا ۔ یا ہے یہ کھانڈے کی دھارا
زندگی اور ایسی بزنج زندگی کٹے تو کیونکر کٹے دشمنوں کا خزانہ دو نو ہاتھوں سے لٹاویں
اور ایک جب نہ ٹوٹ آئے آکاش تارا و نڈل ٹوٹ پڑت ۔ ہ
اے زہر قاتل اس مٹی کے گھروندے کو بگاڑ دے

اس ایمان پاس سے ہوئے شریر کی بستی اجاڑ دے

اس مکان میں ہو گئے داخل جنتو کی بستی مٹا

جان دل جو سامنے آئے زبردستی مٹا!

ہیں تجھے باقی نہ رکھوں تو نہ رکھ باقی مجھے!

میں تیری ہستی مٹاؤں تو میری ہستی مٹا!

(دریودھن زہر کا پیالہ منہ کو لگانا ہی چاہتا ہے کہ اوپر سے شکنی دہرتراشٹر کو لیکر آتا ہے اور دریودھن کا ہاتھ پکڑ کر پیالہ گرا دیتا ہے!!)

شکنی۔ دیکھا ہے راجن اتنی سی بات اور اسپر یہ آتم گھات

دھرتراشٹر۔ یہی تو میں بھی کہتا ہوں۔

دریودھن۔ آہ کیا پتاجی؟

دھرتراشٹر۔ ارے دریودھن۔

دریودھن۔ پتاجی! آپ یہاں کیسے پدھارے۔

دھرتراشٹر۔ یہی تو میں بھی کہتا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ تو نے اپنے چہرے کی لالی اپر کھا اور حسد کے ہاتھوں سے بیچ ڈالی۔

دریودھن۔ ہاں پتاجی مہاراج ؎

شوبھت پریت دیکھ اڑی چہرے کی لالی

لالی کی ہر ریکھ بن گئی کالی کالی!!

وہ سمپت بھرپور کہ جسکی ہے جوت نرالی

اندھیاری ہوئی اور کھلی جب چندر اجالی

دھرتراشٹر۔ تو نادان ہے تجھے اگیان ہے پیارے پتر یدھشٹر کوئی غیر نہیں ہے ان سے ہمارا کسی طرح بیر نہیں ہے۔ یگیہ میں گیا اور شانتی کے بدلے چنتا مول لیا وہ بھی انتھاہ لایا یقول سچا ہے ؎

چنتا جوال شریر بن داہ انگ انگ جائے

پرگھٹ دھواں دیکھئے نہیں انتر دھندھ وا

انتر دھندھواے جرے جیوں کانچ کی بھٹی

بھو مانس ہو بھسم رہے بس ہاڈ کی بیٹھی
تیج نشٹ ہو جائے بڑھے دن رین سنتپنا

دریودھن۔ ہا ہا۔ پتا جی اگر آپ کچھ دیکھ سکتے تو پانڈوں کی غرت سمپتی انکی دیکھنے مر ٹھنڈے کلیجے سے اُسے کبھی نہ دیکھ سکتے آج وہ دس ہزار سناسیوں کو ہر روز سونے کے تھالوں میں بھوجن کرا کے کھاتا ہے اور اٹھاسی ہزار گرہستی براہمنوں کا کنبہ اس کے بھنڈارے ان پاتا ہے انکے جیسا خزانہ میرے سپنے میں بھی نہیں آیا میں نے بہت لٹایا پھر بھی اس کا انت نہ پایا۔

دھرتراشٹر۔ یہی تو میں بھی کہتا ہوں۔ پرنتو سے
خالی جن کے ہاتھ ہیں اُن کی ہے یہ بات
تو راجہ ہے چھترپتی سکھ کے سب ذرات
سکھ کے سب دہرات لوبھ پھر بھی ہے زر کا
زر کو سمجھ نہ متر منتریہ ہے دم بھر کا
رہٹ کی گھڑیاں جان ساہوکاری گنگالی
دم بھر میں بھرپور ہوت دم بھر میں ہو خالی

دریودھن۔ اچھا تو پھر آپ ہی بتا دیجئے کہ یہ دکھ کیوں کر سہا جائے جس طرح تمام ندیاں و نالے سمندر ہی کو بھرنے والے ہیں۔ اسی طرح سب دیش کے راجاؤں نے بڑے بڑے قیمتی جواہرات لا کر پانڈوں کے گھر میں ڈالے ہیں۔

دھرتراشٹر۔ یہی تو میں بھی کہتا ہوں کہ ڈالے ہیں تو کیا ہوا سے
مبارک انکا دھن انکو مبارک پھولنا پھلنا + کہاں بدھیانی ہے پرائی آگ میں جلنا

دریودھن۔ نہیں پتا جی! آپ مجھے بھلاتے ہیں۔ یہ تو جگ میں ظاہر بات ہے کہ جو لوگ اپنی اونتی کے لیئے ہاتھ پاؤں ہلاتے ہیں۔ وہی ایسے کامناؤں کو پاتے ہیں جن راجاؤں کے ہردے میں سنتوش ہے وہ مٹ جاتے ہیں سے
دنیا یا تم کو ہے سنتوش ابا

بڑھے نہیں دندن گھٹے دھن ودیا کاکوش

دھرتراشٹر۔ یہی تو میں بھی کہتا ہوں بیشک یہ بچن نیتی کے انوسار ہے پرنتو اس سے خبردار ہے سہ

روئی کی پرچھائیں پڑگیا پلک کرسودان
ڈوب گیا جل دھار میں سمجھے بوجھ بس پران

دریودھن۔ پتاجی اگر اتنا ہی ہوتا تو کچھ نہ کہتا۔ اس دوکھ کو سہتا اور سنتوش سے بیٹھا رہتا۔ پرنتو شوک تو یہ ہے کہ بھیم سین نے میری ہنسی اُڑائی اور عورتوں کے ٹھٹھے نے میری یہ درگتی بنائی۔

دھرتراشٹر۔ یہ سب تیرے من کا وکار ہے ہنسی دل لگی تو برابر والوں میں ہوا ہی کرتی ہے ورنہ بھیم سین آخر تیرا بھائی ہے۔

شکنی۔ اگر شریمان آگیا دیں تو میں ایک صلاح نویدن کروں اور صلاح بھی کیسی ہے

نیک صلاح دو یک بھری پل اپنیں یدھشٹر کا دھن لوٹے
یا پربھی ہمکو جگ بیں اسمرتھ کہے نہیں نہ کوئی چھوٹے!!
ڈار کی ڈار بھی ٹھار رہے اُس ڈار سے ایک منتکا رنہ چھوٹے
تیر نہیں شمشیر نہیں بس سانپ مرے لٹھیا نہیں ٹوٹے!!

دھرتراشٹر۔ یہی تو میں کہتا ہوں کہ اگر ایسی ہے کوئی تدبیر تو بول بول جلدی بول شکنی وہ

شکنی۔ آپ جانتے ہیں کہ یدھشٹر کو جوئے کا شوق مہان ہے۔ پرنتو وہ جوئے کی چالوں سے اگیان ہے۔

دریودھن۔ اجی بالکل اناڑی ہے۔

شکنی۔ اور سیوک اس ودیا میں نپش چتر اور لاجواب ہے مہاراج اگرچہ میدان جنگ میں پانڈوں پر غالب نہیں آسکتا۔ لیکن چوسر کے میدان میں لوہے کے نہیں کیول ہاتھی دانت کے ہتھیاروں سے ضرور فتح پاسکتا ہوں کیونکہ پانسہ میرا ہمنش ہے اور گوٹ میرا ..... جب آپ نتیجہ سمجھیں

کہ جہاں جو سر کا سماج ہے وہاں چاروں دشاؤں میں میرا راج ہے
مٹ جائیگا دُکھ درد سب انکا ذرا ہٹ پھیر میں ÷ ہوگا اُدھر سے سب ادھر وہ مال تھوڑی دیر میں

دھرتراشٹر۔ جوئے دوارا۔ اُدھر کا مال ادھر ہوگا یہی ہے بچاؤ تمہارا۔
شکنی۔ ہاں جی مہاراج۔
دھرتراشٹر۔ پرنتو جوئے کے میلے سے۔
شکنی۔ دریودھن۔ جی جی!! ہاں!
دھرتراشٹر۔ یہی تو میں بھی کہتا ہوں کہ ایک نیچ کرم کے میلے سے دھکار ہے۔ اس صلاح پر لعنت ہے تیری نیت اور نگاہ پر سے

جڑھ ہے جوا نکرم کا اور آچار کا یار!
اس میں ہارے ہارے جیتنے بھی ہے ہار
جیتنے بھی ہے جوا ایمان گنوا دے
دھیر دھام دھن دھانیہ دھرنی دھرم ہرا دے
چوری یاری خون تین پاپیوں کی جڑھ ہے
جوا ناش کا مول جوا پاپوں کی جڑھ ہے

دریودھن۔ اگر اس صلاح پر لعنت ہے تو میرے لیئے جینے کا کوئی اُپائے نہیں بیٹے کا داہ کرم کرنے کو چتا تیار کرائیے۔ ارتھی بنائیے۔ اب بے ارتھ جینا ہے۔ بس یہ کٹاری ہے اور میرا سینہ ہے (کٹاری مارنا چاہتا ہے مگر شکنی روکتا ہے)
دھرتراشٹر۔ ارے ٹھہر ٹھہر بیٹے! کیا کہتا ہے۔ ذرا دھیرج دھر۔ سادہ کہانی سے اپنا مطلب بیان کر۔
دریودھن۔ (کٹاری پھینکتا ہے) مطلب یہی ہے کہ پانڈو کی جڑھتی بڑھتی مجھے گوارا نہیں ہے۔ بس جوا کھیلنے کے سوا میرے درد کا چارہ نہیں ہے
دھرتراشٹر۔ بس یہی تو میں بھی کہتا ہوں میری آنکھوں کے تارے میری زندگی کے سہارے تو جو کہیگا میں منظور کرونگا۔ تیرا دکھ دور کرونگا۔ چلو میں دو رنگیو

یدھشٹر کے پاس بھیجتا ہوں وہ اُنہیں بُلا لائیں گے اور تم سیوکوں کو حکم دو وہ جوئے کے لیئے منڈپ سجائینگے۔

(سب جاتے ہیں پردہ گرتا ہے۔)

باب پہلا۔ پردہ چوتھا

(سجا ہوا دربار اور جوئے کیلئے آسن)

بھیشم پتامہ درونا چاریہ و دیگر درباریوں کا بیٹھے ہوئے اور رامشگروں کا دکھائی دینا پھر پانچوں پانڈوں کا بعد و دریکے اپنے اپنے آسنوں پر آکر بیٹھنا بعد شکنی کا درشن پرش کو بیتے بعد دریودھن کے آنا دھرم راج کا سنگھاسن پر بیٹھنا اور رامشگروں کا ناچ

رامشگر۔ گانا۔ (ناچ)

منڈپ یہ اَدبھت رچو چھب انی دشال
تورن کی چھبی دلوں من موہے منڈپ
جم سرپہ اندرلوک۔ پاون ہے اشوک
دوار دوار پہ مالائیں لٹکائیں منڈپ

شکنی۔ مہاراج یو میراج شری یدھشٹر مہاراج آج کا دن ہمارے لیئے سو بھاگیہ کلون ہے اور مہا آنند والی ہے۔ کیونکہ آپ نے یہاں پدھار کر اس سبھا کی شوبھا بڑھائی ہے۔ سبھا کا کمیہ اودیش کیول اتنا ہی ہے کہ رو اور یدھشٹر دونوں ملکر دو گھڑی پانسوں سے دل لگائیں۔ چوسر پر گوٹوں سے من بہلائیں اور آنند بڑھانے کے لیئے کچھ کچھ داو بھی لگائیں۔

یدھشٹر۔ دھرم راج کی نرانی سبھا کا ادیش سُن کر چکا ہوں نشچیہ

جوا سپت اور ہمت کے پودے کو جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے۔ جوئے نے بڑے بڑے خاندان تباہ کئے ہیں۔ جوئے نے بڑے بڑے پاپ اور بڑے بڑے گناہ کئے ہیں

دھرتراشٹر۔ یہی تو میں بھی کہتا ہوں۔ میں نے بھی دریودھن کو اسی پرکار بہت کچھ سمجھایا مگر اس کی سمجھ میں کچھ بھی نہ آیا۔

شکنی۔ کیا پھر پلٹا کھایا۔ سمبھالنا کہیں پھر نہ جائیں۔

یدھشٹر۔ میں جوئے کو اننش کرن سے دھکار کرتا ہوں۔

دھرتراشٹر۔ یہی تو میں بھی کہتا ہوں کہ یدھشٹر جوئے کو دھکارتا ہے۔

یدھشٹر۔ پرنتو آپ کا نتیجا صرف آپ کی آگیا پالن کرتے ہوئے آپ کا حکم بجا لاتا ہے جو اس بیچ دنگل میں آپ نے آپ کو اوتارنا ہے کہئے اس سماگم میں میرا جوا کس کے ساتھ ہوگا۔

دریودھن۔ جیسا دھن ہوگا اور میری طرف سے ماما شکنی کا ہاتھ ہوگا

ارجن۔ ایک کا مال ایک کی چال۔

بھیم۔ مگر اس میں بھی ہے کوئی نہ کوئی جنجال۔

یدھشٹر۔ پرواہ نہیں آئیے یہ ہزار مدار امیر دھن ہے اسکے برابر دھن لگائیے

دریودھن۔ منظور ہے دجوا شروع ہوتا ہے پانسے پھینکتے ہیں۔

شکنی۔ دیکھئے نو اور تین بارہ اور چھ اٹھارہ بس یہ داؤ تو میں جیتا۔

یدھشٹر۔ تو میں نے اپنا لکھا پتیوں کا ہار داؤ پر لگایا

ارجن۔ جوئے کا چسکا بھاری ہے وہ نا کھیلے ہارا جواری۔

شکنی۔ ارجن اب کے پاسے ہیں تمہارے یہ داؤ مہاراج دریودھن ہارے

دوہرہ
جیسے چاہے جتادے تو نبیرے کھنیں پاسے ہیں
جتادہ یا کبھی یہ جواریوں کے دم دلاسے ہیں!

دریودھن۔ لیجئے اب میں اپنے جواہرات داؤ پر لگاتا ہوں

یدھشٹر۔ لگائیے گا میں داؤ سے گھبراتا ہوں انکے مقابلہ میں اپنے

رتھ۔ گھوڑے۔ ہاتھی۔ نقدی۔ فوج۔ خزانہ اور سب بھا بھونکے زیور لگاتا ہوں

(بانسہ پھینکتا ہے)

ارجن ۔ اب کچھ سوجھے گا نہیں اُن کو ڈھنگ کا ڈھنگ
جیسی کالی رات میں کالے ہیں سب رنگ

شکنی۔ یہ جیتے یہ داؤ میرا ہے۔

ودُر ۔ اودے ہوا جب آنکر پورب جنم کا پاپ
بھسم سب بھسمت ہوئی رہ گئے آپہی آپ

بھیشم پتامہ۔ دھرتراشٹر! تم نے بہت بُرا کیا جو کورو اور پانڈوں کو جُوا کھیلنے کا حکم دیا۔

دھرتراشٹر۔ یہی تو میں بھی کہتا ہوں۔ پر تو کیا کروں اُن کے سمجھانے سے چپ رہتا ہوں۔

بھیشم پتامہ۔ میں بڑی دیر سے دیکھ رہا ہوں کہ اس ادھم کرم کے پربھاؤ سے مہاتما ودُر جی کو بہت سخت ملال ہو رہا ہے۔ اس گھور دکھ سے اُن کے ہردے کا بُرا حال ہو رہا ہے۔ اب بھی اس کھیل کو بند کرو اور جو کچھ ودُر جی کہیں اُس کو کلیان کاری بچن مان کر پسند کرو۔

ودُر۔ پوجیۂ پتامہ! میں ان سے کیا کہوں میری بات تو ان کو کٹاری معلوم ہوتی ہے دو دھاری چھری معلوم ہوتی ہے۔

بھیشم پتامہ۔ ہونی چاہیئے۔ مرنے والے روگی کو بھی دوا بُری معلوم ہوتی ہے۔

ودُر۔ بھائی دھرتراشٹر! تم دیو اچھاسے نیتر اندھے ہو۔ مگر بدھی کے اندھے نہیں ہو۔ دریودھن کا دُراچار آنکھوں سے نہیں تو ہماری زبانوں سے دیکھو۔ اپنے کانوں سے سنو یہ تمہارے خاندان کے نام و نشان مٹانے کا سامان کر رہا ہے جن راج محلوں میں بیٹھ کر تمہارا نیاں بھوجن بیٹیاں سنگ سنگ کرتی

ان میں چیلوں گدھوں اور اُبابیلوں کے گھونسلے بنانے کا سامان کر رہا ہے۔

دھرتراشٹر۔ یہی تو میں بھی کہتا ہوں آپ اپنے بھتیجے دریودھن کو سمجھائیے۔

دریودھن۔ پتاجی! آپ اُنکی باتوں پر نہ جائیے بھلا دو گھڑی جی بہلانے میں یا پیارے پوریک داؤ لگانے میں کیا نقصان ہے۔

دھرتراشٹر۔ یہی تو میں بھی کہتا ہوں۔ بھائی وِدُر! اُپدیش کرنا آسان ہے اگر تمہارا کوئی پتر ہوتا تو تم جانتے کہ بیٹے کا موہ کسقدر بلوان ہے۔

وِدُر۔ موہ اور ایسے کپتر کا موہ۔

دھرتراشٹر۔ تو کیا ذرا سی بات کے لیئے بیٹے کو رنجور کر دوں۔ دلکو کلیجے سے دُور کروں

وِدُر۔ کر دو! ضرور کر دو! ایسے کپتر کو سمبندھ توڑ کر دور کر دو!!! خاندان کے واسطے ایک آدمی کو چھوڑ دینا چاہیئے اور گاؤں کے لیئے خاندان کو اور دیش کے لیئے گاؤں کو دھرم کے لیئے جہان کو۔

بیٹا نالائق تجو تجو سوارتھی یار!!!
نہ ہوہی مانتا تجو تجو نبھی نار
تجو نبھی نار تجو سنیاسی کامی!
نوکر نمک حرام تجو انیائی سوامی
گرو لالچی تجو تجو چیلہ ایسٹا۔
پتا ادھرمی تجو تجو نالائق بیٹا

دریودھن۔ شرم کرو چچا شرم کرو۔ ہماری تو نہیں ہمارے ٹکڑوں کی شرم کرو۔ ہمارے اشرے کی شرم کرو۔ ہمارے ان کی شرم کرو۔

بھیشم پتامہ۔ بس دریودھن خاموش ودور جی تیرے چچا ہیں پتا کے سامان ہیں تو انہیں بھوجن کا طعنہ دیتا ہے۔ شرم کی بات ہے کیا تونے یہ راج اپنی بھجاؤں کے بل پایا ہے۔ ارے بے شرم ارے نرلج۔ یہ تخت ان کے بھی باپ کا ہے جو [illegible] پڑتا ہے پھر

اُن کے سامنے ایسا نربل ہوتا ہے۔

ودُر۔ پتامہ! ایسے ایسے اگیانی ابھمانی چھوکروں کو سمجھانے سے کیا لابھ ہے
بندر کو بھاگوت سنانے میں کیا لابھ ہے۔ اچھا مہاراجہ دریودھن جی! آپ مجھ
پر بڑی انوگرہ کرتے ہیں۔ جو اپنے ٹکڑوں سے میرا پیٹ بھرتے ہیں۔ انہی ٹکڑوں کی
ہی شرم سہی کریں آپ کو ٹھوکریں کھانے پر سنبھلنے کو کہتا ہوں۔ نیک راستے پر چلنے
کو کہتا ہوں۔

دھرتراشٹر۔ یہی تو میں بھی کہتا ہوں۔

ودُر۔ کیا خاک کہتے ہو۔ تم نے دو پتھروں کو رگڑ کر آگ نکالی ہے یہ اپنے کپور
کے ڈھیر میں چنگاری ڈالی ہے ؎

اب بھی سمجھو ایک بھی نہ مانو اس مغرور کی
ورنہ پھر باقی نہ ہوگی خاک بھی کافور کی

دھرتراشٹر۔ یہی تو میں بھی کہتا ہوں۔ کیونکہ میں آپ ہی اس بُرے کام کے
بُرے پرنام سے ڈرتا ہوں۔ آپ کی اگیا کو مان کر ابھی اس سبھا کو بسرجن کرتا ہوں
(دریودھن کو کہتا ہے)

ارے دریودھن بس جُوا ہو لیا۔ چوسر کو بھلے سے دور کر دو۔ پاسوں کو
توڑ کر چور چور کر دو۔

دریودھن۔ بس اُنہوں نے بہکایا تو آپ رنگ میں بھنگ کرنے لگے۔
آخر آپ کو کسی بات کا فکر بھی ہے جس سے ڈرنے لگے۔ اگرچہ جُوا ایک بُرا
شبد ہے۔ جو لوگوں کی آنکھوں میں حقیر ہے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ اِس کا نام تقدیر
ہے۔

دھرتراشٹر۔ یہی تو میں بھی کہتا ہوں اس میں کسی کا زور نہیں چل سکتا۔ دیا
ہُوا داؤ نہیں ٹل سکتا۔ کھیلو کھیلو جو کچھ حکم دیدیا ہے۔ میں بھی اُس کو نہیں
بدل سکتا۔

شکنی ۔ چلئے مہاراج ہاتھی ۔ گھوڑے ۔ مال ۔ خزانہ ۔ زیور ۔ بستر آدمی
بھنڈارہ یہ سب کچھ تو آپ نے ہارا ۔ اب کونسی دستور ہے جسپر ہے آپ کا اجارہ
یدھشٹر ۔ دیکھو وہ موتیوں کا ہار جو سہدیو کے گلے میں پڑا ہے میں نے اُسے
لگایا قبولا ۔
بھیشم پتامہ ۔ افسوس پانڈو کا بیٹا بھان بھولا ۔
شکنی ۔ راجن زیور تو آپ نے پہلے ہی داؤں میں ہارے ہیں ۔ وہ اب آپ کے
نہیں ہمارے ہیں ۔ ہاں بیشک جو سہدیو کے گلے میں ہار ہے اُسپر آپ کا پورا
ادھکار ہے ۔
یدھشٹر ۔ تو میں نے اسکو داؤں پر لگایا ۔
درونا چاریہ ۔ کیوں نہیں پھونک مارنے والے نے جو کچھ بجایا ۔ وہی
بانسری والے نے گایا ۔
شکنی ۔ دیکھیئے پھر بھی میرا ہی داؤ آیا ۔ اب کیا نکل کو داؤ پہ لگائیگا ۔
یدھشٹر ۔ اچھا نکل میری بازی ہے ۔
شکنی ۔ آہا دیکھا ۔ پانسہ میرے ہی ہاتھ میں راضی ہے اب کی دفعہ میں بھی
میری ہی بازی ہے ۔ کیوں ارجن اور بھیم سین کو ہی آپکا دھن چاہا ہے ۔
یدھشٹر ۔ پرواہ نہیں بائیں ہاتھ تیر چلانے والے گانڈیو دھنش دھاری
ارجن کو داؤں پر لگاتا ہوں
شکنی ۔ لگائیے میں بھی قسمت آزماتا ہوں ۔ (پانسہ پھینکتا ہے)
کیوں نہیں کیوں نہیں ! آخر تو پانسوں کو میرے ساتھ ہی پریت ہے اب کے
بھی میری ہی جیت ہے ۔
ودُر ۔ سارو کہ وہ گیان خو کہتے ہے اور تیرے بھاگ میں انیت ہے ۔
شکنی ۔ اب کیا ۔ بھیم سین مہاراج پر نظر ہے ۔
یدھشٹر ۔ اچھا تو وہی گدا دھاری یودھا بھیم سین ہی ابکے داؤ پر ہے ۔

ودُر۔ لکڑی کا پاجا ہے کسے کو کیا ٹوٹے گا۔ بجانیوالا جس سر پر انگلی رکھیگا۔ وہی سر بولیگا۔

شکنی۔ (پانسہ پھینکتا ہے) واہ وا! واہ وا!! اسے کہتے ہیں کرموں کا سیمجھتا۔ نا جی یہ دیکھو یہ داؤں بھی جیتا۔ اب تو آپ کے سوائے اور کوئی چیز آپ کی نظر نہیں آتی

یدہشٹر۔ بس تو اب کے داؤں پر آپ مجھی کو جانو۔

شکنی۔ جے دیو دیکھو مہاراج وہی پہلا ہی داؤں ہے۔ اچھی طرح سے پہچانو۔

یدہشٹر۔ بس ہو چکا۔

دریودھن۔ کیا ہو چکا۔

یدہشٹر۔ میرے راج ابھمان کا خاتمہ ہو چکا میری شان کا خاتمہ ہو چکا (تاج اتار کر) بس اس تاج کے ساتھ اپنے گورو اور گھمنڈ کو دور کرتا ہوں۔ تمہارا داس بننا منظور کرتا ہوں ؎

آج تک ہم کو بٹھاتے تھے بشر آنکھوں پر
آج وہ دن ہے کہ سب ہنستے ہیں تر آنکھونپر
آپ یہ رکھدیں چرن بڑھکے اگر آنکھونپر
پتلیاں جھک کے کہیں آپ سر آنکھونپر
اگیا کیجئے دل چاہے سو سوامی ہم کو
دی ہے تقدیر کے پانسہ نے غلامی ہم کو

شکنی۔ پر نتو ہمیں آپ کے ساتھ کم سے کم ایک داؤں کی اور مشتاقی ہے (پانچوں بھائی زیور اتارتے ہیں) کیونکہ ابھی آپکا امولک دھن اور باقی ہے۔

یدہشٹر۔ کیا ہے فرمائیے۔

شکنی۔ اب کی بازی میں مہارانی دروپدی کو لگائیے۔

بھیشم پتامہ۔ (اٹھ کر) وہ کیسی نیچ گفتگو ہے۔ تھو ہے! تھو ہے!!

شکنی۔ ... کی ... ... پڑیں گے ... کے مقابلہ میں

بمعہ بھائیونکے تمام زر و مال واپس پاؤگے اور آپ مکت پاؤ گے۔

یدھشٹر۔ ٹھیک ہے۔

درباری۔ (تعجب اور ایک آواز سے) ٹھیک ہے۔

درونا چاریہ۔ ارے لعنت ہے اس ٹھیک پر۔

ودر بھیشم پتامہ۔ دھتکار ہے شکنی کی تحریک پر۔

دھرتراشٹر۔ یہی تو میں بھی کہتا ہوں۔ کہ تھو ہے اس رائے کے شریک پر

ارجن۔ اوما نیہ ور بھائی۔ مجھے ادھک کہنے کا ادھکار نہیں ہے پرنتو ذرا
سوچ سمجھکر بازی سویکار کرنا یوگیہ اور ایوگیہ کا بھی وچار کرنا۔

بھیم سین۔ میں بھی چاہتا ہوں۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ چھوٹا بھائی چھوٹا اور بڑا بڑا
رہے بھلائی اس میں ہے۔ کہ ہمارے منہ میں جالا پڑا رہے

یدھشٹر۔ بھیم تم کیا کہتے ہو۔ میں کچھ نہیں سمجھا۔

بھیشم پتامہ۔ سمجھ گے کہاں سے سمجھ کا دروازہ تو بند ہے سمجھنے والے
شکنی جوئے کے نشہ میں مست ہے جبھی تو یہ اناچار پسند ہے۔

دریودھن۔ ڈالو ڈالو پانسہ ڈالو۔

شکنی۔ ہے پانسی کی دیوی کالی۔ رہنا سیوک کی رکھوالی۔ لگی ہے بازی
یہ پنچالی۔ آپ کا جائے نہ داؤ خالی۔ (پانسہ پھینکتا ہے۔)

دریودھن۔ آہا ہا ہا۔ آہا ہا ہا۔ (شکنی) اوہو ہو۔ اوہو ہو ہوا!
"بات جو ملیں دہاری ہوگئی۔ دروپدی بھی لو ہماری ہوگئی۔

ودر۔ او اندھیر اندھیر پرماتما کیسا بھیانک پھیر (بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے)

دریودھن۔ پرات کامی اٹھو جاؤ۔ دروپدی جس حال میں ہے اسی حال سے
یہاں لاؤ (پرات کامی جاتا ہے)

(بھیم سے) کیوں بھیم اب کیا پیچ و تاب کھاتے ہو۔ کیا آنکھیں دکھلاتے ہو۔

بھیم سین۔ آنکھیں! اوہ آنکھیں افسوس اب میری طرف کرودھ

سے نہیں دیکھ سکتیں۔ کیونکہ ان پر بھائی کے ڈالے ہوئے پردے پڑے ہیں۔ ادب اور لحاظ کے سپاہی پہرے پر کھڑے ہیں۔ ورنہ اب تک ؎

ہوئی ہوتی نظر سے خالب ناپاک کی ڈھیری
جہاں تو ہے پڑی ہوتی وہاں اک خاک کی ڈھیری

دریودھن۔ اب یہ خیالی بھیر بھو کو نگی پگتی میں بیٹھ کر بکانا کیوں یاد ہے۔ وہ زمانہ مجھے پانی کے کنڈ میں گرانا اور پھر قہقہہ لگانا۔ اب اُس سمے کو بھول جانا ؎

بہت کچھ کر لیا آرام مخمل کے گدیلوں میں
سلاؤنگا تمہیں اب میں ذرا پتھر و نکے ڈھیلوں میں
کروگے اب مبرا گھر یا گھوڑونکے طویلوں میں
تم ہی لیجاؤگے گلیوں سے کوڑا بھر کے تھیلوں میں
ہر دربار سبوا میں ہر اک باندھے کمر ہوگا
کسی کے ہاتھ میں بلم کسی کے سر چنور ہوگا

بھیشم پتامہ دریودھن زبان سنبھال۔ چوٹیلے سانپوں پہ ہاتھ نہ ڈال مور کھ ایسی انیتی انیاچاری۔ بھگوان کو بھی نہیں ہے پیاری۔

دھرتراشٹر۔ یہی تو میں بھی کہتا ہوں۔ بیٹا دریودھن میرا کہنا مان دروپدی کو یہاں نہ بلا۔ وہ یہاں آنے کی ادھکاری نہیں ہے۔

دریودھن۔ کیوں۔ کیا اُنہوں نے وہ داؤں پہ ہاری نہیں ہے۔

بھیشم پتامہ۔ ہاری ہے مگر ایک بیہوش آدمی نے از خود فراموش آدمی ہار نہیں ہو نشکار سے بچار میں شکاری جیسے دیکھے نہیں اونچ نیچ دوڑتے امنگ میں
لوبھی کو ادھرم اور دھرم جیسے سوجھے نہیں کامی جیسے اندھا ہے ناری کی امنگ میں
ایسے ہی ادھرم راجہ کہاں رہا دھرم راجہ دیس آیا جب راجہ کے اُمنگ میں

دریودھن۔ اگر وہ یہاں آئیگی تو کیا اُسکی عزت گھٹ جائیگی۔ دنیا میں جن استریوں کا کیول ایک پتی ہے اُنہی کی عزت ہے اُنہی کا مان ہے۔ مگر

دروپدی پانچ پتیوں کی بھاریہ ہے۔ تو ایک دیسوا کی سمان ہے۔
بھیم سین ۔ (اُچھل کر) او چنڈال (گدا مارنا چاہتا ہے مگر سب روک لیتے ہیں
یدھشٹر بھراتری گن۔ شانت شانت بھیم شانت۔
دریودھن ۔ نہیں سمان کے لائق کوئی رنڈی زمانے میں
دہو گا پاپ کچھ اُسکو یہاں ننگی نچانے میں

پرات کامی ۔ شری مان نریش
دریودھن ۔ کیوں دروپدی کو لایا
پرات کامی ۔ مہاراج میں نے اُسکو آپ کا حکم اور یہاں کا حال سُنایا
دریودھن ۔ اُوسنے سُنا۔
پرات کامی ۔ اُسنے سُنا۔ مگر اسطرح جسطرح گیدڑ کی آواز کو ہتھنی سنتی ہے
اور مانتی ہے کہ میرا تر سکار ہُوا۔ وہی رنگ اُسکے چہرے سے آشکارا ہُوا۔
درونا چاریہ ۔ وہ حکم نہیں تھا اک تیر تھا جو اُسکے کلیجے کے پار ہُوا۔
پرات کامی ۔ بس سُنتے ہی چھتری پتری دروپدی ہی تھی کہ اس نے یوگ
کو ہے گئی۔ اپنا کرودھ شانت کرنے کے لیئے کیول اتنا ہی کہا کہ ہائے اور دانت
پیس کر رہ گئی۔ **دریودھن** پھر کیا ہُوا
پرات کامی تمام مُنہ تمتما گیا۔ پھر اوسپر یکایک زردی پھر گئی۔ اتنے ہی
میں سر چکرایا اور مورچھت ہو کر گر گئی۔
دریودھن خواب ہُوا! اسکے بعد پھر ؟
پرات کامی ۔ جب اُن داسیوں نے جتن سے ہوش میں لایا۔ تو مجھے اُلٹے
پاؤں لُٹایا۔ اب وہ سبھاسدوں سے پرارتھنا کرتی ہے کہ میں اس سمے
رجسولا ہوں اور میرا کپڑا ایک ہے۔
درونا چاریہ بیشک اسی حالت میں یہاں بُلانا اگیان ہے او دیک ہے
دریودھن برف باد ومیرٹ کہ تیرے پرِتار تو بالکل بے ڈھنگی ہے

جو کچھ کہتا ہو یہاں آکر کہو۔ ہمیں اسکی پرواہ نہیں کہ ایک کپڑے والی ہے یہ نگی ہے کیوں جاتا نہیں۔ کھڑا کھڑا کیا بچار کرتا ہے۔ کیا بھیم اور ارجن سے ڈرتا ہے

براٹ کامی مہاراج میری طاقت اور ہمت سے کام تو باہر نہیں۔ مگر نیت اور طبیعت سے بات کاٹ کر)

دریودھن ارے کایر ڈرپوک اب کس کا بھئے ہے اور کس کی روک ٹوک (پانڈوں کی طرف ہاتھ کر کے) یہ سب گھمنڈی تو ہارے ہوئے ہیں دامن پچ سے بیچے ہوئے ہیں۔

براٹ کامی۔ ان کا بھئے نہیں مجھے پر ماتما کا بھئے ڈراتا ہے ایسے نیچ کرم کے لیئے پاؤں اٹھاتا ہوں تو شریر تھراتا ہے۔ ننگی دروپدی کے سامنے اس ارادہ سے جانے میں مجھے لجا آتی ہے اِس کا اکھنڈ پتی برت دھرم اسکی شان اسکی گمبھیرتا اسکا دکھ دیکھکر میری بیرتا پر خاک پڑ جاتی ہے۔ ؎

یہاں جو کچھ ہے وہ حالت نہیں رہتی وہاں من کی
ارادہ ہی بدل دیتی ہے شکتی اُس کے ست پن کی

دریودھن۔ تو جاؤ چوڑیاں پہن کر محلوں میں بیٹھ جاؤ۔ چھتری کل کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا مت لگاؤ۔

بھیشم پتامہ اور سوڑھ مت مند چھتری کل میں کلنک کا ٹیکا یہ لگاتا ہے یا تو شیر دھکو نشہ پلا کر گیٹ کے پنجرے میں بند کر لینے پر یہ اُتراتا ہے یا تو کیا اسی اچار پر چھتری کل کا ابھمان ہے۔ کیا جوئے کا منڈپ ہی چھتریوں کی کیرتی بڑھانے والا رن کا میدان ہے ؎

بڑا میدان جیتو گے بڑی تلوار مارو گے
بھرے میدان میں جب لاج ابلا کی اُتارو گے

دریودھن۔ براٹ کامی۔

براٹ کامی۔ جی سوامی

دریودھن دروپدی کو گھسیٹ لانے کے لیئے جاتا ہے یا تیرا سر اُتارنے کے لیئے رکھا ہتھیا منگواؤں

پرات کامی ہیں اس بیحیائی کے لیئے جیوُں - اس سے بہتر ہے کہ آپ کے ہاتھ سے مر جاؤں -

نہیں پرواہ اگر کھانڈے وو دھارے سر پہ چلجائیں
پڑیں بھالے جگر پہ تیر سینہ سے نکل جائیں
جگت مجھ سے پھرے اور آپ بھی مجھ سے بدلجائیں
جگر ڈالوں ستی پہ ہاتھ تو یہ ہاتھ گل جائیں
مہادیوی ہے وہ چرنوں کو جس کے دیوتا پوجیں
ادھر جائیں تو ختم ہو جائیں پاؤں اسقدر سوچیں

(بڑے جوش سے نفرت کرتا چلا جاتا ہے)

دریودھن دوشاسن! موت کا بیٹا ہے کائین پن کا یہ اوتار ہے -
کیا کرونگی کاٹ آخر کاٹھ کی تلوار ہے -

جاؤ تم اور دروپدی کے وہ لمبے لمبے کیش جو گیہ ہیں منتروں کے جل سے سینچے گئے ہیں - اونہیں کھینچے ہوئے یہاں لے آؤ -

گھونگر والے بال گھنیرے کومل کالے بھنور گھیرے
ٹوٹ بھی جائیں چھوٹ نہ جائیں پکڑے رہیں جیون سانپ سپیرے
کیس چھٹوا دے کیس اوکھاڑ دہاتھ چھڑا دے ہاتھ مروڑ دو
بستر بتیا ہوئے بلا سے بیچ سبھا میں لا کر چھوڑ دو

(دوشاسن جاتا ہے)

بھیم - او بھائی! سنتے ہو یہ آواز نہیں ایک ہوائی تلوار ہے - جس کا وار ایک چھپا ہوا وار ہے -

رکھیا جس نے میرے دلکو چھیل کر کاٹ کر

باز کو چڑیوں سے چھوڑا حیف ہے پر کاٹ کر
خوب ہوتا آپ رکھ دیتے میرا سر کاٹ کر
ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اندر ہی اندر کاٹ کر

بند ہے مونہہ جوش کیا ہو لہجہ و گفتار میں
بھائی کی خاطر نے ٹانکے بھر دیئے منقار میں

(دوشاسن دروپدی کو گھسیٹتا ہوا لاتا ہے)

دروپدی ۔ ارے نردئی دیا کر۔ ارے بے حیا حیا کر چانڈال میں رتو دشا میں رجسولا ہوں ایک بستر والی سے دور رہ۔ آگھسیٹ کے کیسے لکشمی پانچالی سے دور۔

دوشاسن اب لکشمی کے ابھمان کو بھول جا۔ دیکھ وہ تیرے سارے سنگھ ہاری زنجیروں میں جکڑے پڑے ہیں آج سے تو اس راجہ مہاراجہ دریودھن کی داسی ہے۔ جس کے آگے لکشمی۔ عیش فتح و اقبال سب ہاتھ باندھے کھڑے ہیں

دروپدی ۔ ارے دشٹ انیائے اور اتیاچار کی بھی حد ہوتی ہے۔ (دریودھن) سے او نردئی میری ساڑھی کو نہ کھچوا۔ یہ کسی دھنش کی پرتنیچا نہیں ہے ایک ابلا رجسولا کی دھوتی ہے۔

دریودھن ہم دھوتی کھچوائیں یا ساڑھی ننگی رکھیں یا اوگھاڑی ہماری دیا پر اس کا سارا آدھار ہے۔ جوئے میں جیتے ہوئے مال کو چاہے جس طرح برتیں اختیار ہے۔

دروپدی کیا آج درونا چاریہ کا دھنش گل گیا کیا اشوتھاما کے بانوں کا گل گیا۔ کیا کرپا چاریہ کی تلوار پر کائی چڑھی ہوئی ہے۔ کیا بھیشم پتامہ کی بھی زبان کٹی ہوئی ہے۔

ارجن ۔ گورو مہاراج اور دادا صاحب بس اب نہیں سہا جاتا۔ آگیا دیجئے

کو ہمارا کیا فرض ہے۔

بھیشم پتامہ۔ بیٹا ارجن! میں کیا کہوں سے

بڑائی ہے آج بولنے میں نہ بولنے میں بھی ہے بُرائی
میری نظر میں سگے ہیں دونو نہ تیرا یا نہ وہ پرائی
کھڑا ہوں ایسی بکٹ جگہ پر آگے ہے کنواں پیچھے ہی کھائی
جدھر ذرا جھک کے جھانکتا ہوں ادھر ہی تیجہ میں خم دکھائی
زباں ہے منہ میں دم من ہے یہ سب ہے ساماں بولنے کا
مگر میں ہے بولنا اچھا جہاں ہو کچھ مان بولنے کا

بھیم سین (یدھشٹر کو) بھائی مجھے معاف کرنا تمہاری شکایتوں کے شبد میرے منہ سے نکل پڑتے ہیں۔ بس روکتا ہوں تو مجھ سے بھی لڑنے جھگڑتے ہیں۔

یدھشٹر۔ تھوکو تھوکو سب میرے منہ پر تھوکو۔

ارجن۔ جواریوں کے گھروں میں بہو بیٹیاں تو کیا رنڈیاں بھی ہوتی ہیں تو وہ انہیں داؤ پہ نہیں لگا کرتے۔ ایسی بے عزتی نہیں گوارا کرتے۔ آپ آگیا دیں تو میں ابھی (اٹھ کر مارنا چاہتا ہے سب روکتے اور ڈرتے ہیں)

یدھشٹر۔ شانت! ارجن شانت!!

دروپدی۔ ہائے بدھاتا۔ کیا میرا کوئی آنسو تجھے نظر نہیں آتا سے

بھری ہے کس بلا کی میرے اشکوں میں پشیمانی
نکلتا ہے جو اک آنسو تو پڑتا ہے گھڑوں پانی
بنی دبنا ستی ناری دروپد کی پتی رانی
اسی کی دشٹ نے ساڑھی ادھر کھینچی اُدھر تانی
تو ہے دیکھنے والا ہرے کرتار ساڑھی کا
ہوا ہے پانی پانی لاج سے ہر تار ساڑھی کا

دریودھن۔ دروپدی یہ آنسو نہیں وہی پانی کے چھینٹے ہیں۔ یا دھتے-

دروپدی کون ہے۔

دریودھن۔ جو تمہارے راج بھون کے اندر میرے جل میں گر پڑنے سے آئے تھے۔ سو

تیرے آنسو نہیں ارمان دریودھن کے نکلے ہیں
وہی چھینٹے ہیں پانی کے جو آنسو بن کے نکلے ہیں

اب رانی مہارانی ہوکر کھڑی سبھا میں ساڑھی اتروانی ہو۔ کیا اندھے کی اولاد کو اپنا جوبن دکھاتی ہے۔

دروپدی۔ نہیں پرمیشور۔ گھٹا کو ہٹاکر تیجسوی سورج کو پرکاشمان کرتا ہے۔ تاکہ کچھ تارے مند ہو جاویں۔ چمکتی ہوئی جوت کو دیکھکر الو کی آنکھیں بند ہو جائیں۔

دریودھن۔ وہ بچن یاد ہے دریودھن اندھا ہے اندھے کی اولاد ہے

دروپدی۔ ہاں ہاں! میں اب بھی کہتی ہوں کہ نہ تجھے اس روز نظر آیا تھا نہ آج نظر آتا ہے۔ اسی واسطے میرے ودہ ان آنسوؤں کو تو مدن کے چھینٹے بتاتا ہے۔

دریودھن۔ یہ وہ چھینٹے نہیں تو کیا ہیں۔

دروپدی۔ میرے نیتروں سے دیکھ میرا سارا شریر ایمان کی اگنی سے جل رہا ہے۔ روم روم سے شعلہ نکل رہا ہے۔ جسے دیکھ کر آنسو ساڑھی کو تر کرنے چلے آرہے ہیں آپ فنا ہوئے جارہے ہیں اور میری لاج بچا رہے ہیں۔

ایک یہ بھی ہیں کہ جن کا رحم میں ثانی نہیں
ایک تو بھی ہے کہ جسکی آنکھ میں پانی نہیں

دریودھن۔ پرنتو آنکھ میں جو پانی ہے یہ بھی گھڑی دو گھڑی کی مہمانی ہے۔

اوس ہے پتے کے اوپر دن چڑھے ڈھل جائیگی
جو بھی پانی ہے کی دھوپ سے جل جائیگی

یہ دوہائی اور یہ فریاد نشپھل جائے گی
جائے گی تو داسیوں ہیں سیس کے بن سلجائیگی
اب میری سیوا ہے تیرا کام ہے کندن بھرن
جھولنا سر پہ چنور میرے دبانا یہ چرن
دروپدی۔ یہ چرن۔ ارے یہ چرن تو ایک انسان کے چرن ہیں۔ گر میں اپنے
مہاراجہ کی آگیا پاؤنگی تو کتے کے بھی چرن دھو دھو کے پی جاؤنگی سے
وشو بھر کا دکھ جو آ ٹوٹے میری ذات پر
پھر بھی جتنا پریم ہے وہ کم نہ ہوگا تات پر
جیؤ ہے یا انگ ہے یا چیر ہے یا گھات پر
ہے میرا سب کچھ نچھاور پانڈو کی بات پر
غدر سوامی سے ستی کو کچھ نہیں سنسار میں
بیچ لیں چاہے کھڑی کر کے مجھے بازار میں
سبھا سد درباری۔ دھنیہ ہے دھنیہ ہے تیرے پتی برتا دھرم کو
دھنیہ ہے۔
دروپدی۔ میں راجہ دریودھن کے محل میں جھاڑو دینے کو تیار ہوں
دھوتیاں نچوڑونگی۔ جو سے بھی برتن دھونے سے منہ نہ موڑونگی مگر ایشور
کے لیئے اسکا کارن تو سمجھا دیا جاوے۔
دریودھن کارن یہی ہے کہ راجہ یدھشٹر نے اپنا تمام دھن جوئے
میں ہار کر چاروں بھائیوں کو لگایا پھر خود ہی داؤ پر لگایا۔ جب اپنے آپ کو
بھی ہار گئے تو تیری باری آئی اب یہ تیرا سوبھاگیہ ہے۔ کہ تو میری داسی کہلائی
دروپدی۔ اُنہوں نے پہلے اپنے آپ کو ہار کر مجھے ہارا۔ تو تم نے مجھے داسی
کے نام سے کیوں پکارا۔ بول۔ آئی بول۔ ایتاچار کے پکشپاتی بول۔ دھرم گھاتی
بول۔ اس سبھا میں بڑے بڑے دھرم گیانی شاستروں کے گیاتا بیٹھے ہیں مجھے

جواب دیں کہ یہ بات نیتی کے انوسار ہے۔ کیا ایک ہارے ہوئے شخص کو جو بالکل پرآدھین ہے کسی وستو کے ہارنے کا ادھکار ہے۔

(سب چپ بیٹھے رہتے ہیں مگر وکرن اٹھتا ہے)

وکرن۔ بڑے شوک کی بات ہے کہ دروپدی کا سوال ہر ایک بیشک سن رہا ہے اور کانوں پر اثر ہو رہا ہے۔ مگر یہ دھیان نہیں آتا۔ کہ اب چپ سے دھرم بیڑا پار کر رہا ہے

ارجن۔ اوسکے سمجھے۔ نبل پر بھاد بلوان ہے کا چکر تو پر دان ہے سے

بُری چینتا سے جسے نرکھ نہ سکے مہینش

آج سبھا میں کھینچت ہیں اُسی ستی کے کیش

وکرن۔ میں ہاتھ جوڑ کر نویدن کرتا ہوں۔ کہ یا تو دروپدی کے سوال کا جواب دیا جاوے یا اُسے داسی بنانے سے مکت کیا جاوے۔

(وقفہ لیتا ہے مگر سب چپ چاپ رہتے ہیں پھر بولتا ہے)

ہیں پھر وہی سناٹے کا سناٹا کیا آپ مہاشہ یہ جانتے ہیں۔ کہ بولے۔ اور دریودھن نے سہ کاٹ لیا۔ اچھا نہ بولو۔ کرودھ کے پتلے اور موہ کے اوتار کا بھے مان کر منہ نہ کھولو۔ مگر یہ انیائے نہیں سہ سکتا ستیتا کا پکش کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ دروپدی کسی طرح بھی دریودھن کی داسی نہیں ہو سکتی۔

دریودھن۔ کیوں نہیں ہو سکتی۔ بیوقوف کل گھاتی تجھے چھوٹا ہو کر بڑے بھائی کے سامنے بولتے شرم نہیں آتی۔

وکرن۔ شرم۔ شرم کیوں آوے۔ کیا میں کسی کے ساتھ جوا کھیلا ہوں کیا کسی کو فریب سے ہرایا ہے۔ کیا بھولے بھائیوں کو چھل سے چھلتا ہوں یا پرائی سمپت دیکھ کر جلتا ہوں۔

دریودھن۔ ارے داسی کو داسی نہیں ٹھہراتا۔ کیا ہی باتیں ہیں دو ٹکے کی

وکرن۔ پہلے آپ یہ تو بتلایئے۔ کہ دروپدی پانچوں بھائیوں کی استری ہے یا ایک کی

دریودھن۔ پانچوں کی!

وکرن۔ کون کہتا ہے پانچوں کی ہے؟

دریودھن۔ میں کہتا ہوں پانچوں کی۔

وکرن۔ اگر پانچوں کی استری ہے تو ایک بھائی اُسے داؤ پر لگانے کا ادھکاری نہیں۔

دریودھن۔ نہیں نہیں!! میں بھولا یہ پانچوں کی پران پیاری نہیں ہے ارجن نے اس کے سوئمبر میں مچھ کو نشانہ بنایا تھا اس واسطے مہاراجہ درپد نے پرتگیا کے انوسار ارجن ہی کے ساتھ ہی اس کا بواہ رچایا تھا۔

وکرن۔ تو ارجن بچارے کو ہارنے کا ادھکار ہی یدھشٹر کو کس پر کار ہوگا اگر کوئی بازاری جواری تمہارا راج تاکہیں ہار آئے تو کیا تمہیں راج دید ینا سویکار ہوگا۔

دریودھن۔ یہ بھی کوئی سوال ہے! جب پانچوں بھائیوں میں ایکتا ئی کمال ہے تو بیشک ارجن کا مال یدھشٹر کا مال ہے۔

وکرن۔ یہ بالکل اُلٹا اور خود غرض خیال ہے۔ مطلب کا گیان ہے ورنہ چھوٹے بھائی کی استری تو پتری کے سامان ہے۔ پتری پر پتا کی نہیں تپی کی ستا ہوتی ہے

دریودھن۔ یہ شکار کھیلا نہیں کچھ ٹٹی کی اوٹ\
چوسر کے میدان میں ماری ہے یہ گوٹ

وکرن۔ بڑا میدان مارا گوٹ چوسر پر اگر ماری\
اسی پر فتح کر دی آپ نے مردانگی ساری\
بہادر ویر کہلاتے ہو اس پر یہ ریاکاری\
چلاتے ہو کپٹ کے بان بنتے ہو دھنش دھاری\
اسی کو فتح کہتے ہو اسی کو جیت کہتے ہو\
جو کہتے ہو تم نیچے دھرم سے پریت کہتے ہو

دریودھن - لڑکوں کے منہ لگنا دانائی نہیں ہے بس وکرن آج سے میرا شترو ہے بھائی نہیں ہے -

وکرن - شترو ہی سہی میں ان دھمکیوں میں آنیوالا نہیں ہوں - اِن کرودھ کے دھکوں سے گھبرا کر ستیتا کے مارگ سے قدم ہٹانے والا نہیں ہوں ؎

کروں گا پکش نہ ہرگز میں ایسے وردھ گامی کا
تمہارا بھی کروں یا سب کروں لوگوں کے سوامی کا

دریودھن - (مارنے کے لئے اُٹھتا ہے مگر سب روکتے ہیں) ٹھہر تو بدزبان

درونا چاریہ - بس سادھواں اگر لڑکے پر ہاتھ اُٹھایا - تو یہ سمجھنا کہ گورو کا شستر کلیجے میں آیا -

دریودھن - (وکرن سے) بلی دان کے بکرے تو اس (دروپدی کیطرف ہاتھ کرتا ہے) حمایت کرتا ہے -

وکرن - میں تو نہیں پرنتو ایک گپت تیج جو جگت کا کرتا بھرتا ہرتا ہے وہی ہمیشہ پتی برتی ستی نیتریوں کی حمایت کرتا ہے ؎

نہ تم بھی شکھ سے بیٹھو گے دُکھا کر آتما اُسکا
ستی ہے دروپدی رکھشک ہی وہ پرماتما اُسکا

دروپدی ؎ دینا ناتھ انا تھ دُکھ ہرتا ڈپتی میری ہر و
گھبری ہے یہ ٹرا ح لاگے کیلا ہے کرشن کرپا کرو

دریودھن - میرا حکم اس بھری سبھا میں اسے ننگی کراتا ہے - پھر میں دیکھوں کہ پرماتما کس طرح دھوتیاں ساڑھیاں لیئے دوڑا آتا ہے -

دروپدی - دھاؤ دھاؤ ہے دُکھ بھنجن دھاؤ ہے جن رنجن دھاؤ ؎

کرشن مراری شنکٹ ہاری آپ کہاں ہیں شکھ پدھاریں
ٹیر بہی ہے ناتھ سبھا میں دُشٹ نہیں میرا چیر اُتاریں

دریودھن - اُتاریں اور ابھی اُتاریں (دوشاسن میرا اُتارنے کے لئے اُٹھتا ہے

دروپدی۔ خبردار کوئی میرے چیر کو اگر ہاتھ لگائیگا۔ تو یہ اگنی کنڈ جو نیائے کے لیئے دریا زمین سوگندھ کھانے کے کام آتا ہے میرا اوت بن جائیگا۔ ابھی اگنی دیو کو بلائیگا اور پون کے دوارا ترلوک کے سوامی تک تیرے اتیاچار کی خبر پہنچائے گا

دریودھن۔ کیا مجال کہ آج اگنی اور پون جیسے دوت تیرے کام آویں انکی کیا شکتی ہے جو میرے سامنے سر اُٹھاویں سے

میں اگر چاہوں بجھاؤں آگ کو کافور سے
باندھ کر ڈالوں پون کو رسیوں کے چور سے

(پھر دوشاسن اُٹھتا ہے)

دروپدی۔ دہائی دہائی انتریامی دہائی۔ گرُڑ گامی دہائی۔ تم نے ایک ہی لات میں یادوں کا اودھار کرنے کے لیئے دوارکا نگری کو بسایا پنچ گوپیوں کا مان بڑھایا کنس کو مار کر واسودیو اور دیوکی کو قید سے چھڑایا۔ اُن سنکٹوں کے آگے میرے سنکٹ کی بساط ہی کیا ہے تمہارے نزدیک یہ بات ہی کیا ہے۔ ناتھ ہے ناتھ س

گھٹاؤں میں مجھے ڈھک لو کہ پوری آس ہو جائے
مگر ایسا نہ ہو ساڑھی میری آکاش ہو جائے
نہ ہو یہ انگ بے پردہ بلا سے ناش ہو جائے
میرا ہی ناش ہو جائے جو عزت ناش ہو جائے
بھبک کر جل اٹھوں فوراً جو ننگا ہو بدن میرا
یہی بھومی چتا ہو اور یہی ساڑھی کفن میرا

دریودھن۔ اس بےعزتی سے بچنے کا کیول یہی اُپائے ہے کہ پانڈوں کو چھوڑ کر دریودھن کو ورے اور میری بائیں ران پر بیٹھ کر میرے سکھ سے آلنگن کو

بھیم سین۔ (غصے سے اُٹھتا ہے) ہو چانڈال میں سوگندھ کھاتا ہوں کہ میرے سامنے سے دروپدی کا آلنگن کرے گی۔ تیری بائیں ران پر میری گدا بیٹھیگی اور اگر ان بھومی یا یہ بات گفتگو کو گوفتے کی طرح سے توڑ دوں۔ اس بید

لہو کا گھونٹ پی کر نہ چھوڑ دوں تیری بائیں ران کو اپنی گدا سے نہ توڑ دوں تو پانڈو پتر نہ کہلاؤنگا۔ بھیم ٹونکے ہاتھ سے مروں اور اور مرنے پر بھی ادھم یونی نہ پاؤں

دریودھن۔ دیکھا جائیگا۔ دوشاسن ویر دیکھتا کیا ہے اوتار لے۔ چیر

دوشاسن دروپدی کا چیر پکڑ کر اتارنا چاہتا ہے ساتھ ہی

پٹا خہ پردہ کے ایک طرف سے پھٹتا ہے۔ لایٹ ہوتی ہے اور

چتر بیچ کرشن بھگوان ظاہر ہوتے ہیں۔ دروپدی کے چیر اُترتے

جاتے ہیں۔ مگر کرشن گنوں کے ذریعے زور سے ساڑھیاں

کھچتے جاتے ہیں۔ دروپدی پھرتی جاتی ہے مگر دوشاسن کے

بہت زور لگانے پر بھی ننگی نہیں ہوتی اسی موقعہ پر آہستہ آہستہ پردہ ہی گرتا

باب دوسرا

پردہ پہلا - پچھلا جنگل

[راجہ وراٹ کی فوج جس میں پانچوں پانڈو لکھمبیس بدلے ہوئے راجہ وراٹ کی فوج میں شریک دکھائی دینا]

فوج وراٹ - گانا

جگیو دہاؤ دیر نہ لگاؤ۔ بیتر چلاؤ مار دکاٹو کر ڈالو چور چور سو دشمن سب بھاگ جائینگے رن سے بے لاگ جائیں گے۔ گوؤں کو تیاگ جائینگے مرنا اک بار آخر کار ہے۔ یہ دہار لو شہرہ ہو دور دور۔

ماتا کے دودھ پینے سے کی رکھنی ہے لاج آج۔ رہنیں مرنا سمجھو جینا نر بے رہنا لڑکے مریں جو ہم نہیں ہے غم۔ ذرا بھی ملکر سب ایک بار۔ چلو چلو چلو چلو بڑھ جاؤ سو

(ورات کی فوج جاتی ہے اور دریودھن کے سیناپتی بمعہ چند افسروں کے آتے ہیں)

دریودھن کی فوج کے سیناپتی بمعہ دیگر افسروں کے

گانا

کہدو جوانوں سے کر ڈالیں بانوں سے پچے نشانوں سے لاشوں کے ڈھیر اور بہادری کا خیال۔ کھیلو نہ چال۔ جیتو کماں سے بھٹ تحت انگ کے سنگ بھنگ کو امر ہیں لیکھے نہ ہنس بان۔ ہو کے سادھو ہاں برس پڑ مادل سے لڑنا چاول سے نہ ہو گمبھیر گمبھیر دکھ

(درونا چاریہ بمعہ ونشو شرما دریودھن و دیگر سرداروں کے آنا)

درونا چاریہ۔ دریودھن نریش۔ ہم اس راجہ سوشرما کے بہکانے سے جو اس ورات نگر پر چڑھ آئے ہو یہ دوسری بھول ہے۔ یاد رکھو کہ چھاتی پر ترشول ہے

سوشرما۔ گورو مہاراج ورات کا سیناپتی کیچک تو مر گیا۔ اب یہ سمجھئے کہ ورات کے بل اور گھمنڈ کا دریا جو چڑھا ہوا تھا۔ بالکل اتر گیا۔

درونا چاریہ۔ آپ کی یہ دھارنی کھوٹی ہے جانچ ایک کیچک مر گیا ہوا اب میں اور پانچ پانچ۔

میں کیچک کے بل اور پراکرم کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ اسی واسطے نشچے مانتا ہوں کہ ضرور اُسے بھیم نے مارا ہے اور پانڈوں نے جوئے کی شرط کے انوسار تیرھواں سال گذارنا ہے۔ یہیں ورات نگر میں گذارا ہے۔

دریودھن۔ تو اس میں بھی ہمارا لابھ ہے۔ پانڈوں کو ہم دیکھ پائینگے۔ تو انہیں تیرہ برس کے لیئے بھجوائینگے۔

درونا چاریہ۔ اب وہ سماں گیا۔ ہاں تیرہ برس کے اندر اندر تمہیں نظر آتے تو بیشک شرط کے انوسار دوبارہ بن کو جاتے۔

سوشرما۔ اوہ۔ اب۔

درونا چاریہ۔ اب نہیں سے

بن میں کب سے ہو چکے تیرہ برس اخیر اب تو سانپ نکل گیا پیٹا کمر دگیر

دریودھن۔ تو بھی کیا جھگڑا ہے۔ جس طرح آپ حساب گنتے ہیں یہاں اس طرح کون گنتا ہے۔ بجاؤ بجاؤ شہنائی اور پل میں آرمبھ کر دو لڑائی۔

(پھر گانے جانے میں فوج جاتی ہے) (پردہ گرتا ہے)

باب دوسرا۔ پردہ دوسرا

میدان جنگ

(بگل بجتا ہے۔ اور لڑائی شروع ہوتی ہے مگر درونا چاریہ کہتا ہے)

درونا چاریہ۔ ٹھیرو ٹھیرو۔ وہ سنو اُدھر سے صلح کی آواز آئی۔

دریودھن۔ ضرور وراٹ ہماری شرن آئیگا اور اپنی تمام گود میں بیٹا دیکر جاویگا۔ (راجہ وراٹ بمعہ یدھشٹر کا کنک کے بھیس میں ہمراہ آنا)

وراٹ۔ کورویش۔ سنگرام سے پہلے میری دو باتیں سُنلو۔

دریودھن۔ کیا ہے!

وراٹ۔ ادھر دیکھ سہ

بان چمکتے ہے چلی ڈور پر تیار ہے

موٹھ پر یہ ہاتھ ہے اور ہاتھ میں تلوار ہے

جسے ہم میان میں بھی ڈال سکتے ہیں۔ اور باہر بھی نکال سکتے ہیں۔ بالو کے لئے یہ کھنگ بھی موجود ہیں (تیر کمان دکھاتا ہے) اور میدان جنگ بھی موجود ہے بولو کیا پسند ہے۔

قبضہ پہ ہاتھ اور تلوار ہے میاں میں بیٹھے ہے دلمیں خوف دلیری زبان پر
اگر میری مقابلہ کی تاب نہیں ہے تو صاف صاف کہکر میری سرن آؤ اپنی تمام گودہن
بھینٹ میں لاؤ اور اس کرناپوری کا تری کو دیہ اس کے شنڈوں میں نہ چھپاؤ
یدھشٹر۔ (بھیس بدلے ہوئے ہے) گئوؤں کا دودھ تو وہی پئے گا جسکے
بھاگیہ میں لکھے ہے۔ پرنتو مہاراج وراٹ چاہتے کہ نیا کارن گھور سنگرام مچانا
نردوش ویروں کا رودھر بہانا بڑا ہے اسلئے مہاپرودک ونڈ بیدھ کی ٹھہرائیں
اور دونو طرف کے ہزاروں پرانیوں پر مفت نہ کٹوائیں۔
(سوشرما اور دریودھن کا ناپھوسی کرتا ہے)
سوشرما۔ اجی دیکھنا تو سہی بڑھے کو ایک ہی پکڑ میں نیچے لاؤ نگا۔ جموک کہاں
دریودھن۔ اگر اندیدھ میں ہماری جیت ہوئی۔
وراٹ۔ تو تمام گوویں خوشی سے لیجاییے۔
یدھشٹر۔ پرنتو یہ دھیان رہے کہ اندیدھ دھرم کے انوسار ہوگا۔
دونوں لڑائیوں کی مدد کوئی نہ کرے اگر کیگا تو اسی پکش کی ہار سمجھی جائے گی
اور وہ ادھرمیوں میں شمار ہوگا۔
سوشرما۔ منظور ہے! منظور ہے!!
دریودھن۔ راجہ وراٹ کے ساتھ ترگرت دیش کے راجہ سوشرما کا اندیدھ
یدھ ہوگا۔
وراٹ۔ یدھ ہوگا اب ابھی آجائے میدان میں
فیصلہ ہو جائیگا سارا ابھی اک آن میں
(دونوں کی کشتی ہوتی ہے لڑا بجتا ہے اوپر نیچے ہوتے ہیں)
(وراٹ سوشرما کو گراتا ہے مگر دریودھن نہیں مانتا)
(اور اپنے ساتھیوں کو بھڑکاتا ہے)
دریودھن۔ دوشاسن۔ شکنی۔ کیا دیکھتے ہو ہاتھ بڑھاؤ سوشرما کی مدد

کرو اور وراٹ کو باندھ لیجاؤ۔

یدھشٹر۔ واہ ادہرمی یہ بے شرمی نرلج اُندیہ کا نیم توڑتا ہے۔ چھتریوں کا دھرم چھوڑتا ہے

دریودھن۔ یہ اُپدیش کسکو سُناتا ہے۔ بیوقوف ذرا ٹھہر تیری موت کا بھی وقت آتا ہے

(راجہ وراٹ کو باندھ کر لیجاتے ہیں اور یدھشٹر پر حملہ کرتے ہیں)

یدھشٹر۔ کھڑا ندرہ وشٹ (بھیم کو جو بھیس بدلے ہوئے ہے فرضی نام سے۔ پکارتا ہے) ولبھ ولبھ!! (بھیم آتا ہے)

بھیم۔ مہاراج آگیا!

یدھشٹر۔ مہاراج وراٹ پکڑے گئے ادہرمیوں کے جال میں جکڑے گئے جس طرح بنے چھڑا لاؤ۔ جاؤ!

بھیم۔ جو آگیا! (بھیم غصہ میں درخت اوکھاڑتا ہے)

یدھشٹر۔ دیکھ! کیا غضب کرتا ہے ایسے امانش کرم سے لوگ پہچان لینگے کہ یہ بھیم سین ہے۔

بھیم۔ مہاراج یہ کوئی پربت نہیں ہے چھوٹا سا نیم ہے۔

یدھشٹر۔ نہیں بھیو کوئی ہتھیار لیکر جاؤ (جاتا ہے) (سپاہی آتے ہیں)

سپاہی۔ دیکھو مہاراج کوروں کے راجہ دریودھن نے اُس مورچہ کو خالی پاکر وہاں جا گھیرا۔ راجہ اُتر اکیلے ہی یدھ کر رہے ہیں

یدھشٹر۔ اور کوئی ساتھ نہیں؟

سپاہی۔ کیوں برہنلا ساتھی ہے!

یدھشٹر۔ تو بس کافی ہے۔

(بھیم سین راجہ وراٹ کو کوروں سے چھڑا کر کاندھے پر اٹھا کر لاتا ہے اور ایک ہی ہاتھ سے دشمنوں کو لڑتا دکھائی دیتا ہے راجہ وراٹ کو یدھشٹر کے پاس چھوڑتا ہے اور [illegible])

راجہ وراٹ۔ ہے ایشور کنک اور ولبھ کا اوپکار ماننے کی شکتی میری

بھیشما کو پروان کر۔

یدھشٹر۔ نریند راچھننا نہ کر سب دیکھا جائیگا سنگرام کا پت ہونے پر
(بھیم سین سوشرما کو پکڑ کر لاتا ہے)

بھیم۔ کنک مہاراج آگیا کرو اس کا کیا کروں۔

یدھشٹر۔ اسے چھوڑ دے!

بھیم۔ چھوڑ دوں چھوڑ دوں یا گھونسہ مار کر اس کا سر پھوڑ دوں یا کھڑک سے کلیجہ توڑ دوں

کھڑک کا تلوار کا یا بان کا مارا ہوُا
جائے گا بیکنٹھ کو میدان کا مارا ہوُا
مارنا ہے جیتے جی تو چھوڑ دے احسان کو
آپ ہی مر جائیگا احسان کا مارا ہوُا (چھوڑ دیتا ہے)
(اور سپاہی آتے ہیں)

سپاہی۔ مہاراج کا بول بالا ہو

راجہ وراٹ۔ کیا خبر لائے!

سپاہی۔ راج کمار اُترنے کوروں کو پراست کیا اور اپنی گوؤں کو چھڑا لیا ہے۔

راجہ وراٹ وہ کہاں ہے۔

سپاہی۔ ابھی ہی برہنڈی سارتھی کے ساتھ کشل پور وک آنیوالے ہیں

راجہ وراٹ۔ اوپکار پر ماتما تیرا اوپکار (راج کمار اُتر بمعہ برہنڈا سارتھی ویغیرہ کے آتا ہے)

اُوتر۔ پرنام پتاجی مہاراج!

راجہ وراٹ۔ اوچرجیوی ہو میرے پران پیارے چرنجیو ہو۔

اُوتر۔ کنک مہاراج کے چرنوں کا نمسکار

یدھشٹر۔ آیوشمان ہو راج کمار!

راجہ وراٹ بیٹا تونے کوروں کی سینا کو بھگایا - اپنی گوؤں کو چھڑایا - میں اس فتح پہ اپنا ہرکھ اور اوستاہ بڑھائے بغیر نہیں رہ سکتا اور تجھے چھاتی سے لگائے بغیر نہیں رہ سکتا - (اتر کو چھاتی سے لگاتا ہے)

اُتر - پرنتو پتا جی میدان جنگ میں فتح پانا گوؤں کو واپس لانا - دشمنوں کو بھگانا یہ کام تیرا نہیں ہے ؟ وراٹ - یہ کام تیرا نہیں اُتر - جی نہیں !

وراٹ - تو پھر کس کا ہے -

اُتر - ایک دیو کمار کا

وراٹ - دیو کمار کا ؟

اتر - جی ہاں ؟

راجہ وراٹ - تو وہ مہابا ہو دیو کمار کہاں میں اُس کا درشن کرنا چاہتا ہوں اور اُس کا پوجن کرنا چاہتا ہوں -

اوتر - اوسکے درشن کی چاہ دلمیں ہے اوسکے پوجن کا اوستا دلمیں ہے تو پھر کیا دیر ہے ادہر دیکھئے وہ دیو کمار یہی (برہنڈا کیطرف اشارہ کرتا ہے) برہنڈا ہے (برہنڈا جو اصل میں ارجن ہوتا ہے -

وراٹ - ہیں ! برہنڈا دیکھ کر چونکر اور جھماڑ تو دگے یہ لے شرونکا انسکار -

اوتر - نہ اس گھمبیر کو پوچھیں تو گھمبیر گن ہے جسے برہنڈا سمجھے ہوئے ہیں ویرارجن ہے

وراٹ - ویرارجن !

ہاں پتا جی ! ویرارجن ! ! اس وراٹ دیش کا سو بھاگیہ اور ہمارے ڈیوڑھی کی خوش نصیبی ہے کہ کنک کے نام سے مہاراج یدھشٹر - ولبھ کے نام سے گدا دھاری - بھیم سین - برہنڈا کے نام سے دیوا رجن تنت پال اور کے نام سے نکل اور سہدیو اور سیرندھری کے نام سے مہارانی دروپدی ہمارے ہاں نواس کر رہے ہیں -

وراٹ - اوپکار تیرا پرہ نما اوپکار - میں تم سب بھائیوں سے چھما چاہتا ہوں

اس گپت روپ میں جو انادر مجھ سے ہوا ہو وہ معاف کیجئے۔

یدھشٹر اس کا سندیھ نہ کرو۔

ارجن سے دیا ہو کیچ میں موتی تو کوئی سرچڑھاتا ہے
کنوویں میں پڑے گنگا جل کہیں سنمان پاتا ہے

اوتر میری رائے ہے کہ دریودھن کے پاس سندیسہ بھیجا جاوے کہ وہ نیم اور نیتی کے انوسار پانڈووں کا راج پانڈووں کے حوالے کرے۔

وراٹ تو یہ سندیسہ لیجانے کے یوگیہ کون ہیں۔

اوتر راج دربار اور سبھاؤں میں نیتی پورک بولنے والے پیشانی پر پڑی ہوئی چینوں کا ارتھ کھولنے والے ہت ان ہت کے ٹٹولنے والے ہر ایک طرح کے ہوشیار دونوں کے رشتہ دار شری کرشن مہاراج ہیں۔ اُنہیں کو بھیجنا چاہیئے۔

وراٹ بہت ٹھیک۔ دنے پورک نویدن کر کے اُنہیں بھیجیں گے +

گانا

راج نیتی میں سجان گیان کھان بھگوان سارے گنوں کے ندھان کرشن مہاراج ہیں
کرینگے نہ پکشات دن کی نہ ہوگی رات سوچکے کہیں گے بات ملایم مزاج ہیں دیودھن
ادھرمی ہے نیت بھی ہے خراب مترسب پرنچی ایں ساتھی وگا باج ہیں مانوہے انتھاہ
نیر دایں بھنور گمبھیر پہنچا جو چاہو تیر کرشن ہی جہاج ہیں جے اپڑت یگ ہیں ونکا
بجت جگ میں۔ سرپر نرکہ مکٹ دُشٹ جن ڈرت سب ہے کردا رنج ارجن
کو پنتر ایک کھیں ان کو۔ دیودھن ہٹ دے رکھ کر دھرم شرم (سب جاتے ہیں)

(پردہ گرتا ہے)

باب دوسرا پردہ تیسرا

سین

(دو ساد ھو بھجن گاتے ہیں اور چند لوگوں کا دکھائی دینا)

دونو سادھو۔ گانا

پھونک پھونک کر پگ دھر گمگ میں لاگ نہ جائے سول کہیں پگ میں۔
پانچ ٹھگوں کا ساتھ چھوڑ دے۔ ان کا اپنا سمجھ نہ جگ میں۔ پھونک نظر بچھٹ
ری دھن ہر لیگے۔ کپٹ بھرا ہے ان کی رگ رگ میں۔ پھونک۔

ایک سادھو (شہری سے) کیوں ہری جن اس نگر میں کوئی نندا نام کا نائی ہے
شہری ہاں مہاراج اُس نے سادھو سیوا کے کارن بڑی شہرت پائی ہے
دوسرا سادھو اس کا مکان کہاں ہے۔
شہری۔ مکان تو پاس ہی ہے پرنتو وہ راجہ دریودھن کی یگ سیوا کرنے جایا
کرتا ہے۔ شائد اب بھی وہیں گیا ہو۔ آپ کا اس سے کیا کام!
پہلا سادھو کام ارے بچہ سادھوں کو گرہستیوں سے کیا کام ہوتا ہے یہی
کہ اُن کو ست اُپدیش کرنا اور بھکشا کرکے پیٹ پالنا۔
شہری۔ تو سوامی آپ کے بھوجن کا پربندھ تو راجہ دریودھن کے ہاں بہت
اُتمتائی سے ہو سکتا ہے۔
دوسرا سادھو دریودھن کے ہاں! نارائن نارائن!!
پہلا سادھو بچہ ایسی بھکشا رنگے گیدڑ دیں او پیٹ کے کتوں کو یوگ ہے

سادھو ایسی بھیک سے نہوت کبھی پرسن
بدھی بھرشٹ کر دیت ہے انیائی کا ان!

دوسرا سادھو نندا ایک نائی ہے پرنتو کرشن بھگوان کی بھگتی اسکے روم روم
میں سمائی ہے
پہلا سادھو دانی کو چاہیئے کہ پاتر کو دیکھ کر دان کرے اور بھکشک کو چاہیئے
کہ بھوجن۔ پہلے داتا سجن ہے یا درجن اسکی پہچان کرے
شہری لیجئے مہاراج نندا نائی سے ادھر آ رہا ہے۔ (نندا آتا ہے)
نندا۔ ہرے کرشن ہرے کرشن! ہرے کرشن ہرے کرشن!!

شہری - ارے بھئی نند بھگت!

نندا - مہاراج بھجا کی چنتا برتی رہے۔ دو دھوں نہاؤ پتروں پھلو - رادھا کرشن رادھا کرشن!!

شہری - یہ سادھو منڈل تجھے پوچھتا پوچھتا یہاں آ پہنچا ہے!

نندا - مجھے پوچھتے پوچھتا - آہو بھاگیہ! اہو بھاگیہ - پائے لاگوں مہاراج -

(ڈنڈوت کرتا ہے)

پہلا سادھو - چرنجیو ہو! کلیان ہو!!

دوسرا سادھو - مہاراج اس شودر شریر کے بھی آ گیا -

پہلا - آگیا آگیا کیا - اتنی دیر بھوجن کی اچھا ہے۔ جگت راجیہ -

نندا - کوپہ بھی کیجیئے بھگوان پدھاریئے جو کچھ جوار کے ٹکڑے سیوک کے گھر میں موجود ہیں - وہ آپ ہی کے ہیں اور آپ ہی کے ہیں آپ ہی کی کرپا سے آئے ہوئے

(شہری جاتا ہے)

مگر تم کہاں جا رہے تھے اپنا کام کر آؤ -

نندا - دیا ندھان میں مہاراجہ دریودھن کی چرن سیوا کو نیتہ نیم کے انوسار جا رہا ہوں - وہاں ذرا دیر سے جاؤنگا؛

پہلا سادھو - وہ ناراض تو نہ ہونگے -

نندا - ناراض ہونگے تو کیا ہوا میں سہن کرونگا -

دوسرا سادھو نہیں نہیں تمہیں دکھ میں ڈالکر ہم اپنے سکھ کی چیشٹا نہیں کرتے اس لیئے تم جاؤ ہم کہیں اور مانگ کھائیں گے راجہ دریودھن کرودھی راجہ ہے وہ تم سے اپرسن ہو جائینگے ٭

نندا - مجھے نہیں بھگوان کچھ کہنے نہیں - وہ اپرسن ہو جائینگے تو میرے اس لوگ کے سکھ کو چھین لینگے پرنتو آپ اپرسن ہونگے تو پرلوک کے انند سکھ ہاتھ سے چھن جائینگے ۔

کہاں سادھو سیوا پربھو کہاں راج سنمان
گنگا جل کو چھوڑ کر جاؤں تال لاب نہان
پہلا سادھو سیوا کر دو جی راجہ کا جسے ہوا نہیں کچھ دھیان
پیچھے ہے آتا بھگتی سے بلوان

نندا۔ مہاراج آپ تو میرا نجھ نام پوچھتے پوچھتے آئیں اور میں آپ کے ان چرنوں کو جنکے درشن ماتر سے اکھنڈ تپ کا پھل پراپت ہوتا ہے چھوڑ کر چلا جاؤں تو مجھ سا ابھاگی کون ہے ؎

پرمیشور مہر دوا نیز اور تیرتھ راج جیسے سادھوؤں کے سدا پیچھے پیچھے آتے ہیں کام کرودھ لوبھ مد موہ یہ پانچوں وکار پاؤں کی انگلیوں کے نیچے دب جاتے ہیں سادھوؤں کے چرنوں کو سری کرشن مہاراج بھی سیس پر چڑھاتے ہیں نیتر سے لگاتے ہیں اتنا ہی نہیں کنتو اتنا سکھ پاتے ہیں چوم کے انگوٹھا بانوبانسری بجاتے ہیں
دھنیہ ہے بھگت راج دھنیہ ہے ؎

ایسی ہی بھگتی ماتے تمہاہیں اور یوگ
بھوسی بھی ہوگی اس بھاؤ سے موہن بھوگ
نندا سیوک کی جھونپڑی کو پوتر کیجئے۔
اچھا پدھاریئے (تینوں جاتے ہیں)

(نندا سادھوں کو لیکر جاتا ہے اور کرشن مہاراج نندا نائی کے بھیس میں آتے ہیں)

کرشن۔ جاؤ بھگت راج نشچنت ہو کر گھر کو واپس جاؤ اور سادھوؤں کو بھوجن کھلاؤ۔ انکی سیوا کرو۔ اور دشٹ دریودھن کے کرودھ سے ذرا نہ ڈرو میں تمہاری بھگتی سے لاچار ہوں تم میرے پریم میں سادھو کی سیوا کرو اور میں تمہارے بھیس میں ہو کر ایک دشٹ کی بھی سیوا کرنے کو تیار ہوں۔ پانڈو کے پیغام کو پیچھے پہنچاؤں گا پہلے اس روپ سے دریودھن کے چرن دباؤنگا اور بھگت کو اس کے کرودھ سے بچاؤنگا ؎

یہ تو نائی ہے اگر بننا پڑے جنگی تجھے !!
تو بھی کچھ گنتی نہیں یہ بات بے ڈھنگی تجھے !

(جاتے ہیں) (پردہ گرتا ہے)

باب دوسرا پردہ چوتھا

آرام گاہ

(دریودھن کا اونگھتے ہوئے دکھائی دینا اور کرشن مہاراج کا نند لالی کے روپ میں آنا)

کرشن — یہ بھگتوں نے ڈالا ہے پاؤں میں پھندا
لیا ہے جو بہو روپیوں کا سا دھندا
بچانا جو بھگتوں کو الزام سے ہے
نہ بچا کسی روپ یا نام سے ہے

دریودھن کے پیچھے کھڑا ہو کر سر میں تیل لگاتا ہے اور دریودھن کی نیند کھلجاتی ہے

کرشن جی مہاراج ۔ (کرشن جی پاؤں دباتے ہیں اور دریودھن پھر سوجاتا ہے)

گانا — بھگت کے بس میں ہیں بھگوان بس ہیں
کپٹ بنا چھلیا اُسے گھیرا۔ بس ہیں
تھائی تھا جو لک سنا۔ اس ادہم کا پایا بدنا۔ کیا چلتا بند ادھند انڈر نو
بھی نڈر تو بھی نندا۔ نادان۔ بس ہیں۔

(دریودھن آنکھیں ملتا ہے)

دریودھن ۔ اچھا جاؤ! اور کل ذرا سویرے آؤ۔

کرشن — اب مجھے اس روپ سے اس نام سے سنتوش ہے
بھگت نربھے ہو گیا اور کرودھ بھی خاموش ہے
روپ کے یا نام کے بندھن سے جو آزاد ہو

حاتی بننے سے جلاوہ کس طرح ناشاد ہو

(کرشن جی جاتے ہیں نند آتا ہے)

نند ا۔ (ہاتھ جوڑ کر جلدی سے گھبراتا ہوا کہتا ہے) چھما مہاراج چھما پس اب کی بار چھما۔ پھر کبھی ایسا نہیں کرونگا میں وننڈ کے یوگیہ ہوں مجھ سے خطا ہوئی چوک ہوئی معاف کیجئے (قدموں پر گر کر ناک رگڑتا ہے)

دریودھن۔ ہیں ہیں! کیا ہے۔ نند کیا ہے۔

نند ا۔ ان داتا میں سوگند کھاتا ہوں کہیں آس کے ارکا بھول نہیں گیا۔

دریودھن۔ پرنتو؟

نند ا۔ سادھوؤں کی سیوا میں؟

دریودھن۔ سادھوؤں کی سیوا میں؟

نند ا۔ ہاں مہاراج! سادھوؤں کی سیوا میں دیر ہو گئی۔

دریودھن۔ کیسی دیر کیسی دیر ہو گئی؟

نند ا۔ مجھے دیر ہو گئی

دریودھن۔ تو کیا بکتا ہے۔

نند ا۔ مہاراج اگر جھوٹ کہتا ہوں تو میری سیوا نشپھل ہو جاوے

دریودھن۔ ارے نند تو پاگل تو نہیں ہو گیا۔ ارے تو تو ابھی میرے پاؤں دبا کر سر میں تیل لگا کر گیا ہے۔ یہ کیا خبط سما یا کرنت لوٹ آیا۔

نند ا۔ میں نہیں مہاراج آپ کرودھ سے مجھے دھمکاتے ہیں۔ میری خطا کو الٹا کر سمجھاتے ہیں۔

دریودھن۔ نہیں نہیں یہ دیکھ میرے بالوں میں تازہ چکنائی ہے یہ

نند ا۔ مہاراج کیا یہ پہلے ہی لگائی ہے۔

دریودھن۔ تو نے ہی لگائی ہے

نندا۔ آج ہی؟

دریودھن۔ آج کیا ابھی!

نندا۔ اور پاؤں بھی میں نے دبائے

دریودھن۔ ہاں ہاں! تو نے

نندا۔ اسی روپ سے؟

دریودھن۔ اسی سے نہیں تو اور کسی روپ سے۔

نندا۔ یہی صورت؟

دریودھن۔ یہی صورت یہی مورت یہی سب کچھ

نندا۔ (ہنستا ہے اچھلتا ہے) بس بس مہاراج آپ تھیلے کو دبئے لگن لگن آنند ہو جئے۔ خزانوں کے دروازے کھلوائیے۔ سادھو ونکو بلوائیے بھوجن کرائیے۔ آنند سماگم بھجن کرائیے +

دریودھن۔ ارے دیوانے آخر ہوا کیا؟

نندا۔ آپ بڑے بھاگیہ شالی ہیں۔

دریودھن۔ نندا تو بالکل پاگل ہو گیا۔ ارے کوئی ہے (سیوک آتا ہے)

سیوک۔ مہاراج آ گیا +

دریودھن۔ جاؤ اور جا کر دوشاسن اور شکنی کو بلاؤ اُن سے بولو۔ نندا اناڑی دیوانہ ہو گیا ہے۔ جلد جاؤ (سیوک جاتا ہے)

نندا۔ سوامی آپ یوگی ہیں۔ آپ جتی ہیں آپ رشی ہیں آپ منی ہیں ڈنڈوت بھگوان ڈنڈوت (پاؤں پر گرتا ہے)

جن چرنوں کو سناکنندن بھ ماتما نے سپرش کیا ہے اُنکی دھوڑ مجھے نیتروں سے لگانے دیجئے +

دریودھن۔ آخر اس کا کارن؟

نندا۔ شنکر سے سواجب جنارن وچیان دہم ٹہار ہو ہیں

جاکے تلاش ہیں ڈولت ہیں بنی جاہت یوگی سمادھ لگادیں
سبس منڈاوت کیس بھراوت دیہہ گلاوت جادہ نہ پادیں
ناہ سیودھن یوں نرکھیں پہ ہونائی ہیں اور پاؤں وجاویں
بولو کرشن چندر مہاراج کی جے۔ ہرے کرشن ہرے کرشن !!

دریودھن۔ پکڑو بچارے غریب کو۔

نندا۔ ہوگیا بس آپ کو درشن ہوگیا

دریودھن۔ درشن ہوگیا ؟

نندا۔ کرشن کو کرشن روپ ہیں تو زمانے نے دیکھا ہے اور بچہ بچہ دیکھتا ہے پر تو آپ نے چمتکار کے بھیس دیکھا تو بس ساکشات درشن ہوگیا۔

دریودھن۔ کس کا درشن ؟

نندا۔ جس کا رچا ہوا یہ سنسار ہے۔

دریودھن۔ کیا بکتا ہے ناداں۔

نندا۔ ہاں ہاں مہاراج مجھے سادھو سیوا ہیں روکا ہوا۔ جانگر میرے میرے آگئے میرے کرشن بھگوان۔

دریودھن۔ کرشن بھگوان! ارے مورکھ کرشن سرشٹی کرتا ہے یا ایک معمولی انسان!

نندا۔ راجن کیشی اور چانور جیسے پہلوانوں کو ہنستے ہنستے مار ڈالنا۔ پوتنا راکھشی کا ہستنوں کی راہ دم نکالنا۔ کنس جیسے دشٹ کو مارنا۔ بانا یا کاسر کو سہارنا کیا معمولی انسان کا کام ہے۔

دریودھن۔ اوہو تو تو پکا ویدانتی ہے۔ کون کہتا ہے کہ نندا جاہل ہے یہ تو مورکھ وہ میری اگیا بغیر یہاں آکیونکر سکتا ہے۔

نندا۔ ان کو اگیا کی کیا ضرورت ہے۔ سے

وہ تو ہر دم ہر گھڑی ہر وقت پاس رہتا ہے

پاس گیا ایک پرمانو ہیں نواس رہتا ہے

دریودھن۔ ارے ناشک نیتر ایک سادھارن منشیہ کو ایشور بنانا چاہتا ہے کیا ابھی میرے ہاتھوں جم لوک جانا چاہتا ہے۔

نندا۔ شریان جس نے شنکھ چکر گدا پدم چھوڑ کر نندا نائی کا روپ بنایا اور مجھے آپ کے کرودھ سے بچایا۔ کیا وہ اسے نہ بچائیگا۔ میری شردھا میری بھگتی پریت اگر سچی ہے تو وہ مجھ کے گمراہ سے چھوڑانے والا۔ دروپدی کے چیر بڑھانیوالا ننگے پاؤں دوڑتا آئیگا۔

دریودھن۔ ارے دیوانے بکواسی زبان روک کیونکر تجھے پردہ کرنے میں کبھی میرے شستر و بیچ شوبھا نہیں ہے ؎

کیوں میری تلوار سے کہتا ہے چل اور وار کر
خوش نہ ہوگا شستر میرا ایک مچھر مار کر

نندا ؎

میرے سر تک آئیگا ہتھیار جتنی دیر میں
لاکھ ڈھالیں بنا سکتا ہے وہ اتنی دیر میں

دریودھن۔ دو شاسن اٹھاؤ گدا اور مار کر پاپی کا کچومر دے بنا (دوشاسن مارنا چاہتا ہے اور اُدھر وشنو کے گن پشپ بمان لیکر اترتے ہیں اور دوشاسن کو روکتے ہیں)

گن۔ سادھو ہاں۔ کہیں ہاتھ چھوڑ کر بجت نہ ہونا (نندا) اٹھو بھگت راج چلو وشنولوک کی شوبھا بڑھاؤ آؤ بمان پر وراج جاؤ۔

نندا۔ (اچھلتا ہے) بولو سری کرشن مہاراج کی جے۔

(نندا اداہ کرشن۔ ہرے کرشن کہتا ہوا بمان میں بیٹھتا ہے۔ اور گن بمان لیکر اڑ جاتے ہیں)

دریودھن۔ شوک سوا شوک۔ ذرا سی بھگتی اور وشنو لوک۔

شکنی۔ مہاراج وہ بھی بے ذرک ٹوک

دوشاسن۔ یہ بھی تو نہ دیکھا کہ ایک شودر سے تیج نالی ہے۔
شکنی۔ اس پر بھی سنسار کہتا ہے کہ پرماتما نیالی ہے۔
دوشاسن۔ تو پانڈوں سے پہلے کرشن ہی کو ٹھکانے لگانا چاہیئے۔
(ایک ڈیوڑھی وان آتا ہے۔)
دربان۔ نرناتھ۔ شری کرشن جی مہاراج وراٹ نگر سے پدھارے ہیں۔
دریودھن۔ آنے دو۔ یہ من مانگی مراد ملی
شکنی۔ میری رائے ہے کہ آج اس کھٹکتے ہوئے کانٹے کو بھی تم سے نکالدو اگر آپ کے خلاف آدھی بات بھی کہے تو باندھ کے ڈالدو۔
دریودھن۔ دیکھا جائیگا۔ تم جاؤ (شکنی جاتا ہے، اور شری کرشن مہاراج جی آتے ہیں)
کرشن۔ کہیئے سیودھن تربش کشل ہو۔
دریودھن۔ بیٹھو۔
کرشن۔ (الگ ہوکر) بیبھتا کا پہلا دکھاوا (ظاہری) آپکے پتا اور پریوار میں تو کشل ہے؟
دریودھن۔ تم کہاں سے آرہے ہو؟
کرشن۔ (الگ ہوکر) سے
جوش غضب میں دیکھئے خوبی بیاں کی ؎ پوچھی زمین کی تو کہی آسمان کی ؎
(ظاہری) میں وراٹ نگر سے آرہا ہوں۔
دریودھن۔ اوں ہوں تو کیا تم وہی تھے؟
کرشن۔ نہیں میرا یہ دُربھاگیہ ہے کہ تمہارا وراٹ کی ایک لاکھ گوئیں ہرکر پھر اودار تاپورک تیاگنا۔ اکیلے ارجن کے سامنے سے اسے بچا کر بھاگنا۔ میرے دیکھنے میں نہ آیا اور اُنہوں نے سنگرام سماپتی کے بعد مجھے بلایا۔
دریودھن۔ کیوں

کرشن - تمہارے پاس بھیجنے کے لیئے

دریودھن - مجھ سے کیا کام ہے -

کرشن - دہرم راج یدھشٹر کی اچھا ہے کہ بھائیوں بھائیوں میں سندھی ہوجائے تو اچھا ہے!

دریودہن - بھائی - کون بھائی - کیسا بھائی - کس کا بھائی؟

کرشن - استو - جو کچھ ہو پرنتو وہ کہتے ہیں کہ تیرہ برس بن بیں اور گمنامی کی شرط کب کی پوری ہوچکی -

دریودہن - پوری ہوچکی تو تیرہ برس بن بیں اور گمنامی - کیونکہ ہم نے انہیں مدت کے اندر پہچان لیا -

کرشن - کب پہچان لیا؟

دریودھن - اس سے کیا مطلب بس کہدیا کہ پہچان لیا؟

کرشن - تم نے کہدیا اور دوسروں نے مان لیا -

دریودھن - پہلے تو تم اپنی پلاری جتاؤ - پھر کوئی بات کرنا پتر لاؤ - تم پرتی پکشی ہو یا دوت - کیا ہو -

کرشن - میں کچھ بھی نہیں اور سب کچھ ہوں - پرنتو اس سمے ایک دوت کے سمان ہوں اس لیئے . . . (بات کاٹتا ہے)

دریودھن - کیا کہنا چاہتے ہو -؟

کرشن - بس یہی کہ جب تک گانڈیو دھنش ارجن کے ہاتھ میں آئے جب تک بھیم اپنی گدا اٹھائے جب تک نکل اور سہدیو کے ہاتھ اپنے اپنے بھالو پر نہیں جب تک راجہ ورائٹ اور راجہ درویدا اور سہاں راجکمار اونرا انکے ونچے تلوار اور ڈھالو پر نہیں اس سے پہلے پہلے صلح کرلو -

دریودھن - یہ سب باتیں دوت پد کی مریادا سے باہر ہیں تم ہمیں سندیسہ نہیں پہونچا تو ہے کہ آپ [illegible]

کرشن۔ پرنتو شوک ہے کہ تم اُپدیش کے پاتر بھی نہیں ہو راج نیتی کا اُلنگھن کرکے دوت کا اپمان کرتے ہو۔ یہ ادھرم ہے میں بات کہتا ہوں اور تم متمند ہو کر مجھ کو کچھ اُتر دیتے ہو شرم ہے۔

دریودھن۔ سندیسہ کے اوپرانت بولنا یہ ادھوتوں کا کام ہے؟

کرشن۔ راج نیتی کے توڑنے والے کے سامنے مریادا میں رہنا یہ موڑکھ دوتوں کا کام ہے۔

دریودھن۔ ایسے دوتوں کا انعام ہمیشہ اپمان ہے۔

کرشن۔ راون کی سبھا میں جو انگد دوت کا اپمان ہوا تھا کچھ اس کا بھی دھیان ہے

دریودھن۔ ہر ایک دوت انگد نہیں ہو سکتا ہے

کرشن۔ اس لیئے میں دوت پد کو چھوڑ کر تمہیں اُپدیش کرتا ہوں کہ شکنی اور دوشاسن جیسے خوشامدیوں اور پرپنچیوں کا وشواش نہ کرو۔ ان کاٹھ کی تلواروں سے میدان جیتنے کی آشا نہ کرو۔

دریودھن۔ کاٹھ کی تلواریں بھول ہے بالکل بھول ہے

یہ تلواریں نہیں ہیں کاٹھ کی فولاد کے ٹکڑے + اُڑا دینگے کسی دن پانڈوؤں کی اولاد کے ٹکڑے

کرشن۔ اُڑا دینگے بھلا کیا خاک یہ فولاد کے ٹکڑے
دکھاتے ہیں فقط جی ہاں مجا ارشاد کے ٹکڑے

بس بس مِتّھیا ابھمان کو چھوڑ کر ایشور سے پرارتھنا کرو جس سے تم پرنام کرنے سر جھکائے راجہ یدھشٹر کے سامنے جاؤ وہ راج کنج اپنے دونوں ہاتھوں تمہیں ... گرہن کرے۔

دریودھن۔ میں سر جھکائے ہوئے جاؤں کس کے آگے۔ یہ عشرت کر آگرہ
شہباز بھی جھکتے ہیں کہیں چیل کے آگے
شکرہ کوئی عاجز ہوا ابابیل کے آگے
دریا کبھی ... ... جھیل کے آگے

جھپیگا نہ سورج کبھی قندیل کے آگے

مطلب کو بنے بھائی بتا میں نکالے

وہ تل یہ نہیں جن سے کوئی تیل نکالے

کرشن - کورو ونش کے کلنگت چندر مان - کیوں مصیبت کو مہمان بلاتا ہے کیوں بیاج کے لوبھ میں سول بھی گنواتا ہے - جس شریر کو سکھ پہونچانے کے لیئے پرایا راج بھی دبایا - کہیں وہ شریر اور راج دونوں ہی ہاتھ سے نہ جاتے رہیں

دریودھن اس اپدیش کو اپنے پیتامبر میں باندھ رکھو گو بیوں سے بھیک مانگنے کے کام آئے گا +

کرشن ۔ سوہ پھولے پھلے نہ بینت یدپی برسے سدا جل

مورکھ ہردے نہ چیت جو گرو ملے برہمہ سم

سیودھن ابھی تمہارے ماتا پتا جیتے ہیں - انہیں پتر شوک میں گھلانے کا اپائے نہ نکالو کلیان اسی میں ہے پانڈوں کا حصہ دے ڈالو -

دریودھن ایک باریک سوئی کی نوک جتنی زمین چھید سکتی ہے اتنی انکے لیئے بھی خالی نہیں ہے - جتنی پرتھوی پر وہ پاؤں رکھ کر کھڑے ہیں کچھ روز میں وہ بھی ملنے والی نہیں ہے -

کرشن اس کا انجام؟ **دریودھن** بس سنگرام

کرشن - تو میں کیا اسی طرح جاکر کہدوں -

دریودھن - جاکر کہنے کو بھول جاؤ اور جب تک پانڈوں اور نکے حمایتی یمپوری نہ پہونچ لیں - تم ہمارے قید خانہ کی ہوا کھاؤ -

دریودھن کرشن کو پکڑتا ہے مگر پردہ پھٹتا ہے اور گس گھومتے ہیں جن میں کئی کرشن پرگٹ ہوتے ہیں - کرشن مہاراج جانتے ہیں - دریودھن حیران ہوتا ہے پردہ گرتا ہے -

باب دوسرا۔ پردہ پانچواں

اگلا جنگل

(دروپدی فکرمندی گاتی دکھائی دیتی ہے)

دروپدی گاتا۔ آئے سمرے ناہیں پران دھنی۔ کچھ نہ پار بسائے ترنڈ منڈ بچھات دھرنی پہ ہائے۔ لاکھن پودھا اب تک کٹ گئے باقی رہے نیتو۔

بیاکل پران ہیں ہمرے کیسی آن بنی۔ آئے سمرے

مل رہی ہے کاٹ پر داداکی تیغ آبدار
کٹ گئے ایک ایک دن میں یودھا دس ہزار
دھار اس تلوار کی ہے یا کہ گنگا کی دھار
جس کے سر تک آئی اس کا ہوگیا بیڑا ہی پار
تیرتے ہیں ہاتھ سر کٹ کر لہو کی لہر میں
جیسے کچھوے مچھلیاں بھاگیرتھی کی نہر میں

آج نو روز ہوئے کہ بھیشم پتامہ پراتا کال سے ہتھیار سنبھالتے ہیں اور سورج چھپنے سے پہلے پہلے دس ہزار ویروں کو مار ڈالتے ہیں

سوگ میں ویروں کے اکثر ہوگئے جامے سیاہ
سوگ میں رکھنے لگا امبر بھی پیتمبر بھی سیاہ
چندرماں کو دیکھئے اک داغ سے منہ پر سیاہ
رات آتی ہے تو منہ پہ ملکر چادر سیاہ
میری یہ بینتی کوئی میرے بھگوان کو
آنچ کچھ نہ پہونچے بھائیوں کی جان کو

(کرشن مہاراج آتے ہیں)

کرشن - ساودھان! ساودھان!! دروپدی ساودھان!!! اس

دُور ہی سے سُن لیا مطلب تیری گفتار کا
لگ رہا ہے دو دلوں میں تار اک پیار کا
کچھ ہوا کھٹکا فدائے جذب کامل نے سنا!
دل جو تھا مضمون تھا دل نے کہا دل نے سُنا

دروپدی گھبرا نہیں تجھے جو اپنے سہاگ کی چنتا ہے بس اُسے نرموش بناتا ہوں جس بھیشم پتامہ سے پانڈوں کے ناش کا بچن ہے اُسی سے ستہ وتا بال برہمچاری سے سوبھاگیہ دان دلاتا ہوں۔

دروپدی - اوپکار! بھگوان اوپکار!!

کرشن - آؤ ڈیروں میں آؤ اور جس ریتی سے سمجھاؤں اسی ریت سے بھیشم پتامہ کے پاس جاؤ۔

(دونوں جاتے ہیں۔ بھیشم پتامہ بمعہ دریودھن کے آتے ہیں)

دروپدی - جو آگیا!

بھیشم پتامہ - نہیں داداصاحب ہیں یہ سند یہ نہیں کہ تاکہ آپ اُن پر دیا کرتے ہیں۔ میرے سامنے آپ نے پانڈوں کے خون کی ندیاں بہا رہے ہیں تو روز سے دس دس ہزار یودھا پر تیت لوک پہنچا رہے ہیں۔

بھیشم پتامہ - پرنتو!

دریودھن - پرنتو پانچال کے ونس کے اکلوتا شکھنڈی کے سامنے۔

بھیشم پتامہ - یہ تو تجھے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ مجھے سینا پتی بنا یا نہ بنا میں شکھنڈی کے سامنے نہیں لڑونگا۔

دریودھن - اچھا آپ اس کے سامنے یدھ نہ کیجئے پرنتو ہمیں اسے مار ڈالنے کی صلاح تو دیجئے!

بھیشم پتامہ - [illegible] صلاح اور تمنی تیرا!

حق نہیں ہے۔ میں نے تجھے اپنی شکتی اور پورے پراکرم کے ساتھ لڑھا دیا
ہے اور تو مجھے باتوں ہی باتوں میں پانڈوں کا حصہ صلاح بھی لیتا ہے خبردار
ایسے وشواشں گھات کی آشا مجھ سے نہ رکھنا سہ

دکھ کتنا ہی پڑے کیسا ہی مجھ پر کشٹ ہو
وہ نہ ہوگا کام جس میں دھرم میرا نشٹ ہو

(جانے ہیں پردہ گرتا ہے)

باب دوسرا ۔ پردہ چھٹا

شوالہ اور کنواں

(مندر میں بھیشم پتامہ کا پوجا کرتے ہوئے اور چنتا چمار کا بیٹا
سیوا کا پانی بھرتے دکھائی دینا)

سیوا۔ (بھیشم پتامہ کیطرف دیکھکر) اوہو بڑے مہاراج پوجا میں بیٹھے
ہیں۔ بیٹھ بھی گئے آرتی کا سمے ہوگیا جو چماروں والے کنوئیں پر جاؤنگا
تو اور بھی دیر ہوگی۔ اسی کنوئیں میں سے ایک ڈوبچی بھرلوں (ڈرتا ڈرتا آگے
بڑھتا ہے) کوئی دیکھ لیگا تو مارے گا۔ مگر کچھ نہیں۔ کاہے کو مارے گا سہ

رکھ دونگا گر موڑ کر جو ماریں گے لوگ
ابھی لگانا ہے ہمیں نارائین کا بھوگ

(شانتا پانی بھرنے آتی ہے)

شانتا۔ کون ہے رے کنوئیں پہ؟
سیوا۔ میں ہوں جی! سیوا!
شانتا۔ کون سیوا؟
سیوا۔ چنتا چمار کا بیٹا!

شانتا۔ کس نے تم کو اس کنوئیں پر چڑھنے کو کہا۔

سیوا۔ کسی نے بھی نہیں!

شانتا۔ تو موئے ڈھیڈ۔ تیری آنکھیں پھوٹ گئیں دیکھتا نہیں یہ مندر کا کنواں ہے یا چماروں کا

سیوا۔ یہ تو ٹھیک ہے پر پانی چماروں کے بیٹے نہیں چاہیئے تھا۔

شانتا۔ چماروں کے بیٹے نہیں چاہیئے تھا۔ تو کیا چمڑے کی ڈولچی سے بہنوں کو پلانا ہے۔

سیوا۔ نہیں بائی ٹھاکر جی کو بھوگ لگانا ہے۔

شانتا۔ ٹھاکر جی کو کیوں نہیں انبو گدڑ۔ یا بھی پریاگ جانے لگے ڈھیڈ چنڈال بھنگی۔ چمار سب ٹھاکر جی کو بھوگ لگانے لگے۔

سیوا۔ بھگوان کے بیٹے جلدی سے ایک ڈولچی بھر لینے دو۔

شانتا۔ جا جا وہ۔ بہ چماروں کا کنواں وہاں سے بھرلے جا اور خبردار جو پھر سے ٹھاکر جی کا نام بدنام کیا زبان بھی نکلوالی جاویگی اور سارے کُنبے کو پھانسی دیجاویگی موہنے نیچ کہیں کے بھوگ لگائیں گے بھوگ لگائیں گے میں نا ٹھاکر جی تمہاری سڑی ہوئی گرم کھچڑی کے بھوکے ہیں ارے چنڈال انکا بھنگی بھی تمہارے گھر کی طرف منہ کر کے نہ تھوکے۔

سیوا۔ پر بائی ہے رام کی دوہائی ہم تو روز بھوگ لگاتے ہیں بھگوان ہماری کڑھی کھچڑی خوب پیٹ بھر کھاتے ہیں

شانتا۔ چل چل!!

سیوا اور شانتا دونوں کا گانا

(سیوا) بھلا ہوگا غریبوں پر رکھو دیا!

(شانتا) ارے چمار ے کمینے موئے بے حیا! سمجھاؤں ابھی پٹواؤں ابھی۔

(سیوا) کیا کہ کر تم ...

(شانتا) کیسی کیسی ڈھٹائی دکھائی مجھے ارے ڈھیٹ ذرا نہیں لاج تجھے
(سیوا) دو ٹکا لو جوتے گن گن مارو بھلا ہوگا۔

(درو پدی آتی ہے)

دروپدی کیوں بی بی شانتا کیوں لڑ رہی ہو اس چمار کے بیٹے سے کیوں جھگڑ رہی ہو۔

شانتی ۔ دیکھو نارانی ڈھیٹ کا بچہ چمڑہ کی ڈولچی اس مندر کے کنوئیں پہ لٹکاتا ہے

سیوا۔ مہارانی جی جے جے کار ہو کچھ داس کی بھی سن لینا جو میں جوٹھا بولوں تو بھگوان ہماری پوجا کو منہ بھی نہ لگائیں۔ ہماری گڑھی کبھی نہ نہ کھائیں آبتی کا سے نہ ہو جاتا تو میں اپنے چماروں والے ہی کنوئیں سے پانی بھر لاتا۔ جلدی کے مارے اپرادھ ہوا چھما کیجئے

دروپدی ۔ کیا تمہارے گھر بھی بھگوان کا پوجن ہوا کرتا ہے۔

سیوا۔ ہاں مہارانی جی روز ہوتا ہے۔

شانتا دیکھو لو چنڈال کی باتیں ۔ پھر چمڑے کی ڈولچی سے بھگوان کا منہ دھوتا ہے۔

دروپدی بہین شانتا ذرا شانتی سے کام لو۔ کیونکہ اس جھگڑے کا ریشہ بڑا گمبھیر ہے۔

شانتا وہ کیا۔

دروپدی بھلا نراکار نرلیپ اور ایک رس ایشور کا بھجن کرنا کیا کسی کی موروثی جاگیر ہے۔

شانتا نرنکار اور نرلیپ رس

دروپدی ۔ ہاں ہاں! اسے

چھوڑ کیں ہار کے ہیں بھگت

تلوار اُسی کی ہے جو میدان میں مارے

(دروپدی کنوئیں سے پانی بھر کے دیدیتی ہے اور سیوا پانی لیجاتا ہے)

شانتا - مہارانی جی یہ نے بڑی بھول کی جو ذرا سی بات اتنی طول کی سے

نہ بھرنے ہی دیا پانی نہ بھر کر ہی دیا پانی
موئے ایمان سے یدھی یہ میری بھر گیا پانی
ہے سب پنچ بھوتوں سے ہیں کیا وہ تھا نہ پانی
وہی آکاش اگنی ہے وہی مٹی ہوا پانی
لتاڑا مفت بیچارے کو اپنی بدزبانی سے
کھنچا جاتا ہے دل اُسکی طرف اب مہربانی سے

دروپدی - اچھا آئندہ مہربانی کرنا (شانتا پانی بھر کر لیجاتی ہے) اور دروپدی
مندر میں بھیشم پتامہ کا پوجن کرتی ہے)

بھیشم پتامہ - سو بھاگیہ وتی ہو تیرا سو بھاگیہ اچل ہو (دروپدی جاتی ہے
اور دوسری طرف سے بھانومتی آتی ہے اور پوجن کرتی ہے)

بھانومتی - (الگ ہو کر) یہ بھی سوامی کو اچھی سوجھی کہ سو بھاگیہ دان لینے کو ایسے
ایسے میتا بادی مہاتما کے پاس مجھے بھیجا ہے جن کا اشیرباد ہمیشہ پھلتا ہے -
(پوجن کرتی ہے)

بھیشم پتامہ - کون ہے ؟

بھانومتی - آپ کے اشیرباد کی ابھلاشی بھانومتی !

بھیشم پتامہ - بھانومتی ؟

بھانومتی - ہاں مہاراج

بھیشم پتامہ - تو دوبارہ کیوں آئی - ابھی تو یہاں سے گئی تھی - پھر آنے
کا کارن ؟

بھانومتی - نہیں مہاراج میں پہلے نہیں آئی -

بھیشم پتامہ - نہ میرا اپمان کس نے کیا تھا - جس نے اکھنڈ سوبھاگیہ کا
دشمن کو دیا تھا -

بھانومتی - پرنام جانے مہاراج کون تالی اور کون جل رہے گئی -
بھیشم پتامہ (کچھ تامل کے بعد) بیں سمجھا اس میں چھل کچھ نہیں ہے وہ ایک
ہی پرماتما ہے جیسے دوہتا نے دروپدی کے بھاگیہ میں لکھا تھا تیچہ وہی نیتی
بھانومتی - تو مہاراج مجھے بھی اکھنڈ سوبھاگیہ کا دان دیجئے!
بھیشم پتامہ - کرم سے ملتا ہے سب کچھ کرم کی مہماں اپرا پارا
کوئی کچھ دیتا ہے لیتا ہے وہ کرم انوسار
جو سے جاتا رہا اتنا نہیں پھر نہ پتہ سار !!
کواڈ کے پیالے میں پی سکتے ہیں پانی ایکبار
بھانومتی - تو کیا مہاراج آپ کی ڈیوڑھی سے نراش ہو کر جاے بھکاری
بھیشم پتامہ لاچاری جا بلا ہے -

مقدر کے سوا دوں دان یہ طاقت کہاں میری
تیری تقدیر میں ہوتا تو کہدیتی زباں میری

بھانومتی - جو مرنا ہو پیاس سے پائیں کہاں سے نیر
پیاسے بھی پھر چاہت ہیں اگر نہ ہیں گنگ کے نیر

(اُدداس ہوتی ہے پردہ گرتا ہے)

باب سوم - پردہ ساتواں

مکان اور پوجا کا سامان

(درو پدی پوجا کر رہی ہے - در ودھ پانی آتی ہے)

درونا چاریہ۔ شانتا آج تو کنوئیں پر بہت دیر لگائی!

شانتا۔ پتا جی اگر پوجن سے نہ ہوتا تو میں اور بھی دیر لگاتی۔ اور درو پد تا جی کے اپدیش سے پدا اگر ہن کر کے آتی۔ (ایک چیلہ آتا ہے)

چیلا۔ گورو جی۔ مہاراج راجہ درو پد جن کا سوار کچھ کہنے آیا ہے۔

درونا چاریہ۔ اچھا بیٹا شانتا آج ٹھاکر جی آرتی تم کرو میں جواب دیکر آتا ہوں۔ دیکھو یہ پھول ہیں۔ یہ چندن ہے۔ یہ مصری۔ یہ گھنٹی ابتادی موجود ہیں پہلے اداہن کرنا پھر پھول چڑھانا پھر بھوگ لگانا

(درونا چاریہ جاتا ہے)

شانتا۔ (خود بخود) پھول چڑھانا بھوگ لگانا کیونکر درو پد جی تو کہتی تھیں کہ ایشور نراکار نرلیپ اور ایک رس ہے جو یہ بات سچ ہے تو یہ سب جھمیلا عبث ہے۔

(شانتا آرتی کرتی ہے)

شانتا گانا۔ آرتی۔ عجب حیران ہوں بھگون تمہیں کیونکر رجھاؤں میں
کوئی دستو نہیں ایسی جسے سیوا میں لاؤں میں

کروں کسطرح اداہن کہ تم موجود ہو ہر جا
نرادر ہے بلانے کو اگر گھنٹی بجاؤں میں

تمہیں ہو مورتی میں بھی تمہیں ویاپک ہو پھولوں میں
بھلا بھگوان پر بھگوان کو کیونکر چڑھاؤں میں

لگانا بھوگ کچھ تم کو یہ اک اپمان کرنا ہے
کھلاتا ہے جو سب سنسار کو اسکو کھلاؤں میں

تمہاری جوت سے روشن ہیں سورج چند اور تارے
مہا اندھیر ہے تم کو اگر دیپک دکھاؤں میں

بجا ئیں ہیں نہ سینہ ہے نہ گردن ہے نہ پیشانی
کہ بے ترتیب نارائن کہاں چندن لگاؤں میں

(دیوار پردہ پھٹتا ہے اور کرشن بھگوان چتر بھج چکر گد پدم دھارے دکھائی دیتے ہیں۔ رنگا رنگ کی روشنی ہونا اور چکر کا پھرنا سنائی گھمری ہے)

کرشن رشاد وہاں شدہ سر دیا شاہ من!

(درونا چاریہ واپس آتا ہے اور دیکھ کر حیران ہوتا ہے)

درونا چاریہ یہ کون جگدیشور وشنو بھگوان۔ اہو بھاگیہ!! یہ تو سری کرشن چندر کی جے (دو تین دفعہ کہتا ہے) ڈنڈوت کرتا ہے) سے

رام کو بھی دیکھا اور دیکھا کرشن چندر کو بھجن درشن ہو دے رام جی اور درد کا ادتا ہے امرت کے بانٹنے ہیں موہنی کو دیکھ لیا دیکھتے ہی ہوش اڑے گر جا پھر نا سکے دیکھنے کو دیکھا ہے اینکوں نے اینک بار ایسے بھاگ کھلے ہیں پونتو دجی چار کے چتر بھج روپ سے سامنے کھڑے ہیں آپ شنکھ چکر گد پدم ہاتھوں بیچ دھار کے

کرشن سے

روپ بھی میرا نہیں آکار کچھ میرا نہیں
دیکھ پائے مجھ کو یہ شکتی ہے کسکی آنکھ میں
پریم بڑھنے ہی تصویر آتی ہے نظر
کھینچ دی ہے دل نے جو تصویر جسکی آنکھ میں

درونا چاریہ۔ اری شانتا یہ پوجا کی سامگری تو سب یونہی پڑی ہے تو نے تو ابھی ماتھے پر بھی نہیں لگایا۔ پھر ٹھاکر جی کی پوجا میں کیا چڑھایا۔

کرشن۔ لوگ پوجاری شوک کی بات ہے کہ تم نے راج کو گرہن کیا اور تتو کی بات بسار دی۔ پان۔ پھول۔ چندن اور مصری جو کچھ چڑھا ہے۔ سب لوک دکھاوا ہے۔ ورنہ پوجن تو من سے ہونا چاہیئے۔ جو اس کیتا نے کیا ہے اور یہ لوگ اس کے مانسک پوجن کا پھل ہے کہ ہم نے ساکشات درشن دیا ہے

درونا چاریہ۔ دھنیہ ہو پرماتمن دھنیہ ہو بیٹی شانتا تیرے ہی تاپ سے

میرا بھی اودھار ہو گیا۔ بیڑا پار ہو گیا ہے

لگئی ناؤ عمر بھر میری آکر کنارے سے
ترا بھو سندھ میں لوہا بھی لکڑی کے سہارے سے

شانتا۔ نہیں میرے پالک پتا ہے

میں تو اک اگیان کنیا ہوں کیجئے یہ بچار
آپ کو درشن ہوا ہے آپ کے کرم انوسار

درونا چاریہ۔ کرشن سے ہے بھگوان آپ کا یہ کیا سروپ بنا ہوا ہے مکھ بند پر پھیکڑی لگی ہوئی ہے اور مکل کرچھی میں سنا ہوا ہے۔

کرشن۔ ہاں یہ سب اٹ پٹ کرنے والا نشان شانتا کے اگیان اور ہٹ سے باقی رہ گیا۔

درونا چاریہ

کرشن۔ اگر چنتا چمار کے بیٹے بیوا کو مندر کے کنوئیں سے پانی بھر لینے دیتی اور وہ جلد آ جا تا تو چنتا بھگت بھوگ لگا کر ہاتھ شبھ بھی دھلا تا ادھر شانتا نے اپنے شدھ بھاؤ سے ایسی باریک آتی گائی کہ تتکال مجھے اسی حال میں کھینچ لائی چمار کے گھر سے ؟

اگر یہ چنتا چمار کے گھر سے اس میں شنکا کی کونسی بات ہے۔ ہم یہ نہیں دیکھتے کہ کون کھلاتا ہے کیا کھلاتا ہے ہے

بھوگ ہے سونے کی تھالی میں کہ جام گل میں ہے
دیکھتے ہیں یہ کہ کتنا پریم اسکے دل میں ہے

درونا چاریہ۔ پھر بھی دہارا جو وہ ایک نیچ ؟

کرشن۔ نہیں نیچ نیچ کرم کرنے سے ہوتا ہے ہے

شکھا سوتر دھاری ہے پر جو اری وبھچاری ہے بھاری دراچاری
وہ نیچ انسان ہے

جنم کا ہیں ڈھمی اپت وصن بھین ہے جھلتی ہے جو لیں سو رشی کے سمان ہے

متھر چمار یا قصائی چھڑی مار ہے دھرم اور کرم میں جو پرنشٹ ساوِدھان ہے

اس کا ہے ستھان جہاں میرا بھی ہو دھام وہی میرا جو گھر ہے وہی اسکا بھی ستھان ہے۔

(شری کرشن جاتے ہیں پردہ گرتا ہے)

درونا چاریہ۔ آشچریہ کی بات ہے ٹھاکر پوجا کا ادھکاری ایک نیچ جاتی یہ بات جو کچھ سمجھ میں نہیں آتی۔

شانتنا۔ دروپدی جی کی رائے ہے کہ اس میں کوئی درشن نہیں ہے پرنتو! آپ کو تو شری کرشن بھگوان کے کہنے پر بھی سنتوش نہیں ہے۔

درونا چاریہ۔ سنتوش کیا خاک ہو۔ شودروں کو پوجا کا ادھکار نہیں ہے۔ اس پونر کرم کے لیے کوئی بھنگی یا چمار نہیں ہے۔ اگر بھنگی اور چمار وشنو بھگوان کی مورتی گھر میں رکھ کر پرنامرت پئیں گے تو کیا ہم برہمن لوگ جھوٹھن ان کی کھائیں گے۔ فرصت ملتی نہیں ہے۔ تو راجہ دریودھن سے کہکر اس چمار کو پکڑ منگوا دونگا۔ اسکی پوجا کا سنگھاسن ندی میں پھنکوا دونگا (جاتا ہے)

شانتناسہ اترا اپدیش کا کیا ہو یہاں شنکا ہو جب من میں
دکھاتی منہ کہاں سے دیے جا ہے میل دریچن میں

(جاتی ہے پردہ گرتا ہے)

باب دوسرا پردہ آٹھواں

چھاونی

(میدان جنگ کا ایک طرف شامیانے قناتیں دکھائی دینا)

(یدھشٹر۔ ایک اور کرشن آتے ہیں)

یدھشٹر۔ بھلا بھگوانجی کس نہ چھوٹ جائیں۔ ہمت کیونکر نہ ٹوٹ جائے جس طرح ہاتھی کمل کے بنوں کو مردن کرتا ہے اسی طرح بھیشم پتامہ نوروز سے ہماری سینا کو کچل رہے ہیں انکے اوگھ جان ہمارے دل کو دل رہے ہیں۔

ارجن۔ کرودھ روپ میراج کو جیب لینا آسان ہے بجردھاری اندر کو جتنا آسان ہے پاش دھاری برن کو جتنا آسان ہے۔ اور گدھاری کبیر کو جتنا آسان ہے پرنتو دادا صاحب کو جیتنا کٹھن ہی نہیں اسمبھو ہے

کرشن۔ دیکھا پر بھو چھ کا بل کیسا اپار ہے بڑے بڑے دیوتاؤں کو جیتنا آسان ہے پرنتو ایک بال برہمچاریہ کو بوڑھاپے میں بھی جیتنا دشوار ہے نشچے جو گرمستھ اپنے پیارے پتروں کو گوروکل ودیا بھیاس اور ویر رکھشا کراتے ہیں وہ اس بچے کو اجے اور نیجوان بناتے ہیں۔

یدھشٹر۔ ہمیں کچھ نہیں سوجھتا کہ کیا کریں۔

کرشن۔ یاد رکھو کہ بال برہمچاری بھیشم پتامہ زندہ ہیں تو اسی طرح روز تمہارا دل گھٹتا رہے گا بل گھٹتا رہے گا۔

ارجن۔ تو گویا داداجی کی زندگی اور ہماری ہار دونوں کا ایک ہی ارتھ ہے؟

کرشن۔ اور اُنکی موت اور تمہاری جیت دونوں کا ایک ہی ارتھ ہے

ارجن۔ تو دھکار ہے۔ ایسی جیت پر دادا کا جیون اس جیت سے ہزار گنا قیمتی ہے۔ اس لئے بھگوان ہم ہار سویکار کرینگے۔ پرنتو انکی موت نہیں چاہینگے۔

کرشن۔ تم اگیانی ہو جس تیج بھوت کا نام بھیشم پتامہ ہے وہ کیا ہے

جیو اور پر پتی کا مل ہے اور یہ دو لوازم ہیں۔ ان کا مرجانا کیا کوئی بچوں کا کھیل ہے۔ کیا جیو کے سمبندھ میں تم نے نہیں سنا؟

یدھشٹر کیا مہاراج!

کرشن نینگ چھندنتی شسترانی نینگ دہتی پارکہ۔ نہ چینگ کلیدھینتا پنہ شوشینتی مارتہ۔

ارجن مہاراج کیا فرمایا

کرشن چھیدیں اسے یہ دم نہیں ہتھیاروں میں
جلتا نہیں ڈالیں اگر انگاروں میں
پانی سے نہ تر ہو نہ ہوا سے ہو خشک
یہ تو پرسدہ بات ہے سمجھداروں میں

ارجن یہ بات ہے تو جیسے سمے آئیگا دیکھا جائیگا۔

کرشن دیکھا جانا کیا آسان بات ہے ؎
وہ مار نہیں سکتے انکو جو بڑے بڑے مردانے ہیں
یہ تازہ موہن بھوگ نہیں لوہے کے چنے چبانے ہیں

یدھشٹر تو مہاراج آپ ہی اپائے بتائیے

کرشن بس دروپدی کے بھائی شکھنڈی کو آگے کرکے۔ ارجن تم شستر پرہار کرو

ارجن اس میں کیا بھید ہے۔

کرشن کچھ نہیں یہ پھر دریافت کرنا۔ آؤ سینا کو جاؤ اور شکھنڈی کو سینا پتی بناؤ۔

(تینوں جاتے ہیں پردہ گرتا ہے)

باب دوسرا - پردہ ناواں

باغیچہ معہ حوض اگلا

(درونا چاریہ اور دریودھن آتے ہیں)

درونا چاریہ۔ یہ سب سچ ہے پر نتو میرا دل بیقرار ہے اسی حالت میں سیناپتی بنکر سینا سے تمام لینا دشوار ہے۔

دریودھن۔ دادا صاحب تو بان سیجا پر پڑے ہیں۔ آپ کے سوائے کوئی ایسا نہیں جو سیناپتی ہونے کے یوگیا ہو۔

درونا چاریہ۔ جب تک اس چمار کی پوجا جل میں نہ ڈبو دیجائے گی میرے من میں سنتوش نہ آئے گی۔ اندھیر تو دیکھیے ؎

بھرا جانے لگا بھاگیرتی کا جل کھالوں میں
چنے ہیں بھنگنوں میں پار یجاتک پشپ بالوں میں
ہون سامگری رکھنے لگے دنیا کپالوں میں
ستم ہے ہو رہی ہے وشنو کی پوجا چانڈالوں میں
اگر ہم کہینگے سویکار کرو تم گنچوں میں
پڑینگے گھال کے پردے سوالوں کے دریچوں میں

دریودھن۔ خانت گرو مہاراج خانت۔ آپ برہمن ہیں تو دنیا روپی شریر میں مستک کے سمان ہے اور ہم کشتری لوگ بھجاؤں کے سمان ویش پیٹ کے اور شودر ہیں تو خوار لوگ پاؤں کے سمان جبکہ دماغ کی آگیا کے بغیر کوئی انگ کام نہیں کر سکتا۔ تو چنتا چمار کی مجال ہے کہ آج سے بعد ٹھاکر پوجا کا دم بھر سکے۔ کون ایسا ہے جو آپ کی آگیا کا اُلنگھن کر سکے ؎

کوئی اتم ہیں اگر کہدے نہیں سنتا ہیں پھر ٹھکانہ ہے نہیں اسکا کہیں سنسار میں

دریودھن - کوئی ہے؟
چوبدار - مہاراج آگیا
دریودھن - جاؤ چینتا چمار کو مع اُسکی ٹھاکر پوجا کے ندی پر بلا کر حاضر کرو
چوبدار - بہت اچھا!
(تینوں جاتے ہیں پردہ گرتا ہے)

باب دوسرا پردہ دسواں

ندی

(ندی کے کنارے دریودھن اور درونا چاریہ کا بیٹھے ہوئے اور چینتا چمار)
(مع اپنی بھجن منڈلی کے نشان لئے ہوئے ندی کے کنارے گاتے آنا)

سب چمار - گانا

ایسو جی رام نام رس کھان = ایسو جی
موکھ یا کو کبھی نہ پیویں - پیویں چتر سجان = ایسو جی
نارد نے سارد نے پیویا کو بول بول
ہا بیک بیاس جی پیویا کو گھول گھول - ہرے - ایسو جی
گوپی چند بھرتری نے پیویا کو ڈول ڈول
پاربتی شنکر نے پیویا گھونٹ گھول گھول
ڈول ڈول پیو ہنومان - ایسو جی رام نام رس کھان
دریودھن - چینتا بھگت کچھ خبر ہے کہ ہم نے یہاں تجھے کیوں بلایا
چینتا - دین داتا میرا سو بھاگیہ کھینچ لایا ہے (مورتی کو آگے رکھ کر) واہ
واہ ترلوکی کے ناتھ تمہاری مہان اپار ہے جس چھتر پتی مہاراج کے
دربار میں بڑے بڑے امیر و نکا پہونچنا دشوار ہے کیا اس کے

سامنے کھڑے ہوتے گئے یوگیہ یہ چنتا چمارہے

کہاں یہ منہ کہ پہونچے کوئی مجھ سا نیچ گدی تک
تمہاری جوتیوں میں لگ کے پہونچا نیچ گدی تک

درونا چاریہ ۔ یہ ڈھونگ چھوڑ اور جس کارن تجھے بلایا ہے اُسے معلوم کر

چنتا ۔ ہاں ہاں تمہارا ج میں سمجھتا ہوں ہمارے راجہ کا من ہری کیرتن دیکھنے کو چاہا ہوگا۔ میں ابھی بڑے سندر سندر بھجن گواؤنگا۔

سیوا ۔ میں بھی گاؤں گا ناچونگا اور بھگوان کو رجھاؤں گا

ہاں بڑے پرسن سوامی اپنے پیارے بالی پہ
ناچنے لگتے ہیں میری کھنجری کے تال پہ

درونا چاریہ ۔ سانپ کا بیٹا سپولا بھی بولا تو زہریلی ہی بولی

چنتا ۔ گاؤ رے گا۔ مہاراج کو رجھاؤ۔

سب چمار ۔ (گانا) اب مورا ہری نام سیوں نیہ۔

(درونا چاریہ خفا ہوتا ہے)

درونا چاریہ ۔ چپ رہو ہری نام کو اپوتر کرنے والے بھانڈو چپ رہو کیوں رے چنتا تجھے ٹھاکر پوجا کی آگیا کس نے دی ہے۔

چنتا ۔ مہاراج آپ جیسے گوروؤں نے!

درونا چاریہ ۔ ہم جیسے گوروؤں نے!

چنتا ۔ ہاں دیوتا پانی سوتوں کے رستے کنوئیں میں آتا ہے کنوئیں سے گھڑے میں۔ گھڑے سے نہانے دھونے کے کام لایا جاتا ہے تو وہاں سے بہہ کر موری کے کیڑوں کو بھی سیراب کرتا ہے۔

درونا چاریہ ۔ اس اددہرن کو بجھاؤ۔

چنتا ۔ دیدجو ایشور کا گیان ہے گپت روپ سے رشیوں کے ہردے میں آیا رشیوں نے منشیوں کے پاس بھیجا [illegible] نے مجھ جیسے نیچ نے بھی سن لیا

دریودھن (چاروں کا جھنڈا دیکھکر) اس جھنڈے پر کیا لکھ چھوڑا ہے۔

سیوا۔ بیتھے مانگ واچم کمیانی (چنتا) ماد وانی جیپر ہینیہ۔

درونا چاریہ۔ چپ چانڈال وید منتر اس منہ سے نہ نکال

دریودھن۔ چھین لو یہ جھنڈا۔

دروناچاریہ۔ دھورت راج کیا تجھے خبر نہیں کہ تو جانی کا چمار ہے کنس نے کہا ہے کہ شودروں کو وید منتر پڑھنے کا ادھکار ہے۔

چنتا۔ اس وید منتر نے اس ہیں پرماتما منشیہ ماتر کو اپنی کلیان کاری بانی کا ادھکاری جتاتا ہے۔ راجا پرجا اعتری پرش.. شودرانی شودر سب کو بھجن بھگتی میں ایک ساحصہ ٹھیراتا ہے۔

دریودھن۔ چپ بد ذات چھوٹا منہ بڑی بات!

چنتا۔ پرمیں ناتھ وہ میرا مالک جگت پتا ہے پتا سے کبھی نہیں ہوسکتا کہ بڑے پتروں کو چاہیئے اور چھوٹے پتروں کو نہ چاہیئے۔

دروناچاریہ۔ باپ کی جائیداد لایق بیٹوں کے حصہ میں آتی ہے برباد ہو جانے کے بھئے سے اولاد کہاں بھاگ جاتی ہے۔

چنتا۔ سچ کہا مہاراج دیوانہ کا ماتھ جائیداد کا حصہ نہیں آتا پرنتو باپ کے دھن کو جو ریت سے برتنا جانتا ہو اسے دیوانہ نہیں کہا جا سکتا

کھلاتا ہوں کبھی کچھڑی سلونے ساگ کی تھوڑے
کبھی چھوتا نہیں بھگوان کو ناپاک ہاتھوں سے

سیوا۔ میں بھی ہاتھ دھوکر نئی ڈوچی میں پانی لاتا ہوں۔ اس بھگوان کو نہلاتا ہوں۔

دریودھن۔ کیا بھنگی چماروں کا کام

چنتنا - اِن داتا جات پات تو کرموں کی حد بندی کا نام ہے ورنہ اُس کی
مجت اُسکی بھگتی کسی منڈل کے لیئے نہیں انام ہے! اس کے ہر ایک پدارتھ
کو بھوگنے میں کسی کی ممانعت ہے نہ روک تھام ہے دیکھیئے ؎

پتا کا دھن ہُوا ہے جس سے کل سنسار جیتا ہے
پتا کا دھن ہے پانی جسکو ہر نرنار پیتا ہے
پتا کی خاک ہے سب کو برابر کا سیھتا ہے
پتا کی آگ ہے جو چولہے چولہے کا فیتا ہے
ذرا دیکھو پتا کے چاند سورج اور ستاروں کو
کہ دیتے ہیں برابر روشنی بھنگی چماروں کو

دریودھن - بس چپ ؎

جو بچانا چاہتا ہے آپ اپنی جان کو
پھینکدے جل میں ابھی پوجا کے سب سامان کو

چنتنا - (ڈرتا ہے) نہیں اندانا نہیں میری لگی ہوئی تو کو راج ستا سے توڑکے
مجھے دکھی نہ کیجیئے۔ اگر ٹھاکر پوجا پرادھ ہی ہے تو اور کوئی ڈنڈ دیجیے ؎

خطا کی میری نیتی نے اُسے مٹی میں ملوالو
جو سنکٹ جھیلنے قابل نہ ہو وہ مجھ سے جھلوالو
ادھیڑوالو یہ میری کھال جُوتے اُسکے سلوالو
میرا بچہ ہے اکلوتا اسے کولھو میں پلوالو
مگر دل سے نہ دلبر کو جدا کر داؤ پل والو
میرا سر ہے یہ اپنی تیغ سے راجن ابھی مل والو

دریودھن ؎ کیا غرض کھوٹے جتن کر کے سیے کھوتے پھریں
زخم پر پانی نہ ڈالیں پٹیاں دھوتے پھریں

چنتنا - (روتا ہے) اچھا جیسا اگیا ات بتا جو اگیا میں سنگھاسن ابھی پالن

میں ڈال سکونگا۔ پرنتو مہاراج اپنے پارشٹ کو ہردے سے کبھی نہ نکال سکونگا

پتا ہم سے بنا اپرادھ کے رشتہ نہ توڑیں گے
میں انکو چھوڑ بھی دونگا تو یہ مجھکو نہ چھوڑینگے

دریودھن یہ تجھ کو نہ چھوڑینگے ؎

ہوش کر بیہوش کیوں بھولا ہے بیٹھا موہ میں
کیا اچھلکر جل سے آجائیں گے تیری گود میں

چنتا - عجب نہیں پرتھوی ناتھ عجب نہیں یہ ایسے ہی ایال ہیں ایسے کرپایان

دریودھن مورکھ تو ا

چنتا - آپ کی جوتیوں کی خاک چنتا۔ اب کچھ جواب نہیں دیتا۔ بس اتنا مانگ لیتا ہے کہ یہ مقدمہ ٹھاکرجی کے ہی دربار میں بھیجدیا جائے۔ بھگوان آپ ہی اس کا نبٹارہ چکائیں گے۔ میں سنگھاسن جل میں پھینکدیتا ہوں۔ پھر گورو جی مہاراج اور میں دونوں بلائیں گے۔ وہ جس کے ہونگے اُسی کے پاس آجینگے۔

دریودھن جل سے نکلکر۔

چنتا - ہاں پرتھی ناتھ جل سے نکلکر ؎

بات ہی کیا ہے نکل آنا ندی کے نیر سے
وہ نکل آئے تھے جب لوہے کا کھمبا چیر کر

دریودھن اور یہ بھی یقین ہے کہ تیرے ہی پاس آئینگے۔

چنتا - اندا تا میں گورو مہاراج سے لاگ نہیں کرسکتا۔ ہنس کا مقابلہ کاگ نہیں کرسکتا اور یہ کون ہیں برہمن وشنو بھگوان نے انکی لات بھی سہی ہے اور میں کون ایک نیچ چمار۔ جسکی بات بھی کوئی نہیں سہ سکتا ؎

گورو جی کے بھون بھوگ کی ہر چیز پیاری ہے
میرے گھر میں گرمی جھونپڑی ہے وہ بھی بے بھاری

ادھر یہ ڈول پھرنے کا اُدھر سوئے کی جاتی ہے
ہر ہانوں میں وہاں محفل یہاں روپتی ستاری ہے
مگر اب دیکھئے ڈھنگی ہے بھگتی ہیں کہ رسموں میں
جنیو ہیں بندھ میں بھگوان ہیں یا چمڑے کے تسموں میں

ورونا چار۔ کچھ بھی نہیں ہے قبول ہے سے
نہ جائینگے کبھی بنکر سپوتوں کو کپوتوں ہیں
بندھیں گے تو ہمارے بائیں کاندھے پر کے سوتوں میں
نہ پوئیں اُن کو کہاں یا پاکیزگی اتنی اچھوتوں میں
لگائیں گے بھلا بھگوان کیونکر بھوگ جوتوں ہیں
کہاں سونے کے دیپک اُنمیں روغن مشک و صندل کا
کہاں وہ آرتی ہیں تیل جلتا نیم کے پھل کا

چھنّا۔ کچھ دھیان رہے بل رام تیا اُس دیپ دکھا آتی دربلکا
جن نیعیں چھپ ہے تری ہمیں نہیں بند وہ پھر جھلکا
بڑھ جائے نہ ہائے کہیں خم لیں اب دھرم وہ ہلکا ہلکا
لبریز گلاس ہے جیون کا کچھ ٹھیس لگی اور یہ چھلکا

ورلو دھن۔ بس یہ پلاپ گھر میں جاکر کرنا۔ پھینک دو سنگھاسن جل میں۔
چھنّا۔ (مورتی سنگھاسن کو سامنے رکھ کر) دوا ہو جاؤ سوامی جاؤ اب پیارا ای
گر د جل میں۔ پر اتنا یاد رکھنا پس کوئی چھن میں کوئی پل میں۔
(ٹھاکر سنگھاسن جل میں ڈالتا ہے)
ورونا چار۔ دور ہٹ جاؤ۔ ہم اس استھان کو شد کر کے بھگوان
کو بلاتے ہیں اور دیکھتے رہو پرارتھنا کے ساتھ ہی وہ کسطرح ہمارے پاس
آتے ہیں۔
(جل چھڑک کر جگہ صاف کرتا ہے)
(اور آسن جما کر وید منتر پڑھتا ہے)

ابو ترابو تر دو اسرب آدستھانگ گوپوا۔ یہ سمر بیت پنڈری کا کھشنگ اہیا بینبتر اشنمی۔

گانا

نمولسن نیتراے ونیو وادیۓ ونو اسلنے
راہ ادھر سدا پاں شارے بن ملنے
نمستبو بینگ بھگونتے نیر دکھایا مہلنے
واسہ یوایر کرشنایہ ساتو نام پینئے نمہ

دریودھن اشچریہ کا استھان ہے کہ آپ کی پرار تھنا نرمول ہوئی بلانے کی محنت آداہن کی کریا سب فضول ہوئی۔

دروناچاریہ رجن سنگھاسن کا جل پر نہ آنا یہ اداہن کا ترسکار نہیں ہے کیونکہ اس ریت میں وہاں تو کا جل پر تیرنا سرشٹی کرم انوسار نہیں ہے ہمیشہ ہوئی وستو جل پر تیرا کرتی ہے اور ٹھاکر جی کی مورتی دھاتو کی بنی ہوئی ہے اس کے نہ تیرنے کا کیا افسوس ہے ہاں ہم برہمنوں کے اداہن کا یہ مان.. نہیں ہے۔ سو تو پھر یہ ہما تک بلانے کو بھی شکتی کا مان نہیں ہے۔

دریودھن چھنتا جواب کیوں نہیں دیتا۔

چھنتا۔ داس بلانے کو تیار ہے۔ کیوں آگیا کا انتظار ہے۔

دریودھن اچھا لاؤ!

چھنتا۔ (گانا) میں مہا ادھم نیچ وید شاستر پڑھا نہیں

آداہن میں باد دیا دہے تمری دیا
بھگت جن جو نبرے ادھکاری وہ لوگ تھے
مارو بن ادھکار جب تمہارا نام ہے۔ پٹاخہ

ندی کا پانی اچھلنا اور گمر مچھ پر گنگا کے ہاتھ میں سنگھاسن بیٹھے ہوئے دکھائی دینا (لائیٹ)

چنتا۔ (اُچھل کر) آئے آئے داس کی ٹیر سنتے ہی آئے سے

گواہ کی بانھ سے گج پھند چھڑانے والے

سول بھری بال ترویچن سے ترانے والے

ایک ٹھوکر سے اہلیا کو اڑانے والے

مائی سُندا کے عوض پاؤں دبانے والے

تیرے قربان میرے ٹیر پہ آنے والے

بھگت کا مان رکھیں بنسی بجانے والے

سب چمار۔ گانا۔ ناچو ناچو رے یار پیتم میرے پاس آئے

گرو الگاؤں کہ سر پہ بٹھاؤں تن من دھن سبھی ڈارلوں وار

ناچو ناچو رے یار پیتم میرے پاس آئے

درونا چاریہ۔ (گنگا سے) ماتا بھاگیرتی آپ میرا سندیہہ دُور کریں۔

گنگا۔ کیا سندیہہ؟

درونا چاریہ۔ جن برہمنوں کا تینوں کال چاروں یگوں میں نان ہے وشنو بھگوان کے سینہ پر جو برہمنوں کی لات کا اب تک نشان ہے اُن کے شدھ آداہن کا نرسکار نہ ہوا۔ اور ایک چمار کی رول جلول پرار تھنا کا سو لپکار ہوا۔

گنگا۔ شانت ہو بھاردواج کے انش شانت ہو شش کر بری لگا اور اس رشی سمال چمار کے آگے سر جھکا۔

درونا چاریہ۔ ماتاجی اس کا کارن؟

گنگا۔ بیٹا تجھے معلوم نہیں۔ کہ یہ کون اور تو کون ہے!

درونا چاریہ۔ میں کون ہوں برہم پتر رشی سنتان!

گنگا۔ ٹھیک۔ پرنتو اہنکار اور کرودھ سے اپنے آپ کو اور بھی پہچان

کیا پرمیشور کی اُچی جاگیر ہاہیں ہیں۔ ... سے تنداور یوں سے

نشان نونس سندیہ رشی کی اولاد اور منی کمار ہے۔
درونا چاریہ۔ پرنتو۔
گنگا۔ بیٹرے دیبہ روپی مندر کا مصالحہ سنسکار پور بک دھرم سے سچے نہیں کیا گیا۔ اسی کا سارا وکار ہے۔
دونا چاریہ۔ ہیں! ہیں!!
گنگا۔ ہاں ہاں!! اس بھون میں لگی ہوئی اینٹیں ماتا کے گربھ میں پیرادہ میں پوتر پریم کی اگنی سے نہیں پکی۔ بلکہ اس کا ہر انشو را کام دیو کی گرمی سے تیار ہوا ہے۔ اسی کارن تو ودوان ہونے پر بھی بھرم کے جال میں گرفتار ہے۔
درونا چاریہ۔ کس طرح۔
گنگا۔ رجا نام کی ایک اپسرا کو دیکھتے ہیں۔ کام سکت ہو کر تمہارے پتا کا ویرج پات نہ ہوتا۔ تو کبھا ہت نہ ہوتا۔ اشواس وشے کو جانے دو۔
درونا چاریہ۔ دوبھاگیہ سے ادوبھاگیا ماتا کھلی ہوئی آنکھیں میری تھیں مجھے بند کر کے آپ نے کھولدیں۔ سچ ہے شاستر کے انوسار گربھادان سنسکار کرکے جو اولاد پیدا کی جاتی ہے۔ وہی دھرم کے سچے راستہ کو پاتی ہے۔ مجھے اس بھگت راج کے درودہ اتنا جوش تھا۔ وہ سنسار نہ ہو۔ کا دوش تھا۔
گنگا۔ اور یہ جو سچائی گرہن کرنا اور ابھمان کا ناش ہے یہ ودیا کا پرکاش ہے۔
درونا چاریہ۔ میں پکشپات چھوڑ کر آپ کی آگیا سر چڑھاتا ہوں۔ لیجئے اس اچھوت کے پاؤں پر سر جھکاتا ہوں۔
گنگا۔ نہیں نہیں بالا اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے جھکنے کا

تسنکلپ کیا۔ اور منہ سے کہہ دیا۔ یہ بھی جھکنے کے سامان ہے۔
اس سئے دنرا بھانی ہونے سے سپچے ارتھوں میں برہمن ہے۔
اور برہمن کے پدوی ایسے ہی اوتم گنوں کے کارن سب سے
بلند ہے۔ اسی طرح سے اب شودر کے قدموں پر جھکا مجھے
ناپسند ہے۔

دریودھن۔ پرنتو مانیشری ہمارے گورو مہاراج کو اپنے ایک
چمار کے قدموں پر جھکانے کا حکم فرمایا۔ یہ ارتھ تو میر سمجھ میں
نہ آیا۔

گنگا۔ راجن یہ بھید آسانی سے سمجھ میں آنا دشوار ہے۔ کیونکہ اس
کے لئے دیہہ درشٹی درکار ہے۔ پرنتو میں تمہارا سندیہہ مٹاؤنگی۔
ارتھ کا ارتھ سمجھاؤں گی۔

دریودھن۔ اوپکار و شنوپدی شنکاتھی اوپکار ہمارے دادا کی
جنی اوپکار!

گنگا۔ اس آتما نے اک بھول پر شراب کے کارن یہ دُکھ جھیلا ہے۔
ورنہ واستو میں یہ چمار نہیں۔ برہمن کا پتر ورمانند گورو کا چیلا ہے۔

(دریودھن حیران ہوتا ہے)

راجن اس میں دسنے نہ کر پرمان کے لئے لا اپنا خنجر۔ (خنجر لیکر)
میں ابھی دکھاتی ہوں سیمی پریکشا کی ریت۔ ادھر دیکھ یہ کھال کے اندر
موجود دیکھیئے پویت۔ (پردہ پھٹتا ہے۔ جنتا سرے کرشن نارائن
نارائن کہتا ہے۔ اور پردہ گرتا ہے)

باب تیسرا - پردہ پہلا

میدان جنگ

(اشوتھاما پانچوں پانڈووں کے بیٹوں کے پانچوں سر اپنے نیزہ میں لٹکائے ہوئے آتا ہے)

اشوتھاما - مل گیا مل گیا - بس میری محنت کا پھل مل گیا - پتا کے خون کی ایک بوند کے بدلے ایک لاش تڑپ رہی ہے - جو درونا چاریہ کا نام جپ رہی ہے -

بر آئی اُمید میرے دل کی پھل منور تھے ہوئے منکے
قدم جو بڑھے تھے اب وہ سنتوش سے ہو گئے ہیں سر اڑنکے
بھاڑ نا جس کو بتا رہا ہوں یہ پانچ گل ہیں اُسی چمن کے
میری تو پانچوں ہیں گھی میں ہیں پرو کے تاگے میں پانچ منکے
یدھشٹر آ دیکھ لے کوئی کہہ کے رودن کرو اور ملال پانچوں
کہ میرے بھائی کی زیب و زینت تھے ہیں پانچوں نرالے لال پانچوں

(اشوتھاما جاتا ہے اور یدھشٹر و بھیم سین آتے ہیں)

یدھشٹر - تمہیں یقین ہے کہ اشوتھاما ہی تھا -

بھیم سین - دروپدی نے اچھی طرح پہچان تو لیا تھا -

(اشوتھاما پھر آتا ہے)

اشوتھاما - تم پہچانا ہو - تو اب پہچان لو - یہ وہی اشوتھاما ہے جس نے تمہارے پانچوں بیٹوں کو شکلوں سے پنچ لکھی رودارش کی مالا تیار کی ہے - یہ وہی اشوتھاما ہے جس نے ابھی ابھی پانچوں کو بیچارگی ہے -

بھیم۔ گوروکے نام کو شرمانے والے تو ہی بتا کیا یہ بات تو نے نیتی کے انوسار کی ہے۔
یدھشٹر۔ آدھی کے سمے جبکہ یُدھ بند تھا۔ تو نے ہمارے پانچوں پتروں کا سر کاٹ ڈالا۔ گورو مہاراج نے کس روز سکھایا تھا۔
اشوتھاما۔ او ادھرمیوں۔ مجھے اُپدیش کرتے ہو۔ پرنتو میرے پتا۔ درونا چاریہ نے یدھ میں دھوکا اور دغا کرنے کے لئے کس روز فرمایا تھا۔ (یدھشٹر کو) یہ جو ادھرم کا اوتار کھڑا ہے۔ کس منہ سے مجھے دھکارتا ہے۔ کیا یہ میرے پتا سے دہرم کے انوسار لڑا ہے۔
بھیم۔ انہوں نے کیا ادھرم کیا ہے۔
اشوتھاما۔ بھیشم پتامہ کے مرتیو کے بعد جو میرے پتا درونا چاریہ نے سیناپتی کا پد گرہن کر کے میدان جنگ میں تمہاری سینا کو بیاکل کیا۔ تو اُس نے فتح کی لوبھ میں جھوٹ بولا۔ اور پتا جی کو دھوکا دیا۔ اپنی فوج کے اشوتھاما نام ہاتھی کو مار کر شور مچایا۔ کہ اشوتھاما مر گیا۔ بس پتر شوک انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور دھرشٹ دیومنی کا شستر اسکے ہردے میں اُتر کر اپنا کام کر گیا۔
بھیم۔ دھکار ہے تجھ کو کہ تو نے ہمارے گورو کا پتر ہو کر سوتے ہوئے ویروں کو مارا ہے بے خبروں کے کلیجے میں خنجر اُتارا ہے۔
اشوتھاما۔ ہرگز نہیں۔ ایسی نیچ کرم کا دھیان بھی نہ کرنا میں نے جیسے مارا ہے۔ جگا جگا کر مارا ہے۔
یدھشٹر۔ اس کرم کا ونڈ تو یہی تھا۔ کہ تمہارا بھی سر اُتار لیا جاتا پرنتو نہیں۔ تم ہمارے گورو پتر ہو۔ اس لیئے کیول اتنا ہی ڈنڈ دیا جاتا ہے کہ مستک کی منی جو تمہارے ساتھ پیدا ہوئی ہے۔ اُسے نکال لیا جاتا ہے۔

بھیم۔ یہ بھی اس لئے کہ تم جب تک جیوگے زخم کو دیکھ دیکھ کر اپنے کئے پر پچھتاوگے۔

اشوتھاما۔ اب اس منی کی تو کیا سر کی بھی پرواہ نہیں ہے

آس پوری ہوگئی من لین ہے بیراگ میں
دکھ نہیں ہوگا مجھے اب اس منی کے تیاگ میں

نہ لو آپ نکالدیتا ہوں۔

(خنجر سے خود اپنے ماتھے کو پھوڑتا ہے اور بیہوش سا ہو کر چلا جاتا ہے)

بھیم۔ جا جا گرو کے بالکے تیرا بدلہ تیرے حمایتی سے لوں گا۔

(دریودھن آتا ہے)

دریودھن۔ او گدا دھاری گھمنڈی پاکھنڈی حمایتی کا نام منہ سے مت نکال۔ مگر حمایتی کا بل دیکھنا ہے۔ تو اپنی گدا سنبھال۔

بھیم۔ آجا آجا او ستانے والے آجا میری پرتگیہ پورتی کے سامان آجا۔

یاد آتی ہے قسم مشکل ہے اب جینا تیرا
ہوگئے برسوں مگر بھولا نہیں کنیا تیرا
ٹھنکا ہے توڑ کر رکھوں گا اب سینا تیرا
ہوگیا سنگرام اب باقی ہے لہو پینا تیرا
دروپدی کی آنکھ سے سوکھینگے وہ آنسو نہیں
خاک میں اور خون میں تڑپے گا جب تک تو نہیں

(دونوں کا گدا یدھ ہونا۔ بھیم کا دریودھن کو گرا کر اس کی چھاتی پر چڑھ بیٹھنا)

بھیم۔ (گدا دکھاتا ہے) پیار کر اور جان دے اس کی بہن اور ران پر

دروپدی بن کر گدا بیٹھی ہے تیری ران پر

(گدا پھینکتا ہے گھونسہ دکھاتا ہے)

اس کو چھاتی سے لگا ہے دروپدی یہ تنکا۔
توڑ دے تنکا تو بھی کلیجہ دشٹ کا

(دریودہن کا کلیجہ چیر کر لہو کے گھونٹ پیتا ہے اور دوساشن آتا ہے)

دوساشن۔ دھکار ہے ایسی پرتگیا سپورتی پر لعنت ہے اس وکرال مُوتی پر شکر ہے۔ پرماتما تیرا شکر ہے۔ (یدھشٹر سے)

بھیم۔ مہاراج جاؤ اور ڈیروں میں سے دروپدی کو ساتھ لیکر آؤ۔

(یدھشٹر جاتا ہے)

یہ میری حسرت تھی یہ اُس کا دلی ارمان ہے

دوساشن۔ شیخی خورمنہ زور جوانیاں ہیں۔ وہی ایسی فتح پر اتراتے ہیں۔ بیچیا اور ہمارے بستروں پر سانپ چھوڑنے والے بھوجن میں زہر ملانے والے لاکھ کے گھر میں سلا کر اُس کو آگ لگانے والے جلتے ہوئے کو دریا میں پھینکوانے والے حیادار کہلاتے ہیں۔ بول یہ کرم دریودہن نے کئے ہیں یا نہیں!

دوشاسن۔ پر اس نے یدھ میں (بات کاٹتا ہے)

بھیم۔ ٹھہر جا دو چار پل ٹھہر جا۔ بھیم مجبور ہے کہ دروپدی ذرا مجبور ہے
کس طرح کر دوں زمین اب لال تیرے خون سے
دروپدی کے سینچے ہیں بال تیرے خون سے

(دروپدی آتی ہے اور بھیم دوشاسن کو گرا کر اُس کا پیٹ چیرتا ہے اور اُس کے خون میں دروپدی کے بال تر کرتا ہے۔ دردناک سین۔)

(پردہ گرتا ہے)

باب تیسرا پردہ دوسرا

جنگل اگلا

(اندر اور یدھشٹر مع ایک کتے کے آتے ہیں)

اندر۔ راجن اس ہٹ کو تیاگ دو۔ اس میں تمہارا لابھ نہیں ہے
جب کہ تم نے یدھ میں جیتا ہوا راج تاج دھن سب تیاگ دیا ہے۔ چاروں
بھائی اور دروپدی کو تیاگ دیا تو اس کتے کو تیاگنے سے کیا ہرج ہے۔

یدھشٹر۔ دیوراج۔ راج کو اپنا کر کے اسے تیاگنے ہی میں بڑائی تھی۔
نہ تجتا میں تو وہ پھر آپ قبضہ سے نکل جاتا
سبھاؤ اس کا ہے جانا نہ جانا آج کل جاتا

اندر۔ یہ کتا! بھائیوں سے ادھک پیارا تو نہیں ہے۔
یدھشٹر۔ بھائیوں کو میں نے نہیں تیاگا۔ بلکہ ہمالہ پربت میں برف کے
ٹکڑے مریتو روپ ہو کر انہیں نگل گئے سے آگیا۔ اور کچی مٹی کے
کھلونے پانی میں گل گئے۔

اندر۔ یہی ایشور رچنا کا دستور ہے۔ کہ جو بنتا وہ بگڑتا ضرور ہے۔
یدھشٹر۔ پرنتو اس کتے کو بیرحمی کے ساتھ چھوڑ دوں اس کا کیا قصور ہے
اندر۔ (خود) اور بھی آزمانا چاہیے۔ (پاس جا کر) آپ نے اپنے اُتم
کرموں سے سرگ حاصل کیا ہے۔ اور کتے کو سرگ میں جانیکا ادھکار نہیں ہے
یدھشٹر۔ جو مجھ سے اس وفادار سیوک چھوڑ کر سرگ میں جانا سویکار
نہیں ہے سو
ارتھی بن کر پڑے جو با وفا کو چھوڑنا
مجھ کو ہے منظور ایسے سرگ سے منہ موڑنا

اندر۔ دہرم راج سرگ کچھ کتوں کا استھان نہیں ہے۔ اس اپوتر جیو کو چھونے والا کا دیوتاؤں میں مان نہیں ہے ؎

کتا مہا ملیں ہے کتا ہے ناپاک
مانس دمن دشٹا دی ہے کتے کی خوراک
کتے کی خوراک سڑی ہڈیاں چھوڑے ہے
جس شکاری دانت دہرے پیچھا نہیں چھوڑیگا
ٹکڑے پر لڑمرے تنگدل ہے یہ کتا
نہیں سنگوں کا سنگا سنگدل ہے کتا

یدھشٹر۔ نہیں مہاراج اندرجی ؎

کتا نمک حلال ہے۔ کتا سچا داس
کتا سوامی کے لئے سہے بھوک اور پیاس
سہے بھوک اور پیاس دکھ میں ساتھ نہ چھوڑے
یہ سوامی کا بھگت موت سے منہ نہ موڑے
جو نمک حرام کر دیتے ہیں
اُن کتوں سے لاکھ گنا اچھا ہے کتا

اندر۔ دھنیہ ہو مہاراج دھنیہ ہو۔ اپنے سچے سیوک کے لئے سرگ کے سکھ پر لات ماری ایسے ہی اتم کرموں سے آپ کے دہرم کا پلہ بھاری ہے ؎

جس کی پرواہ ہو اپنے عیش کی پرواہ نہ ہو
دیکھ کر اُس دربیکنٹھ کیوں کر وانہ ہو

چلئے سرگ کو عزت دیجئے اور کتے کو بھی سنگ لیجئے (الگ) کیونکہ یہ کتا نہیں۔ یم دیوتا ہیں۔ کیونکہ پریکشا کے لئے یہ روپ دھارن کیا ہے اپ جائے وہاں بھائی بھی آپ کو مہاراج چھوڑ کر ملیں گے۔

یدھشٹر۔ سُرگ میں۔
اندر۔ ہاں سرگ میں!
یدھشٹر۔ دریودھن بھی سرگ میں!
اندر۔ ہاں! راجہ دریودھن سرگ میں!
یدھشٹر۔ تو مجھے نرک میں بھیجدو۔
اندر۔ کیوں؟
یدھشٹر۔ دریودھن میرے ستھان میں ہے۔ یہ میرا ایمان ہے۔ شترو کے ساتھ سرگ بھی نرک ہے۔ اور متر کے ساتھ نرک بھی ہو تو سرگ ہے۔
اندر۔ پرنتو سرگ میں شترو تا متر تا کچھ بھی نہیں رہتی۔
یدھشٹر۔ نہ ہے۔ کچھ نہیں۔ سرگ ہے کیا چیز۔ کیوں سرگ سکھ کا نام ہے۔ اور نرک دکھ کا نام۔ یدی مجھے سکھ ہی پہنچاتا ہے۔ تو جہاں میرے چاروں بھائی اور دروپدی ہو۔ وہیں لے چلو۔ وہیں ملیگا۔ مجھے آرام
اندر۔ آپ کی اچھا پدا رے اور اپنے بھائیوں اور دروپدی کے گھور نرک سنکٹ سے اپہار کیجئے۔
یدھشٹر۔ پرواہ نہیں۔ (آگے بڑھتا ہے اور اندر الگ ہو کر کہتا ہے)
اندر۔ ہائے گردو دہ کیسا بلوان ہے۔ آج شترو ہے۔ نہ سترو کا نشان ہے۔ پرنتو اپنے دھرماتمک کو وہی دھیان ہے۔

کام، کرودھ، لوبھ، موہ، ہیں جگ میں پانچ وکار
ان پانچوں کے ہاتھ سے چھٹنا ہے دشوار

(جاتے ہیں)

باب تیسرا ۔ پردہ تیسرا

نرک

(پردہ اٹھتا ہے اور نرک میں طرح طرح خوفناک نظارے نظر آتے ہیں یدھشٹر اور اندر آتے ہیں)

یدھشٹر ۔ جگہ جگہ بچھ رہے ہیں کانٹے قدم پر چھری کٹاری
کسی جگہ پیپ بہہ رہی ہے کہیں لہو کی ہے ندی جاری
کہیں ہے اک بیکسی کا ماتم کہیں ہے فریاد آہ و زاری
کئے ہے قبضہ میں پاپ سب کو کئے ہے حلقہ گناہگاری

اندر ۔ نرک ہے ارجن مقام ان کا نہ جن کو پرواہ ہوئی عمل کی
گنہگار لو آج مزوں میں کل سمجھ لیں گے بات کل کی

یدھشٹر ۔ کب تلک ٹھونسے رہیں رومال کو ہم ناک میں
ہر طرف بدبو ہے ۔ جس سے آ گیا دم ناک میں
آگ بھی ہے کس بلا کی جس پہ پڑتی ہے نظر
جل گئے آنسو بھی آ کر دیدہ نم ناک میں

اندر ۔ ابھی سے گھبرا گئے ۔ ابھی پہلا قدم ہے ۔

یدھشٹر ۔ میرا تو اسی درگندھی سے ناک میں دم آگیا ۔

اندر ۔ تو آگے نہ جائیے ۔ لوٹ آئیے ۔ کیا بچار ہے ؟

یدھشٹر ۔ میں واپس چلتا ہوں ۔ یہاں تو ٹھہرنا دشوار ہے ۔

(نرک سے آواز)

سب ۔ دوہائی ہے ۔ دوہائی ہے ۔ دھرم راج کی ۔ دوہائی ہے ۔

بھیم ۔ ادا نہ اب مجھے بچا

ارجن۔ مجھے اس عذاب سے چھڑاؤ۔
نکل۔ میری مدد کو آؤ۔
سہدیو۔ میرے جلتے ہوئے شریر کو بچاؤ۔
دروپدی۔ مجھے ان آپتیوں سے نکالتے جاؤ۔ (سب ایک آواز)
نکالو۔ ہمیں نکالو۔
یدھشٹر۔ اے فریاد کرنے والو تم کہاں ہو۔ کون ہو۔
بھیم۔ ہم آپ کے چاروں بھائی اور دروپدی عذاب میں ہیں۔
یدھشٹر۔ ہیں میرے بھائی اور دروپدی عذاب میں (اندر سے) دیوراج میں جاگتا ہوں
سنتا ہوں یا خواب میں۔ وید اور شاستر تو کہتے ہیں۔ کہ پرماتما نیائی ہے کیا اسی کا نام نیائی
ہے کہ ایسے دھرم ویروں اور دھرم چاری کیلئے یہ جگہ ٹھہرائی ہے۔
اندر۔ ہاں ۔

گن ہیں ان کے دوش بھی جو آتما سے ہوں نہ دور
کچھ نظر نہیں آتا ہے آنکھوں سے ہوتا ہے قصور

راجن پرماتما ضرور نیائی ہے۔ نہ اُس میں پکشات ہے۔ نہ کوئی برائی
ہے۔ اس کی گیبٹ درشٹی شبھاشبھ کرم جانچنے والا ہے۔ وہ
باریک سے باریک پن پاپ کو بھی جاننے والا ہے ۔

کھرا کھوٹا ہے من بھر میں جو رتی بھر تو کھلتا ہے
یہاں تو پاپ بھی اور پن بھی کانٹے میں تلتا ہے

یدھشٹر۔ تو کیا میرے بھائیوں اور دروپدی نے کوئی ایسا کرم کیا ہے
جس کے کارن ان کو نرک ڈالدیا ہے۔
اندر ۔ کرم جو کچھ بھی کیا ہے بھوگنا ہے پھل ضرور
کنکری جل میں جو پھینکے گیں ملے گا جل ضرور
یدھشٹر۔ تو بھیم سین نے ایسا کیا کرم کیا۔

اندر۔ بھیم نے دریودھن کے ساتھ گدایدہ کرتے سمے کشتری دھرم کے
خلاف نابھی سے نیچے ضرب لگائی۔ اُسی پاپ۔

یدھشٹر۔ اور ارجن نے کیا کیا۔

اندر۔ ارجن نے بھی ویردھرم ہارا کہ شکھنڈی کے پیچھے چھپ کر
بھیشم پتامہ کے ہردے میں بان مارا۔ نکل نے اپنے شبھ کرموں
پر ابھمان کیا تھا۔ اور سہدیو نے اپنے آپ کو دنیا بھر میں بدھی مان
لیا تھا۔

یدھشٹر۔ اور دروپدی نے۔

اندر۔ دروپدی جانتی تھی۔ کہ سکھنڈی لڑکا نہیں لڑکی ہے۔ اس نے
لڑکی کا بواہ لڑکی کے ساتھ ہونے دیا۔ اور اپنے پتا کو منع
نہ کیا۔ ؎

خاموش دیکھتی رہی الٹے بیاہ کا
ہے اور بھی گناہ چھپانا گناہ کا

یدھشٹر۔ پرنتما چھما کرو۔

اندر۔ اور اپنے آنے کا کارن بھی سُن لیجئے۔

یدھشٹر۔ میں تو اپنی اچھا سے آیا ہوں۔

اندر۔ ہرگز نہیں۔ او نہار پھل کے لئے۔ اس کی انوکول اچھی ہوا
کرتی ہے۔ آپ بھی کرم پھل بھوگنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔

یدھشٹر۔ میں نے ایسا (بات کاٹتا ہے)

اندر۔ دھیرج سے سنو اور پچھتاؤ۔ تم نے اشوتھاما ہاتھی کو مار کر
دروناچاریہ سے جھوٹ بولا۔ کہ اشوتھاما مر گیا۔ کیا تم نہیں
جانتے تھے کہ گورو پتر اشوتھاما زندہ ہے۔

یدھشٹر۔ ستیہ ہے دیوراج ستیہ ہے میں اپنے دل پر نظر ڈالتا ہوں

تو دیکھتا ہوں کہ اُس نیچ کرم کے کارن امروز سے آجتک بحث ہے

اندرر۔ اگر تمہاری ہی نظر میں تمہارا فعل قابل شرم ہے۔ تو چھپانا بھی ادھم کرم ہے۔

یدھشٹر۔ پرنتو۔ دریودھن کو اس کے پاپوں کا پھل کچھ نہ ملا۔

اندرر۔ اب ملے گا۔ جس کا پاپ زیادہ اور پن کم ہیں۔ وہ پہلے سُکھ پیچھے دُکھ بھوگتا ہے۔

یدھشٹر۔ اور جس کا پن زیادہ اور پاپ کم ہے۔

اندرر۔ وہ پہلے دُکھ اور پیچھے سُکھ بھوگتا ہے۔ تم سب بھائیوں اور دروپدی کا ایک ایک پرادھ تھا۔ جس سزا میں تھوڑی دیر کے لیے یہاں کی ہوا کھانی پڑی۔ اور دریودھن کا پن ایک تھا اور پاپ بہت اس لئے سُرگ کا سُکھ بھوگ لیا۔ گھڑی دو گھڑی۔

یدھشٹر۔ دیوراج اب کیا ہوگا۔

اندرر۔ راکشسیہ جو کچھ ہے وہ سارا بدل جانے کو ہے۔ تم وہاں جانیکو ہو۔ وہ سب یہاں آنے کو ہے۔

پردہ پھٹتا ہے نرک سُرگ میں بدل جاتا ہے اور سُرگ میں تمام بھائی وغیرہ ملتے ہیں +

(پردہ گرایا جاتا ہے)

ڈراپ سین

اردو زبان میں روحانی گیان کی پُر لطف داستان یعنی ناول

قیمت مجلد ۱۲/ — **شاہی تپسوی** — قیمت غیر مجلد ۱/۱۲

یہ ناول نہیں مکتی پانے کا روحانی ٹکٹ ہے

جیسے راجہ بھرت کے زمانہ میں راجہ بھوگن نے خزانہ دل بیچکر خریدا تھا آج کل کلجگ سماج میں بابو سوبرت لال صاحب ورمن ایم اے کی تپسیا ہے ایک پیسہ میں آپ خرید سکتے ہیں۔ یہ ناول دوسری گیتا ہے جس کا ترجمہ یقینی طور پر دنیا کی سب زبانوں میں کیا جائیگا۔ گیتا کا گیان بھگوان کرشن جی نے ارجن کو دیا تھا یہ روحانیت کا شاہی فرمان راجہ بھرت بھوگن کو دیا۔

ہندو ہو یا مسلمان ہر انسان پر اس کا مطالعہ فرض ہے

اس سے راہ طریقت میں ظاہر و باطن کے پٹ کھل جاتے ہیں اور کائنات عالم میں چشم حقیقت کے نظارے نظر آنے لگتے ہیں یہ گنہگار لوگوں کو ایک سطح پر کھینچ لاتی ہے اور حکمی طور پر قدرت کے پروانجات پر دستخط ثبت کرا دیتی ہے۔ نہایت قابل دید کتاب ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے

خون کو منجمد کر دینے والا جاسوسی ناول

قیمت مجلد ایک روپیہ — **پارسی لیڈی** — قیمت ایک روپیہ

جس میں بمبئی کی مشہور پارسی خاتون مس نارا ایسی عیارہ حسین مہ جبین اور مالدار عورت کے سنگین جرائم پر واقعات کی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس عورت نے روس کی ملکہ کیتھرائن کی طرح کئی نوجوانوں کو اپنی شہوت رانی کے صدقہ میں بیدریغ موت کے گھاٹ اتارا عامالک کی طرح شریف نوجوانوں کو اپنے فرضہ کے دام فریب میں پھنسا کر مارا۔ یہ ناول نہایت سنسنی خیز اور حیرت انگیز اور قابل دید کتاب ہے۔ قیمت صرف عمہ

ملنے کا پتہ — ایس سنت سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب چوک متی لاہور

तो, आइए हम एक-दूसरे की आवश्यकताओं की पूर्ति के लिए और निकट सहयोग करें और परस्पर सहायता करें। ऐसा करते हुए हम एक-दूसरे के मामलों में हस्तक्षेप न करने के सिद्धान्त पर दृढ़ रहें। **(हर्ष ध्वनि)** हर व्यक्ति को अपने मनपसन्द मार्ग से जीने की छूट होनी चाहिए।

आइए, हम विश्व-शांति को मज़बूत बनाने के लिए मिलकर काम करें, जिससे अगला युद्ध भड़कने की संभावना दूर हो।

मैं आपके प्रयत्नों में सफलता तथा सुख की कामना करता हूं। **(देर तक तूफ़ानी हर्ष ध्वनि)**

५ दिसम्बर, १९५५ को एक परेड के अवसर पर मेम्यो में एन० ए० बुल्गानिन का भाषण

प्रतिरक्षा मंत्री महोदय, जनरलो, अफसरो और सैनिको! आपकी सेनाओं से परिचय प्राप्त करने तथा परेड के निरीक्षण का जो अवसर हमें दिया गया है उसके लिए हम आपके आभारी हैं। हम यहां आपके प्रधान मंत्री ऊ नू के स्नेह-पूर्ण निमन्त्रण पर आये हैं। आपके देश में आये हुए हमें बहुत थोड़ा अरसा हुआ है। किन्तु इन दिनों में बर्मी जनता के साथ हमारी जो बैठकें हुई हैं, उनसे इस तथ्य की नये सिरे से पुष्टि हो गई है कि हमारी जनता व हमारे देशों के बीच पक्की अटूट मैत्री विद्यमान है।

सोवियत जनता ने, जिसके हम प्रतिनिधि हैं, हमें यहां आपको यह विश्वास दिलाने के लिए भेजा है कि हम इस मैत्री को और अधिक मज़बूत और विकसित करना चाहते हैं; जो कि बर्मा संघ और सोवियत संघ दोनों के लिए लाभकर है। आइए, हम अपनी दोस्ती को मज़बूत करते चलें, तथा विश्व-शांति को सुदृढ़ बनाने के लिए मिलकर संघर्ष करें!

सोवियत जनता की तरफ से, सब मित्रों की तरफ से, जो हमारे साथ यहां आये हैं, तथा अपनी तरफ से मैं आपका हार्दिक अभिनन्दन करता हूं, और आपके कार्यों में सफलता चाहता हूं। हम आपकी सेना के प्रति सम्मान प्रदर्शित

200